﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد22 | جمعۃ المبارک 18 دسمبر 2015ء | 06 ربیع الاوّل 1437 ہجری قمری ❁ 18 فتح 1394 ہجری شمسی | شمارہ51

شیطان سے بچنے کے لئے اللہ کو یاد کرو!

حضرت حارث الاشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کو یاد کرو اور ذکر الٰہی کی مثال یوں سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتے رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک نہایت مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمنوں کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا۔ اسی طرح بندہ شیطان سے بچ نہیں سکتا مگر اللہ کی یاد کے سہارے۔(جامع ترمذی کتاب الامثال باب مثل الصلوٰۃ حدیث نمبر:2790)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

مسجد مبارک Florstadt (جرمنی) کی تقریب سنگ بنیاد۔ ممبر آف پارلیمنٹ اور شہر کے میئر کے ایڈریسز۔ جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور باہمی تعاون پر خراج تحسین۔

☆......جماعت احمدیہ کی 125 سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہمارے کردار سے، ہمارے عمل سے، ہماری باتوں سے سوائے محبت اور پیار کے اور کچھ نہیں پیدا ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی مسجد بننے کے بعد یہ محبت اور پیار ہی ابھرے گا۔☆......ہم نے اس مسجد کا نام بھی مبارک مسجد رکھا ہے تاکہ یہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ وہ برکتیں اس کو حاصل ہوں اور وہ باتیں اس کی تعمیر کے بعد اس سے ظاہر ہوں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ پھر یہاں آنے والوں کو ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔☆......جماعت احمدیہ ایک مشنری جماعت ہے اور جہاں بھی ضرورت ہو ہم بلاتخصیص ہر ایک کی مدد کرتے ہیں۔ مساجد جہاں عبادت کی طرف توجہ دلاتی ہیں وہاں لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔

[مسجد مبارک Florstadt (جرمنی) کے سنگ بنیاد کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب]

نماز جنازہ حاضر و غائب۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ اعلانات نکاح۔

❁......آج دنیا تقسیم کا شکار ہے لیکن خلیفۃ المسیح کا پیغام ایسا تھا جو ہم سب کو متحد کر سکتا ہے۔❁......صرف مسلمانوں کو ہی خلیفۃ المسیح کی باتیں نہیں سننی چاہئیں بلکہ عیسائیوں، یہودیوں اور تمام لوگوں کو آپ کی باتوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔❁......خلیفہ ایک ایسے انسان ہیں جن کے اندر طاقت ہے کہ وہ ساری انسانیت کو امن، محبت اور ہم آہنگی کے جھنڈے تلے جمع کر دیں۔❁......خلیفۃ المسیح بہت نفیس اور پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔❁......خلیفۃ المسیح ایک خدا کا بندہ ہے اور آپ کا چہرہ بہت روشن اور پُرنور ہے۔

[مسجد مبارک Florstadt کی تقریب سنگ بنیاد میں شامل مہمانوں کے تأثرات]

(جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

18 اکتوبر 2015ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 40 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ارشادات فرمائے۔

مسجد مبارک Florstadt کی تقریب سنگ بنیاد

آج پروگرام کے مطابق Florstadt شہر میں ''مسجد مبارک'' کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح گیارہ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ بعد ازاں یہاں سے روانگی ہوئی۔ بیت السبوح سے Florstadt شہر کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے۔ قریباً 35 منٹ کے سفر کے بعد Florstadt شہر کے اُس مقام پر تشریف آوری ہوئی جہاں آج ''مسجد مبارک'' کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی قطعہ زمین پر پہنچی تو مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ مقامی جماعت کے احباب آج صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ آج ان کے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا دن آیا تھا۔ ان کے مسکن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک اور بابرکت قدم پہلی مرتبہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ اور اپنی خوش نصیبی پر جذبات تشکر لئے ہوئے تھا۔

لوکل صدر جماعت مکرم طاہر احمد صاحب، ریجنل امیر مکرم مظفر احمد ظفر صاحب اور مکرم مقصود احمد علوی صاحب لوکل معلّم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر شہر Florstadt کے میئر Mr. Herbert Unger نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا اور مصافحہ کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں سٹیج پر تشریف لے آئے۔ حضور انور نے کچھ دیر کے لئے میئر Florstadt شہر سے گفتگو فرمائی۔ پروگرام کے مطابق گیارہ بج کر 45 منٹ پر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ انور پاشا صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ نجیب احمد صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب کا تعارفی ایڈریس

اس کے بعد امیر جماعت جرمنی مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے اس شہر کے تعارف میں بتایا کہ یہ ایک نہایت خوبصورت اور ترقی یافتہ شہر ہے جو Wetterau میں واقع ہے۔ اس شہر کی تاریخ دو ہزار سال سے زیادہ پرانی ہے۔ اس شہر میں مختلف جنگیں ہوتی رہی ہیں جس کی وجہ سے یہ شہر تباہ ہو گیا تھا۔ پھر دوبارہ آباد ہوا۔ مختلف وقتوں میں بادشاہ یہاں آکر قیام کرتے رہے ہیں۔ یہاں قلعے اور بڑی دیواریں بنائی گئیں اور مختلف وقتوں میں یہ بادشاہوں کا مرکز رہا ہے۔ اس شہر کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اس کا پچیس فیصد علاقہ خوبصورت اور سرسبز جنگل پر مشتمل ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1995ء میں عمل میں آیا۔ اب یہاں جماعت کی تعداد 115 ہے۔ یہاں مختلف جگہیں کرائے پر حاصل کر کے جماعتی پروگرام منعقد کئے جاتے تھے۔

امیر صاحب نے بتایا کہ Florstadt کے سارے شہریوں نے ہماری بہت مدد کی ہے اور جماعت کا ہمیشہ کھلے ہاتھوں سے استقبال کیا ہے۔

مسجد کے لئے موجودہ قطعہ زمین 10 جنوری 2015ء کو خریدا گیا۔ یہاں ساٹھ مربع میٹر کے دو ہال تعمیر ہوں گے، مینار کی اونچائی بارہ میٹر ہے اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے، مسجد کا پلان خواتین آرکیٹیکٹس نے تیار کیا ہے۔ مسجد کے ساتھ دفتر کچن اور ٹیکنیکل کاموں کے لئے کمرہ اور خادم

مسجد کا کمرہ بھی ہوگا۔

مہمانوں کے ایڈریسز

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد ممبر آف نیشنل پارلیمنٹ Bettina Muller نے اپنے ایڈریس میں کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آپ کی دعوت کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ آج ہم یہ خوشی کا دن منائیں گے کہ آج مسجد کی تعمیر کی پلاننگ مکمل ہوئی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے ممبران بہت امن اور محبت سے رہنے والے ہیں اور نہایت رواداری اور حسن سلوک ان میں ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے۔

مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور جہاں لوگ ہمیشہ اکٹھے ہوسکیں اور پیار اور محبت سے آپس میں ملیں اور بات چیت کریں۔ جماعت احمدیہ بہت فعال ہے اور خاص طور پر جماعت نے ریفیوجیز کے معاملات میں بہت تعاون کیا ہے۔ میں آپ کے کام اور خدمت کی قدر کرتی ہوں۔ ایسے امن پسند انسانوں کی وجہ سے امن اور پیار سے اکٹھے رہنا ممکن ہوتا ہے اور پھر ہی Integration ممکن ہے اگر اس محبت اور پیار سے پیش آئیں۔

موصوفہ نے کہا کہ جماعت احمدیہ اپنے دروازے ہمیشہ سب کے لئے کھلے رکھتی ہے اور اس طرح سے عوام کا خوف اور ڈر دور ہوتا ہے۔ آپ لوگوں کے رویے میں رواداری واضح طور پر نظر آتی ہے اور یہی امن کی ایک بنیادی شرط ہے۔

آخر پر انہوں نے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور دعا دی کہ بغیر کسی مشکل کے مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہو۔

شہر کے میئر کا ایڈریس

بعد ازاں Florstadt شہر کے میئر Herbert Muller صاحب نے اپنے ایڈریس میں سب سے پہلے حاضرین کو کہا کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احترام میں اپنی گزارشات انگریزی زبان میں پیش کریں گے۔

اس کے بعد انہوں نے سب حاضرین کو خوش آمدید کہا اور خصوصاً اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور Florstadt جیسے چھوٹے شہر میں تشریف لائے ہیں۔ یہ اس شہر کے لئے بھی نہایت قابل فخر امر ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ ایک خاص فخر محسوس کرتے ہیں کہ انہیں آج حضور انور کی مہمان نوازی کا اعزاز حاصل ہوا۔

میئر صاحب نے کہا کہ حضور انور تو جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ ہیں۔ آپ کئی ملین احمدیوں کے پانچویں خلیفہ ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' نہایت پیارا اور امن پھیلانے والا ہے۔ اس ماٹو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پیار اور محبت سے پیش آنا چاہئے اور سب کے لئے اپنا دل کھلا رکھنا چاہئے۔ اس میں نفرت اور شدت پسندی کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

اس کے بعد میئر صاحب نے کہا کہ ہم عیسائیوں کو یہ بات سیکھنی ہوگی کہ ہم یہ علم حاصل کریں کہ سب مسلمان ایک جیسے نہیں ہیں۔ کچھ ایسے امن پسند اور پیار محبت والے بھی ہوتے ہیں جیسی جماعت احمدیہ ہے۔

پھر میئر نے کہا کہ یہ مسجد مبارک، Florstadt کے احمدیوں کے لئے نہایت اہم ہے اور 100 مساجد کی سکیم کا حصہ ہے۔ جماعت احمدیہ یہاں Florstadt شہر کا فعال حصہ ہے اور اب مسجد کے بننے کے ساتھ ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا ہوگا کہ ہم سب سے پہلے وہ باتیں نمایاں کریں جن میں ہماری مماثلت ہے اور پھر ان باتوں کے بارہ میں پیار اور محبت سے گفتگو کریں جن میں ہمارا فرق ہے۔

آخر پر میئر صاحب نے مسجد کی تعمیر کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور ساتھ یہ ذکر بھی کیا کہ جو بھی مسجد میں آنا چاہے گا، یقیناً جماعت اسے خوش آمدید کہے گی اور پیار سے ہمیشہ رہیں گے۔

اس کے بعد بارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایّدہ اللہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

تمام مہمانان کرام کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی نے مختلف جگہوں پر مساجد بنانے کا جو پروگرام بنایا تھا اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اس شہر Florstadt میں بھی یہ مسجد بن رہی ہے۔ امیر صاحب نے اپنے تعارف میں بتایا کہ اس شہر کی تاریخ میں ایسے واقعات بھی گزرے ہیں جہاں مذہبی اختلافات بہت زیادہ ہوئے اور پھر اس شہر کی تاریخ بھی دو ہزار سال پرانی ہے اور مختلف دور اس شہر پر آتے رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً جب جماعت نے مسجد کے لئے کوشش کی ہوگی، مسجد کی تعمیر کے لئے زمین کے حصول کی کوشش کی ہوگی تو یہاں کے رہنے والوں میں یہ تحفظات پیدا ہوئے ہوں گے کہ مذہبی اختلافات یہاں کی پرانی تاریخ میں رہے ہیں اور اب شہر میں ایک امن اور سکون اور محبت اور پیار کی فضا ہے۔ کہیں دوبارہ ان مسلمانوں کے آنے سے یہاں کی مسجد بننے سے وہی مذہبی اختلافات دہرائے نہ جائیں اور اختلافات کی وہ پرانی تاریخ کہیں دہرائی نہ جائے۔ یقیناً یہ ایک بڑا جائز تحفظ ہے اگر یہاں کے رہنے والوں کے دل میں پیدا ہوا ہو۔ لیکن جماعت احمدیہ کی جو 125 سالہ تاریخ ہے، گو کہ جماعتوں کی تاریخ میں یہ بہت پرانی تاریخ نہیں، لیکن یہ سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پہ گواہ ہے کہ ہمارے کردار سے، ہمارے عمل سے، ہماری باتوں سے سوائے محبت اور پیار کے اور کچھ نہیں پیدا ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی مسجد بننے کے بعد یہ محبت اور پیار ہی ابھرے گا اور کونسل کا اور میئر کا اور لوگوں کا مسجد کی تعمیر کی اجازت دینا اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ جن احمدیوں کو انہوں نے ابھی تک یہاں دیکھا ہے ان کو امن پسند اور محبت کرنے والا ہی پایا ہے۔ تب ہی تو اجازت دی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ہم نے اس مسجد کا نام بھی مبارک مسجد رکھا ہے تاکہ یہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ وہ برکتیں اس کو حاصل ہوں اور وہ باتیں اس کی تعمیر کے بعد اس سے ظاہر ہوں یا یہاں عبادت کرنے کے لئے آنے والے لوگوں سے ظاہر ہوں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ پھر یہاں پہ آنے والوں کو ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ جو اس زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے وہ اپنی مخلوق کے لئے برکات چاہتا ہے اور ان برکات کا ہمیں اس طرح پتا لگتا ہے مثلاً ہماری مذہبی کتاب قرآن کریم نے اپنی پہلی سورۃ میں یہ سبق دیا کہ اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات ہیں۔ وہ پالنے والا ہے، رحم کرنے والا ہے اور مانگنے والوں کو دینے والا ہے اور جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ جو لوگ نیک کام کرنے والے ہیں ان کو نوازتا ہے۔ جو پہلی ہی صفت ہے کہ وہ پالنے والا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر انسان بلکہ تمام مخلوق جو اس نے دنیا میں پیدا کی اس کو پالنے والا ہے اور اس کو رزق مہیا کرنے والا ہے۔ قرآن شریف میں ایک مثال یہ بھی دی گئی ہے کہ جانوروں اور پرندوں کو اللہ تعالیٰ رزق مہیا کرتا ہے اس طرح تمہیں بھی مہیا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے بلا تخصیص اس بات کا انتظام کیا ہوا ہے کہ چاہے وہ مسلمان ہے یا عیسائی ہے یا یہودی ہے یا ہندو ہے یا کوئی بھی ہو بلکہ جو کوئی بھی مذہب نہیں رکھتے اور جو خدا تعالیٰ کو بھی نہیں مانتے ان کا پالنے والا بھی خدا ہے اور ان کو بھی رزق مہیا کرتا ہے اور ان کے لئے بھی اس کی صفت رحمانیت جاری ہے۔ وہ رحم کرتا ہے اور ہر انسان پر رحم کرتا ہے۔ پس جب ہم اس حوالہ سے بات کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی برکات ہم حاصل کریں تو ان برکات کے لفظ کے ساتھ ہی توجہ اس طرف پھرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو بنیادی صفات ہیں ان پر بھی غور کیا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ ان صفات کو انسان بھی اپنائے۔ پس جب اللہ تعالیٰ پر یقین کرنے والے ان صفات کو اپنائیں گے تو وہ اپنے ماحول میں بھی ایسا انتظام کریں گے جہاں دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا ہوں۔ دوسروں کے لئے رحم پیدا ہو اور ضرورتمندوں کی ضرورت کو پورا کیا جائے۔ پس اس سوچ کے ساتھ ہماری مساجد بنتی ہیں اور اس سوچ کے ساتھ جہاں بھی ہم جاتے ہیں آباد ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جس طرح کہ امیر صاحب نے ابھی ذکر کیا کہ انہوں نے مسجد کی تعمیر کے لئے بڑی مدد کی ہے۔ کونسلرز کا بھی شکریہ ہے۔ لوگوں کا بھی شکریہ کہ انہوں نے کھلے دل کے ساتھ اجازت دی کہ ہم یہاں اپنی مسجد تعمیر کریں۔ اس شہر کے رہنے والوں کی چھوٹی سی آبادی ہے اس میں سے کافی تعداد یہاں آئی ہے۔ ان کا یہاں آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ لوگ کھلے دل کے لوگ ہیں اور کھلے دل کے ساتھ آپ نے مسلمانوں کو اس مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جبکہ دنیا میں مسلمانوں کے بارہ میں بعض تحفظات بھی ہیں کہ شاید مساجد سے نفرتیں نہ پھوٹیں۔ لیکن کیونکہ آپ جماعت کے رویہ کو دیکھ چکے ہیں ان افراد کے رویہ کو دیکھ چکے ہیں جو یہاں رہتے ہیں اور ان کے آپ سے تعلقات ہیں، اس لئے آپ نے بھی اس تعلق اور پیار کا جواب جو یہاں جماعت کے لوگوں نے دکھایا ہے اسی محبت اور پیار سے دیا ہے جس کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ ایک مشنری جماعت ہے اور جہاں بھی ضرورت ہو ہم بلا تخصیص ہر ایک کی مدد کرتے ہیں۔ امیر صاحب نے مدد کا ذکر کیا ہے۔ جرمنی تو بڑا ترقی یافتہ ملک ہے یہاں کسی کو مالی مدد کی ضرورت نہیں۔ تعلیم کی مدد کی شائد کسی کو ضرورت نہ ہو، میڈیکل مدد کی کسی کو ضرورت نہ ہو۔ لیکن دنیا میں بہت سارے غریب ممالک ہیں افریقہ میں ہم تعلیمی سہولتیں بھی مہیا کرتے ہیں اور بلا تخصیص مذہب کے مہیا کرتے ہیں۔ صحت کے لئے ہسپتال کھولے ہوئے ہیں، علاج کی سہولت مہیا کرتے ہیں اور بلا تخصیص مہیا کرتے ہیں۔ اسی طرح روشنی اور پانی کے انتظام کے لئے افریقہ میں ہمارے بہت سارے پراجیکٹ چل رہے ہیں۔ میں پہلے بھی ایک دفعہ یہاں جرمنی میں ذکر کر چکا ہوں، آپ کو بھی بتا دوں آپ کے یہاں جو چھوٹے سے چھوٹا شہر بھی ہے، دس ہزار کی آبادی کوئی ایسی آبادی نہیں لیکن ہر طرح کی سہولت یہاں موجود ہے۔ آپ کے پاس سڑکیں ہیں، پانی ہے، بجلی ہے، لیکن دنیا میں بہت سارے ایسے شہر ہیں، آبادیاں ہیں جہاں سینکڑوں لوگ پانی کی سہولت سے محروم ہیں اور ان کے بچے اپنے سروں پہ بالٹیاں رکھ کر کئی کئی کلومیٹر دور جاتے ہیں اور وہاں کے جو گندے تالاب ہیں ان سے صاف پانی نہیں بلکہ گندا پانی لے کر آتے ہیں اور گھروں میں آ کر صاف کرتے ہیں یا بعض دفعہ ویسے ہی پی لیتے ہیں، جس کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ وہاں جب جماعت Handpump لگاتی ہے یا پانی کی سہولت مہیا کرتی ہے Tap Water مہیا کرتی ہے اس وقت ان لوگوں کی خوشی کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے اور یہ بلا تخصیص ہر ایک کو دیتی ہے۔ یہ نہیں کہ اگر احمدی ہے یا مسلمان ہے تو اس کو دینا ہے بلکہ عیسائی ہیں، دوسرے مذاہب کے لوگ ہیں، لامذہب ہیں، ہم ہر ایک کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر379

مکرمہ ایمان الصبری صاحبہ(1)

مکرمہ ایمان الصبری صاحبہ لکھتی ہیں کہ:

میرا تعلق یمن سے ہے جہاں میری پیدائش 1970ء میں دینی لحاظ سے ایک معتدل گھرانے میں ہوئی۔ہم شیعوں کے زیدی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے جو اس زمانے میں آتے آتے تشدد سے اس حد تک اعتدال پسندی کی طرف مائل ہوگیا تھا کہ ہماری بستی میں شیعہ سنّی کے مابین کسی بات پر کبھی کوئی اختلاف نہ ہوتا تھا۔یہی نہیں بلکہ ہماری بستی میں یہودی بھی آباد تھے اور ہمارا ان کے ساتھ بھی ہمسائیگی کا نہایت اعلیٰ تعلق تھا۔یہی تعلق ہمارے بزرگوں کا ان یہودیوں کے ساتھ تھا۔ چنانچہ جب یہ یہودی ہماری بستی سے فلسطینی یا اسرائیلی علاقوں میں رہنے کے لئے مستقل طور پر کوچ کرنے لگے تو وہ یہودی بھی اور تمام اہل بستی بھی اس جدائی پر رو رہے تھے۔

محمدی اسلام کی خواہش

ہمارے یہ اسلاف گو پڑھے لکھے نہ تھے لیکن نیک اور سادہ فطرت کے مالک تھے۔یہی سادگی اور صلح جوئی ہمیں بھی ورثے میں ملی جس کی وجہ سے ہمارے علاقے میں کبھی مذہبی تعصب کا کوئی رنگ نظر نہ آتا تھا۔شاید یہی وجہ تھی کہ کبھی کبھی میرے دل میں خیال آتا تھا کہ ہم صرف مسلمان کیوں نہیں کہلاتے؟ ہم میں سے ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ فرقہ کیوں بنایا ہوا ہے؟ جب سب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے ہیں تو زیادہ سے زیادہ خود کو محمدی مسلمان کہہ لیں اس سے زیادہ نام رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟اور میں نے اپنے دل میں یہ عہد کیا تھا کہ میں خود کو کسی فرقہ کی طرف منسوب نہیں کروں گی بلکہ خود کو صرف مسلمان کہوں گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر عمل کرنے کی کوشش کروں گی۔

علماء ومشائخ کے بارہ میں رائے

مَیں بچپن ہی سے اپنی دادی جان کے ساتھ مساجد میں جاتی تھی جو کہ بالکل اُن پڑھ تھیں لیکن فطرت کی نیکی کی وجہ سے انہوں نے آخری عمر میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کرلی اور گزشتہ ماہ اکتوبر 2015ء میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ ہمارے والد صاحب دادی جان کے اکلوتے بیٹے تھے۔ ہم ابھی چھوٹے ہی تھے کہ والد صاحب کی وفات ہوگئی اور ہم سب دادی جان کی توجہ کا مرکز بن گئے اور یوں ان کی تربیت سے فیضیاب ہوتے رہے۔یہی وجہ تھی کہ مجھ پر میری دادی جان کی شخصیت کا بہت گہرا اثر تھا جو کہ علماء ومشائخ کی بہت عزت کرتی تھیں اسی وجہ سے میں بھی بہت حد تک علماء اور مشائخ کی پیروکار اوران کو اوران کے کلام کو بڑی عقیدت کی نظر سے دیکھتی تھی۔ میرا خیال تھا کہ یہ علماء نبیوں کے علوم کے وارث ہیں اس لئے ان کی بات غلط نہیں ہوسکتی۔اس بات پر اکثر میرا میرے خاوند کے ساتھ اختلاف ہوجاتا تھا کیونکہ میرا خاوند قتل مرتد جیسے احکام کے بارہ میں کہتا تھا کہ یہ درست نہیں ہے اور یہ اسلامی حکم نہیں ہوسکتا۔میری بات اس لئے معتبر سمجھی جاتی تھی کیونکہ میں نے اسلامک سٹڈیز میں ڈگری کی تھی اور میں اپنے خاوند سے کہتی کہ اپنے دینی عقائد اور علماء کے اقوال کو شک کی نظر سے دیکھنا ٹھیک نہیں ہے۔لیکن خاوند کے اصرار کی وجہ سے کئی بار مجھے اس کے عقیدہ اور دین کے بارہ میں عجیب سا خوف لاحق ہوجاتا۔اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس کے دوستوں میں سے بعض اہلِ قرآن، بعض ملحد اور بعض بہائی تھے اور سارا سارا دن ان کا آپس میں مذہبی امور پر تبادلہ خیال ہوتا رہتا تھا۔میں رو روکر اپنے خاوند کی دینی اور روحانی زندگی کے لئے دعا کیا کرتی تھی۔بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ان کی مذہبی گفتگو اور باہمی تبادلہ خیال نے انہیں دینی عقائد کو بہتر رنگ میں پرکھنے، سمجھنے اور پھر اپنانے میں بہت مدد دی۔

زمانۂ امام مہدی پانے کی خواہش

نوعمری کے عرصہ میں جب میں آخری زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے ساتھ یہ ذکر پڑھتی کہ وہ آکر زمین کو قسط وعدل سے بھر دیں گے تو یہ احادیث میرے دل کو ایک عجیب تسکین اور خوشی سے بھر دیتی تھیں اور دل میں بے اختیار یہ خواہش جوش مارنے لگتی تھی کہ کاش ہماری زندگی میں ہی یہ صلح وآشتی اور قسط وعدل سے معمور آخری زمانہ آجائے۔

امام مہدی علیہ السلام کے کاموں کا ذکر پڑھ کے میرے ذہن میں صلاح الدین ایوبی جیسی کوئی صورت ابھرتی تھی جس نے ایک طرف اپنے دشمنوں سے حسن سلوک کرنے اور انہیں معاف کرنے میں بھی مثال قائم کی اور دوسری طرف مسلمان ممالک کو بھی وحدت کی لڑی میں پرودیا تھا۔

عجیب بات یہ ہے کہ میرے ذہن میں نزول عیسیٰ کا زمانہ امام مہدی کے زمانے سے بہت بعد کا تھا اور مجھے اس زمانے سے بہت خوف آتا تھا کیونکہ اس میں نہایت ہی خوفناک دجّال نے ظاہر ہونا تھا۔ چنانچہ جہاں میں امام مہدی کے زمانے تک زندہ رہنے کی دعائیں کرتی تھی وہاں نزول عیسیٰ اور خروج دجّال کے بارہ میں یہ دعا کرتی تھی کہ خدایا مجھے اور میری اولاد کو بھی اس زمانے سے پہلے ہی اٹھالینا۔

نزول مسیحؑ کے بارہ میں الجھن

نزول مسیح کے بارہ میں مَیں کبھی کبھی سوچتی تھی کہ آج کل تو میڈیا کی ترقی کا زمانہ ہے چنانچہ جب مسیح علیہ السلام نازل ہوں گے تو کیا مختلف ٹی وی چینلز لائیو پروگرامز پیش کریں گے؟ پھر خیال آتا کہ اس بات کا کیا ثبوت ہوگا کہ جو کچھ وہ دکھا رہے ہیں وہ حقیقت ہے اور اس میں کسی ٹیکنالوجی اور خیال کی آمیزش نہیں ہے؟ پھر خیال آتا کہ مسیح کس ملک میں نازل ہوں گے؟ کیونکہ امریکا میں نازل ہونے کی صورت میں یورپ اور مسلمان ملکوں کے لوگوں کے لئے اس واقعہ کی تصدیق کرنا کسی قدر مشکل ہوگا۔اسی طرح یورپ اور ایشین ممالک میں نازل ہونے کی صورت میں اہل امریکا وغیرہ کے لئے اس کو قبول کرنا آسان نہ ہوگا۔پھر جب میں عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں یہ پڑھتی کہ بوقت نزول ایسے لگے گا جیسے اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے، تو سوچتی کہ آجکل بالوں کے بعض سپرے کے استعمال سے بھی یہ صورت تو بنائی جاسکتی ہے۔پھر ان کی اس علامت سے حقیقت میں کس بات کی طرف اشارہ مقصود ہے؟

مخفی طور پر میرے ذہن میں یہ سوالات گردش کرتے رہتے تھے اور شاید ان سوالات کے ذریعہ خدا تعالیٰ میرے ذہن کو بہت بڑی سچائی کے قبول کرنے کے لئے تیار کررہا تھا۔

جماعت سے تعارف

ایک روز مَیں الجزیرہ ٹی وی چینل دیکھ رہی تھی کہ اس پر ایک دینی پروگرام میں شیخ القرضاوی سے کسی نے جماعت کا نام لئے بغیر پوچھا کہ آپ کی اس جماعت کے بارہ میں کیا رائے ہے جس کا دعویٰ ہے کہ امام مہدی آچکے ہیں اوران کے بعد خلافت قائم ہوچکی ہے۔

شیخ القرضاوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ لوگ اوہام باطلہ کا شکار ہیں۔اس لئے آپ ان چکروں میں پڑنے کی بجائے اپنی معمول کی زندگی گزاریں کیونکہ جب امام مہدی آئے گا تو سب کو پتہ چل جائے گا ان کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

یہ بات میرے ذہن میں اٹک گئی اور پھر ایک روز 2009ء میں میرے چھوٹے بھائی نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک چینل دیکھا ہے جس پر کچھ لوگ امام مہدی کے ظہور کا اعلان کررہے تھے ۔ یہ سنتے ہی مجھے شیخ القرضاوی سے پوچھا جانے والا سوال اوران کا جواب یاد آگیا اور میں سمجھ گئی کہ دراصل سوال امام مہدی کے ظہور کا اعلان کرنے والی اس جماعت کے بارہ میں تھا۔

اس کو دیکھا تو پھر کوئی نہ بھایا

میں نے اپنے بھائی سے اس چینل کی فریکوئینسی لی اور پھر جب یہ چینل لگایا تو وہاں پر پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا۔میں نے اس پروگرام کے شرکاء کو ایک ایک کرکے بڑی گہری نظر سے دیکھا۔ان کے چہروں پر عجیب چمک اور نور تھا لیکن مجھے ان پر ترس آیا کہ اتنے سمجھدار ہونے کے باوجود یہ لوگ راستہ بھٹک گئے ہیں۔ نیز میں نے کہا کہ آج تو ہمیں اتحاد کی ضرورت ہے لیکن انہوں نے آکر ایک اور فرقہ بنا دیا ہے ۔کیا اسلام میں اس سے پہلے فرقے کم تھے۔باوجود اس احساس کے جب میں نے ان کی باتیں سنیں تو وہ میرے دل کو لگیں۔ پروگرام ختم ہونے پر ایک قصیدہ پیش کیا گیا جس کے بارہ میں لکھا تھا کہ یہ حضرت امام مہدی کا لکھا ہوا ہے۔اس قصیدے کے کلمات اور تاثیر غیر معمولی تھی۔میں اپنے خاوند کے ساتھ اس چینل کو دیکھنے لگی۔ ہر روز ہمارا اس چینل کے ساتھ لگاؤ بڑھتا گیا یہاں تک کہ محض چند روز میں ہی ہمارے گھر میں دیگر تمام چینلز بند ہوگئے اور صرف ایم ٹی اے چلنے لگا۔ ہمارے گھر کا ہر فرد اس چینل پر بیان ہونے والے مفاہیم کو پسند کرنے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات کی تاثیر ہی کچھ عجیب تھی۔آپ کا قصیدہ سننے کے دوران میری آنکھوں سے آنسو رواں ہوجاتے تھے کیونکہ یہ الفاظ کسی خدا کی طرف سے آنے والے کے منہ سے ہی نکل سکتے ہیں، کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں کہ ایسا مؤثر اور بلیغ کلام کہہ سکے۔

وقتِ امتحان اور فیصلہ کی گھڑی

جماعت سے تعارف سے قبل مَیں کبھی کبھی سوچا کرتی تھی کہ اگر مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتی تو کیا آپ کے مصدّقین میں ہوتی یا انکار کرنے والوں میں ۔ بالآخر سوچنے کے بعد کہتی کہ پتہ نہیں میں کونسا فیصلہ کرتی۔اب جب حضرت امام مہدی کے بارہ میں سنا اور آپ کی صداقت کے بارہ میں یقین ہونے لگا تو میں نے خود سے کہا کہ اب وہ وقت آگیا ہے، اب وقتِ امتحان ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہے کیا میں اس کی تصدیق کرنے والوں میں سے ہوتی ہوں یا اس کا انکار کرتی ہوں۔

ایک دن میں ایم ٹی اے دیکھ رہی تھی کہ اس پر دجال کے بارہ میں پروگرام چل رہا تھا۔ میں دجال کے بارہ میں جماعت کی تشریح سن کر شدید حیرت میں ڈوب گئی کیونکہ یہ تصویر میرے خیالوں میں راسخ تصویر سے مکمل طور پر مختلف تھی لیکن عقل ومنطق کے عین مطابق تھی۔

بیعت اور سابقہ رؤیا کی تعبیر

بہرحال تمام امور کے بارہ میں اطمینان کرلینے کے بعد مَیں نے جنوری 2010ء میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

میرے خاوند نے انٹرنیٹ کیفے سے متعدد بار میرا خط ارسال کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ یہ دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہوئی۔اور ایسے میں مجھے اپنا لڑکپن کے زمانے کا ایک رؤیا یاد آگیا۔

مَیں نے دیکھا کہ ایک بے آب وگیاہ سرزمین میں مجھے اپنے سامنے ایک بہت لمبا سایہ نظر آتا ہے جس کے بارہ میں خواب میں ہی یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظلّ ہے۔یہ سایہ میری طرف ہاتھ بڑھاتا ہے جسے پکڑنے کے لئے مَیں دوڑتی ہوں، اسی کوشش میں کبھی گرتی ہوں اور پھر اٹھ کر دوڑنا شروع کردیتی ہوں۔ایسے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

میرا خیال ہے کہ اس خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلّ سے مراد مسیح موعود علیہ السلام تھے جو ظلّی طور پر آپؐ کے کمالات کا عکس ہیں اور ظلّی نبی ہیں۔اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے کوشش کرکے آپؑ کا ہاتھ تھامنے کی توفیق عطا فرمائی کیونکہ کئی کوششوں کی ناکامی کے بعد بالآخر مارچ 2010ء میں ہم بیعت بھیجنے میں کامیاب ہوگئے۔

خلافت کی محبت سے دل بھر گیا

بیعت کے بعد میں نے اطمینان قلب اور انشراح صدر کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور اس دعا میں یہ الفاظ بھی میرے منہ سے نکلے کہ یا الٰہی اگر احمدی احباب اوران کا خلیفہ تیرے پیارے ہیں اور تُو ان سے راضی ہے تو ان کی ایسی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ سے محبت کا عکس بن جائے۔میں نے رات کو سوتے وقت یہ دعا کی تھی اور جب صبح جاگی اور ایم ٹی اے آن کیا تو اس وقت خطبہ جمعہ لگا ہوا تھا۔ جونہی میری نظر حضور انور کے چہرہ مبارک پر پڑی یکا یک مجھے ایسے محسوس ہوا کہ جیسے محبت کا ایک بڑا وزنی ٹکڑا کسی نے میرے دل میں رکھ دیا ہو۔یہ احساس میرے وجود کے ذرہ ذرہ پر طاری ہوگیا اور وفورِ جذبات سے میرے آنسو رواں ہوگئے۔اور مجھے یقین ہوگیا کہ خدا تعالیٰ نے میری دعا سن لی ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت اور آپ پر ایمان کی اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی میں بے شمار برکات بھی ظاہر فرمائیں۔

(ان کا ذکر اگلی قسط میں کیا جائے گا۔)

.................................**(باقی آئندہ)**

متفرق مسائل نماز

بیان فرمودہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

ماخوذ از کتاب ’فقہ المسیح‘ مرتبہ: انتصار احمد نذر۔ (صدر شعبہ فقہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

جھرًا دعائیں پڑھنا

حضرت مفتی محمد صادق ؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ جب ابتدا میں مَیں قادیان گیا اور مسجد مبارک میں صرف تین چار نمازی ہوا کرتے تھے اور حافظ معین الدین صاحب مرحوم نماز پڑھایا کرتے تھے۔ جب حضرت مولوی نورالدین ؓ صاحب ہجرت کر کے ... قادیان آ گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُنہیں اپنی مساجد میں پیش امام بنایا اور وہی نمازیں پڑھاتے رہے۔ لیکن اُس کے بعد جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ؓ مرحوم بھی ہجرت کر کے قادیان آ گئے تو حضرت مولوی نورالدین صاحب ؓ نے انہیں نماز کے واسطے آگے کر دیا اور پھر جب تک وہ زندہ رہے وہی پیش امام رہے۔ لیکن گاہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام طبیعت کی کمزوری کے سبب مسجد مبارک میں ہی جمعہ بھی پڑھ لیتے تھے اور چونکہ مسجد مبارک میں سب لوگ سما نہ سکتے تھے۔ اس واسطے جمعہ مسجد اقصیٰ میں بھی بدستور ہوتا اور مسجد اقصیٰ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب ؓ جمعہ پڑھاتے تھے اور مسجد مبارک میں حضرت مولوی عبدالکریم ؓ صاحب جمعہ پڑھاتے تھے اور گاہے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ؓ باہر گئے ہوئے ہوتے اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب قادیان میں موجود ہوتے تو مسجد مبارک میں وہ جمعہ پڑھاتے۔ جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ؓ مرحوم ہجرت کر کے قادیان چلے آئے تو وہی پیش امام نماز کے ہوتے رہے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ؓ مرحوم اپنی قراءت میں ہمیشہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ سے پہلے بالجہر پڑھتے تھے اور فجر اور مغرب اور عشاء کی آخری رکعت میں بعد رکوع عموماً بلند آواز میں بعض دُعائیں مثلاً رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ اور رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا الخ اور اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ الخ اور اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ بِالْاِمَامِ الْحَکَمِ الْعَادِلِ وغیرہ پڑھا کرتے تھے اور حضرت مولوی صاحب کی عدم موجودگی میں جب کہ وہ سفر پر ہوں یا نماز میں کسی وجہ سے نہ آ سکیں۔ مولوی حکیم فضل الدین صاحب ؓ مرحوم اور گاہے عاجز راقم کو یا کسی اور صاحب کو امامت کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم فرماتے تھے۔ حضورؑ خود کبھی پیش امام نہ بنتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب ؓ کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول ؓ ہمیشہ پیش امام رہے۔

(ذکرِ حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 23،22)

سجدہ میں قرآنی دعائیں پڑھنا کیوں منع ہے؟

سوال: ۔ سجدہ میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا کیوں ناجائز ہے جبکہ سجدہ انتہائی تذلّل کا مقام ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ۔

میرا تو یہی عقیدہ رہا ہے کہ سجدہ میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا جائز ہے لیکن بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایسا حوالہ ملا جس میں آپ نے سجدہ کی حالت میں قرآنی دعاؤں کا پڑھنا ناجائز قرار دیا ہے۔

اسی طرح مسند احمد بن حنبل میں بھی اسی مضمون کی ایک حدیث مل گئی لیکن اگر میرے عقیدے کے خلاف یہ امور نہ ملتے تب بھی یہ دلیل میں معقول قرار نہ دیتا کہ سجدہ جب انتہائی تذلّل کا مقام ہے تو قرآنی دعاؤں کا سجدہ کی حالت میں پڑھنا جائز ہونا چاہئے۔

امام مالک ؒ کا عقیدہ تھا کہ سمندر کی ہر چیز حلال ہے ایک دفعہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا سمندر میں سؤر بھی ہوتا ہے کیا اس کا کھانا بھی جائز ہے۔ آپ نے فرمایا سمندر کی ہر چیز کھانی جائز ہے مگر سؤر حرام ہے۔ اس نے بار بار یہی سوال کیا مگر آپ نے فرمایا میں اس سوال کا یہی جواب دے سکتا ہوں کہ سمندر کی ہر چیز حلال ہے مگر سؤر حرام ہے۔ یہی جواب میں دیتا ہوں کہ سجدہ بے شک تذلل کا مقام ہے مگر قرآن کریم کی چیزیں، اس کی دعائیں سجدہ کی حالت میں نہیں پڑھنی چاہئیں۔

دعا انسان کو نیچے کی طرف لے جاتی ہے اور قرآن انسان کو اوپر کی طرف لے جاتا ہے۔ اس لئے قرآنی دعاؤں کا سجدہ کی حالت میں مانگنا ناجائز ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک بات مل گئی تو پھر اس کے خلاف طریق اختیار کرنا درست نہیں گو وہ ہماری عقل میں نہ ہی آئے۔

(الفضل 16/اپریل 1944ء صفحہ 1-2)

الہامی کلمات نماز میں بطور دعا پڑھنا

آج جو مجھے خواب میں الہام سے کلمات بتلائے گئے ہیں (مراد ہے رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ ناقل) میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کو نماز میں دعا کے طور پر پڑھا جاوے اور میں نے خود تو پڑھنے شروع کر دیئے ہیں۔

(البدر 12 دسمبر 1902ء صفحہ 54 کالم 3)

الہامی دعائیں واحد متکلّم کے صیغہ کو بصورت جمع پڑھنا

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا جس میں سوال تھا کہ دعا الہامیہ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کو صیغہ جمع متکلّم میں پڑھ لیا جاوے یا نہ؟

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ: اصل میں الفاظ تو الہام کے یہی ہیں (یعنی واحد متکلم میں ہیں۔) اب خواہ کوئی کسی طرح پڑھ لیوے۔ قرآن مجید میں دونوں طرح دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ واحد کے صیغہ میں بھی جیسے رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ (نوح:29) اور جمع کے صیغہ میں بھی جیسے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ:202) اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے جیسے اس ہماری الہامی دعا میں فَاحْفَظْنِیْ سے یہی مُراد نہیں ہے کہ میرے نفس کی حفاظت کر بلکہ نفس کے متعلقات اور جو کچھ لوازمات ہیں سب ہی آ جاتے ہیں جیسے گھر بار، خویش و اقارب، اعضاء اور قویٰ وغیرہ۔

(البدر 26 دسمبر 1902ء صفحہ 69)

حالات کے مطابق دعا کے الفاظ میں تبدیلی

میر ناصر نواب صاحب نے حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ یہ دعا رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ والی جو الہام ہوئی ہے اگر اس میں بجائے واحد متکلم کے جمع متکلم کا صیغہ پڑھ کر دوسروں کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو حرج تو نہیں؟ حضرت اقدس نے فرمایا: ’’کوئی حرج نہیں ہے۔‘‘

(البدر 19 دسمبر 1902ء صفحہ 58)

قرآنی دعاؤں میں تبدیلی مناسب نہیں

ایک دوست کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں ایک مسجد میں امام ہوں بعض دعائیں جو صیغہ واحد متکلم میں ہوتی ہیں یعنی انسان کے اپنے واسطے ہی ہو سکتی ہیں مَیں چاہتا ہوں کہ ان کو صیغہ جمع میں پڑھ کر مقتدیوں کو بھی اپنی دعا میں شامل کر لیا کروں اس میں کیا حکم ہے؟

فرمایا: جو دعائیں قرآن شریف میں ہیں ان میں کوئی تغیر جائز نہیں کیوں کہ وہ کلام الٰہی ہے۔ وہ جس طرح قرآن شریف میں ہے اسی طرح پڑھنا چاہئے۔ ہاں حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان کے متعلق اختیار ہے کہ صیغہ واحد کی بجائے صیغہ جمع پڑھ لیا کریں۔

(بدر 4/اپریل 1907ء صفحہ 6)

دعا میں رقّت پیدا کرنے والے الفاظ کا استعمال

دعا کے متعلق ذکر تھا، فرمایا:

دعا کے لئے رِقّت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں۔ یہ مناسب نہیں کہ انسان مسنون دُعاؤں کے ایسا پیچھے پڑے کہ اُن کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ اتباعِ سنّت ضروری ہے، مگر تلاشِ رقّت بھی اتباعِ سُنَّت ہے۔ اپنی زبان میں جس کو تم خوب سمجھتے ہو، دعا کرو تا کہ دعا میں جوش پیدا ہو۔ الفاظ پرست مَخذُول ہوتا ہے۔ حقیقت پرست بننا چاہئے۔ مسنون دعاؤں کو بھی برکت کے لئے پڑھنا چاہئے۔ مگر حقیقت کو پاؤ۔ ہاں جس کو زبانِ عربی سے موافقت اور فہم ہو وہ عربی میں پڑھے۔

(الحکم 10 ستمبر 1901ء صفحہ 9)

وتر کیسے پڑھے جائیں

ایک صاحب نے سوال کیا کہ وتر کس طرح پڑھنے چاہئیں۔ اکیلا بھی جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: ۔

اکیلا وتر تو ہم نے کہیں نہیں دیکھا۔ وتر تین ہیں خواہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر تیسری رکعت پڑھ لو۔ خواہ تینوں ایک ہی سلام سے درمیان میں التحیات بیٹھ کر پڑھ لو۔ ایک وتر ٹھیک نہیں۔

(الحکم 10/اپریل 1903ء صفحہ 14)

بہتر ہے اوّل وقت وتر پڑھ لیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میاں فضل محمد صاحب دکاندار محلّہ دار الفضل نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جبکہ مولوی کرم دین والا مقدمہ تھا اور گورداسپور میں اس کی پیشی تھی تو وہاں پر میں نے ایک شیشم کے درخت کے نیچے حضرت صاحب کے حضور عرض کی کہ حضورؑ عشاء کی نماز کے بعد اگر وتر نہ پڑھے جائیں اور پچھلے وقت بھی رہ جاویں تو پھر ان کو کس وقت پڑھا جاوے۔ تب حضورؑ نے فرمایا کہ ’’بہتر یہی ہے کہ پہلے وقت ہی پڑھ لئے جاویں۔‘‘ یعنی نماز عشاء کے بعد ہی پڑھ لینے چاہئیں۔

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 172)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وتر پڑھنے کا طریق

سوال: ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وتر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے تھے یا تین پڑھ کر؟

اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود ؓ نے فرمایا: ۔

’’عموماً دو پڑھ کر۔‘‘ مولوی سید سرور شاہ صاحب ؓ نے کہا جس قدر واقف لوگوں سے اور روایتیں سنی ہیں ان سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ دو پڑھ کر سلام پھیرتے تھے پھر ایک پڑھتے۔

(الفضل 12/جون 1922ء صفحہ 7)

وتر اور دعائے قنوت

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی ؓ روایت کرتے ہیں کہ:

ایک روز میں نے حضرت اقدسؑ سے پوچھا وتر کی کتنی رکعت ہیں اور کس طرح پڑھنا چاہئے؟ فرمایا: وتر تو ایک ہی رکعت ہے۔ وتر ایک کو کہتے ہیں لیکن ایک رکعت جائز نہیں ہے۔ اس لئے دو رکعت نفل اور اس کے ساتھ لگا دی گئی ہیں۔ اور دو طریق سے پڑھنے چاہئیں۔ ایک طریق کہ جس طرح حنفی پڑھتے ہیں اور دوسرا طریق یہ ہے کہ دو رکعت پڑھ کے سلام پھیر دے اور ایک رکعت چپکے سے اُٹھ کر پڑھ لے۔

پھر میں نے عرض کیا کہ قنوت پڑھنی چاہئے؟ فرمایا: ہاں ضرور پڑھنی چاہئے۔ پھر مَیں نے عرض کیا کہ بعض مولوی اس دعائے قنوت کو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ فرمایا: وہ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ یہ دعائے قنوت اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰهُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَ نَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ بڑی عجیب اور توحید کی بھری ہوئی دعا ہے۔ ایسے الفاظ توحید کے سوائے اس سید المرسلین، سید الموحدین صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے سے ادا نہیں ہو سکتے ہیں اور یہ خاص الٰہی تعلیم ہے۔ ان پاک الفاظ کے بھی قربان اور اس منہ کے بھی قربان جس منہ سے یہ الفاظ نکلے۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ 116)

☆......☆......☆

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

خطبہ جمعہ

گزشتہ دنوں مَیں جاپان کی پہلی مسجد کے افتتاح کے لئے وہاں گیا تھا۔ اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو یہ بہت مشکل امر تھا کہ وہاں مسجد بن سکے۔ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت رکھا ہوا ہے اور جب وہ وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کام ہو جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ مسجد بنے تو تمام روکوں کے باوجود مسجد بنانے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور اسلام کا پیغام اس ملک میں پہنچانے کا پہلا مرکز قائم ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف ایک مرکز یا مسجد تمام ملک میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کے مقصد کو پورا نہیں کر سکتے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس کے ساتھ جاپان میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح باقی دنیا کے ممالک میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی تڑپ کا اظہار فرمایا۔ الحمد للہ کہ آج قرآن کریم کے ترجمہ سمیت ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے جاپانیوں کے لئے ان کی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے اور اب تو اس مسجد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش پورا کرنے کے لئے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ کروڑوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ بھی مسجد کے افتتاح کا کافی چرچا ہوا اور وسیع پیمانے پر جاپانیوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر پانچ ٹی وی چینلز اور مختلف اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے تھے۔ اخبارات کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اشاعت ہوئی۔

ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اور اخبارات کے ذریعہ سے اور انٹرنیٹ اور ویب سائٹس کے ذریعہ سے اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر جو خبریں شائع ہوئی ہیں (ان سے) مجموعی طور پر تقریباً پانچ کروڑ بیس لاکھ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں جو مسجد کے ذریعہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی وجہ سے ہمیں نظر آئے۔

مسجد کے افتتاح اور استقبالیہ تقریبات میں شامل ہونے والے غیر مسلم جاپانی معزز مہمانوں کے اسلام احمدیت کے متعلق مثبت تأثرات اور ان کے خیالات میں نمایاں تبدیلی کے اظہار کا ایمان افروز بیان۔

ایک طرف تو ہمارا پیغام سننے والے یہ اظہار کرتے ہیں کہ اسلام حقیقت میں امن کا مذہب ہے اور دوسری طرف ہمارے یہاں کے بعض مغربی سیاستدان جو ہیں اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ اسلام کی تعلیم میں کوئی نہ کوئی شدت پسندی کی بات ہے جو مسلمان اسی وجہ سے شدت پسند ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ کتنے فیصد مسلمان ہیں جو ان شدت پسندوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اس قسم کی باتیں کر کے کہ اسلام کی تعلیم میں شدت پسندی ہے۔ یہ سیاستدان چاہے یہاں یوکے کے ہوں یا کہیں اور کے یہ لوگ امن پسند مسلمانوں کو بھی اپنے خلاف کر لیں گے اور پھر فساد پیدا ہوگا۔ اس لئے مغربی سیاستدانوں کو جن کے نظریات اسلام کے متعلق یہ ہیں کہ اس میں سختی ہے اور شدت پسندی ہے ان کو غور کرنا چاہئے اور بلا سوچے سمجھے بیانات جاری نہیں کرنے چاہئیں۔ اور وہ احمدی جن کے ان لوگوں سے تعلقات ہیں انہیں ان کو سمجھانا چاہئے کہ اس وقت دنیا کے لئے اور دنیا کے امن کے لئے حکمت اور دانائی سے بات کرنا ضروری ہے اس لئے ایسے بیانات نہ دیں جس سے دنیا میں فساد پھیلے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کے افتتاح اور دورے کے بڑے مثبت نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جاپان کی جماعت کو بھی توفیق دے کہ اس مسجد کی وجہ سے جو وسیع تعارف ہوا ہے وہ اس کو مزید پھیلاتے چلے جائیں اور جاپانیوں کو جماعت احمدیہ سے جو توقعات ہیں وہ ان پر پورا اترنے کی کوشش بھی کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق وہاں احمدیت کا پیغام بھی جلد سے جلد پھیلانے کی کوشش کریں۔

مولویوں کے جو کینے اور بغض ہیں ان کے اظہار تو پاکستان میں وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ جماعت کی ترقی دیکھ کر ان کی حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔ گزشتہ دنوں پاکستان میں ایک ظالمانہ اور بڑا بہیمانہ اظہار ان مولویوں کی طرف سے اور شدت پسندوں کی طرف سے جہلم میں بھی ہوا جہاں احمدی مالکان جو چپ بورڈ فیکٹری کے تھے ان کی فیکٹری کو آگ لگا دی گئی اور کوشش ان کی یہ تھی کہ جو احمدی ورکر ہیں اور مالکان ہیں ان کو بھی اندر زندہ جلا یا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس میں یہ کامیاب نہیں ہو سکے لیکن بہر حال مالی نقصان تو ہوا۔

یہ ابتلا ہمارے ایمانوں کو ہلانے والے نہیں بلکہ مضبوط کرنے والے ہیں۔ مالی نقصان اگر ہوا تو خدا تعالیٰ پورا کر دیتا ہے یہ تو ایسی چیز کوئی نہیں۔ بیشمار احمدی ہیں جو ان ابتلاؤں میں گزرے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا۔ اگر ان مالکان کا نقصان ہوا تو یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو جائے گا۔

چِپ بورڈ فیکٹری جہلم کو آگ لگانے کے واقعہ اور دو مساجد پر حملے کی تفصیلات کا ذکر۔ احمدیوں کے ثبات قدم کا تذکرہ۔ اللہ تعالیٰ ان کے حوصلہ اور صبر کو بڑھائے اور دشمنوں کو بھی کیفر کردار تک پہنچائے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے مقدمات سے بھی ان سب کو بری کرے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 نومبر 2015ء بمطابق 27 نبوت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں گزشتہ دنوں مَیں جاپان کی پہلی مسجد کے افتتاح کے لئے وہاں گیا تھا۔ اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو یہ بہت مشکل امر تھا کہ وہاں مسجد بن سکے۔ ہمارے وکیل جو جاپانی ہیں مجھے ملے اور کہنے لگے کہ مسجد کی تکمیل آپ کو مبارک ہو لیکن میں اب بھی سوچتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں اور یقین نہیں آتا کہ اس علاقے میں آپ کو مسجد بنانے کی اجازت مل گئی۔ کہنے لگے کہ میں آپ کے لئے کیس تو

لڑ رہا تھا لیکن مجھے توقع نہیں تھی کہ کوئی کامیابی ہو اس لئے ایک موقع پر میں نے جماعت کی انتظامیہ کو کہہ دیا کہ اس معاملے کو چھوڑ دیں تو زیادہ بہتر ہے۔ لیکن جماعت کے افراد کا توکّل بھی عجیب ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم کوشش کرتے رہو۔ یہ جگہ ہمیں انشاء اللہ تعالیٰ ملے گی اور مسجد بھی بنے گی۔ کہنے لگے آج یہ مسجد جو ہے یہ میرے لئے تو یقیناً ایک حیران کن بات ہے اور نشان ہے۔ بہر حال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو وہ ہر موقع پر جماعت پر فرماتا رہتا ہے اور ہمارے ایمانوں کو بڑھاتا ہے۔ ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت رکھا ہوا ہے اور جب وہ وقت آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کام ہو جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ مسجد بنے تو تمام روکوں کے باوجود مسجد بنانے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی اور اسلام کا پیغام اس ملک میں پہنچانے کا پہلا مرکز قائم ہو گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صرف ایک مرکز یا مسجد تمام ملک میں اسلام کی تعلیم پھیلانے کے مقصد کو پورا نہیں کر سکتی لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اس کے ساتھ جاپان میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

مَیں چند لوگوں کے تأثرات بھی بیان کروں گا جس سے پتا چلتا ہے کہ جاپانیوں نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے بتائی گئی صحیح اسلامی تعلیم کو کس طرح دیکھا۔ اور یہ ہونا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ سے ہی یہ مقدر تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس طرح باقی دنیا کے ممالک میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی تڑپ کا اظہار فرمایا ہے اور اس کے لئے کوشش بھی فرمائی اسی طرح جاپان کے متعلق بھی فرمایا کہ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جائے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کروایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 22۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جاپان میں نیک فطرت لوگ احمدیت قبول کریں گے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 385۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

الحمد للہ کہ آج قرآن کریم کے ترجمہ سمیت ہزاروں کی تعداد میں جماعت کی طرف سے جاپانیوں کے لئے ان کی زبان میں لٹریچر تیار ہو رہا ہے اور اب تو اس مسجد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش پورا کرنے کے لئے ایسے دروازے کھولے ہیں کہ کروڑوں تک اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ لوگوں کے تأثرات پیش کروں گا جس سے پتہ چلتا ہے لوگوں کی اسلام کے بارے میں رائے بدل گئی ہے۔ پہلے کچھ اور رائے تھی اب بالکل مختلف ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے، یہ برملا اظہار کیا کہ مسجد کے افتتاح اور فنکشن میں شامل ہو کر ہمیں اسلام کی تعلیم کا پتا چلا ہے اور اسلام کے بارے میں ہماری غلط فہمیاں دور ہوئی ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اسلام کا تعارف کروانا ہو تو مسجد بنا دو، لوگوں کی توجہ پیدا ہو گی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 119۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یہ بات بڑی شان کے ساتھ پوری ہوتی ہمیں ہر جگہ اور جاپان میں بھی نظر آتی ہے۔ جب انسان دیکھتا ہے کہ مسجد کے فنکشن میں شامل ہو کے کس طرح لوگوں کی کایا پلٹی تو حیرت ہوتی ہے۔ جس دن جمعہ تھا اس دن جمعہ کے وقت بھی جاپانی مہمان مسجد میں آئے ہوئے تھے۔ مَیں جب گیا ہوں تو پہلے نقاب کشائی تھی۔ کچھ باہر کھڑے تھے اور پھر وہ اندر آ کے مسجد میں بھی بیٹھ گئے اور خطبہ بھی سنا اور ہمیں نماز پڑھتے ہوئے بھی دیکھا۔ تقریباً انچاس، پچاس کے قریب جاپانی مہمان تھے جن میں شنٹو ازم کے ماننے والے بدھسٹ اور عیسائی رہنماؤں کے علاوہ علاقے کے ممبران پارلیمنٹ، پروفیسر اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ ان شامل ہونے والوں کے جو تأثرات ہیں وہ بتاتا ہوں۔

ایک صاحب ہیں اوسامو (Osamu) صاحب جو Church of Jesus Christ کے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ یہ مسجد جاپانیوں اور اسلام کے درمیان ایک پُل کا کردار ادا کرے گی۔

پھر ایک اور پریسٹ جن کا نام تائی جون ساتو (Taijun Sato) ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخل ہو کر بہت اچھا لگا۔ ہمارا تو خیال تھا کہ غیر مسلم اور بدھسٹ کے طور پر مسجد میں داخلہ منع ہے۔ لیکن نہ صرف یہ کہ گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا گیا بلکہ نماز اور خطبہ میں شامل ہو کر ہمیں دلی خوشی ہوئی۔ اسلام کے بارے میں ہمارا تأثر تبدیل ہو گیا۔

پھر سٹی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے علاقے میں مسجد کی تعمیر کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے موقف کے مطابق یہ مسجد انسانیت سے محبت کرنے والوں اور خدمت خلق پر یقین رکھنے والے لوگوں کا مرکز بنے گی۔

پھر اشینو ماکی (Ishinomaki) سٹی کے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ ایک ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد کی تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔ کہتے ہیں یہ خوبصورت مسجد دیکھتے ہی میری سفر کی ساری تھکان دُور ہو گئی۔ پھر انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ جاپان نے زلزلوں میں خدمت کے ذریعہ جو نیک نامی کمائی ہے امید ہے کہ یہ مسجد اس نیک نامی کو بڑھانے کا باعث بنے گی۔

پھر Aichi ایجوکیشنل یونیورسٹی کے ایک پروفیسر مینیسا کی ہیروکو (Minesaki Hiroko) صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جاپان میں جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر کی بہت ضرورت تھی۔ دنیا میں اسلام کا خوبصورت چہرہ دکھانے کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار بہت نمایاں ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ اس مسجد سے جماعت کا تعارف مزید بڑھے گا اور دنیا میں حقیقی امن و سکون پھیلے گا۔

وہاں جاپان کی جماعت چھوٹی سی جماعت ہے۔ تقریباً بارہ ممالک کے اتنے ہی احمدی لوگ فنکشن میں باہر سے بھی آئے ہوئے تھے۔ اس لئے جمعہ کے دن اچھی رونق ہو گئی تھی۔ انڈونیشیا سے، ملائیشیا سے، آسٹریلیا سے، کوریا سے، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، برطانیہ، سوئٹزرلینڈ، بھارت، یو اے ای اور کانگو کنشاسا سے بھی کچھ گئے ہوئے تھے۔ اور اللہ کے فضل سے جماعت نے ان سب کی مہمان نوازی کا بھی حق ادا کیا۔

ہفتہ کی شام کو وہاں مسجد کے حوالے سے مسجد کے صحن میں ہی ایک reception بھی تھی۔ اس تقریب میں بھی تقریباً 109 جاپانی مہمان اور آٹھ دیگر غیر ملکی غیر از جماعت مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں پریذیڈنٹ اے ایم اے سٹی انٹرنیشنل ایسوسی ایشن۔ دو صوبائی ممبران پارلیمنٹ، تین سٹی ممبران پارلیمنٹ، ڈائریکٹر آف انٹرنیشنل ٹوورازم، پریذیڈنٹ پریسٹ آف سوٹو ٹمپل، یونیورسٹی کے پروفیسر، پریذیڈنٹ آئی چی ایجوکیشنل یونیورسٹی، ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء اور دیگر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

ایک بدھ پریسٹ جو اس میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد بہت ہی اچھے وقت پر ہوئی جبکہ ہم پیرس میں دہشت گردی کے بعد ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھے۔ کہتے ہیں کہ جس خوبصورتی اور آسان فہم انداز میں انہوں نے بات کی ہے اور اسلام کی تعریف کی اس سے یہ ہیجانی کیفیت جو ہمارے دلوں میں اسلام کے بارے میں گھر کئے ہوئے تھی ختم ہو گئی۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی کو یکسر ختم کر دیا۔

پھر ایک وکیل ایتو ہیروشی (Ito Hiroshi) صاحب ہیں۔ انہوں نے مختلف موقعوں پر قانونی معاونت بھی فراہم کی تھی۔ یہ کہتے ہیں یہ میری زندگی کا سب سے بہترین دن ہے۔ یہ وہی ہیں جن کا میں نے ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کی تمام باتیں حق پر مبنی تھیں۔ جہاں انہوں نے امن اور نرمی کی تلقین کی ہے وہیں انہوں نے عدل اور انصاف کے فروغ کی بھی بات کی ہے جو بہت ہی اچھی بات ہے اور اس کی ضرورت ہے۔

ایک یونیورسٹی کے طالبعلم تھے وہ کہتے ہیں کہ میرا گھرانہ بدھسٹ پریسٹ کا گھرانہ ہے اور میرا گھر ٹمپل ہے۔ مجھے اسلام میں کافی دلچسپی تھی تاہم کبھی موقع نہیں ملا کہ کسی مسلمان سے بات کر سکوں۔ کتابوں سے جو مل سکا وہ پڑھا تاہم آج اس افتتاحی تقریب میں شرکت کر کے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر مجھے اسلام کی اصل تصویر نظر آئی اور ایک نیا باب مجھ پر کھلا ہے۔

ایک خاتون یوکی سانگی ساکی (Yuki Sngisaki) صاحبہ کہتی ہیں کہ اس پروقار تقریب پر دعوت کے لئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس شہر میں اتنی شاندار مسجد کا بننا ہمارے لئے بھی بہت خوشی کی بات ہے۔ میں ایک یونیورسٹی کی طالبعلم ہوں اور مختلف مذاہب پر تحقیق کر رہی ہوں۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ ہمارا اسلام کے بارے میں علم بہت تھوڑا ہے جس کی وجہ سے ہم غلط فہمی کا شکار ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کا خطاب اس زمانے کی ضرورت ہے۔ میں نے اس خطاب سے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم جاپانی لوگ اسلام کے متعلق زیادہ نہیں جانتے بلکہ اسلام سے خوفزدہ ہیں مگر آج کے خطاب سے ہمیں پتا چلا کہ اسلام اصل میں کیا چیز ہے۔ کہتی ہیں کہ اس تقریب میں شامل ہونے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام کے بارے میں کتابیں پڑھنے سے اور اس کی تاریخ پڑھنے سے ہم اس کا اصل چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ کیونکہ بہت ساری کتابیں تو یہ لوگ جو پڑھتے ہیں وہ انہی کی پڑھتے ہیں جو ویسٹرن اورینٹلسٹس (Western Orientalists) نے لکھی ہیں۔ اس کے لئے اس طرح کی اور تقاریب منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ مسجد کے بننے کے بعد میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کے مواقع مزید آئیں گے۔ امام جماعت احمدیہ اور ان کی جماعت سے ملنے کا موقع ملا۔ باہمی محبت اور امن اور آشتی مجھے ان کے چہروں پر نظر آئی اور ان سے ملاقات کرنے کے بعد مجھے ان میں بہت پیار اور محبت نظر آئی۔

ایک اور جاپانی دوست تھویا ساکُورائی (Toya Sakurai) صاحب کہتے ہیں کہ آج اس تقریب میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سننے سے اس دنیا کے امن کے بارے میں سوچنے کا موقع ملا۔ اس موقع کے فراہم کرنے کے لئے میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ امام جماعت احمدیہ نے صرف امن کے متعلق ہی بات کی اور دنیا کو مخفی خطرات سے بھی آگاہ کیا۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے ہمارے ان خدشات کو بھی دور کیا کہ مسلمان دنیا پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ میں بار بار یہی کہوں گا کہ ہمیں ان کے ساتھ مل کر امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کے بارے میں پڑھیں اور اس

کو سمجھیں۔

اسی طرح ایک جاپانی دوست جو سکول ٹیچر ہیں کہتے ہیں کہ احمدی احباب نے مشکل اوقات میں ہمیشہ ہماری مدد کی۔ یہ بات میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ (وہاں کیونکہ بہت سارے مقررین نے بتایا کہ مختلف زلزلوں میں سونامی کے دنوں میں جماعت احمدیہ نے مدد کی ہے۔) تو کہتے ہیں اس بات کا مجھے پہلے نہیں پتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہاں قریب کے سکول میں ٹیچر ہوں۔ کہتے ہیں اب میں آج کے بعد اپنے سکول کے بچوں کو کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ خطرناک نہیں کیونکہ امام جماعت احمدیہ اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے ملاقات کا بہت حسین موقع مجھے ملا۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے بہت آسان طریق سے اسلام کے بارے میں بیان کیا۔ ان کی باتیں بہت جلد سمجھ آنے والی تھیں۔

پھر ایک دوست جو اس تقریب میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ اس تقریب میں شامل ہو کر اور امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہمیں اسلام کی بنیادوں سے واقفیت حاصل کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ جاپان ایک جزیرہ ہیں اور یہاں کے لوگ بھی اسی طرح باہر کی دنیا سے بند اور ناواقف ہیں۔ اسی لئے وہ اسلام کے متعلق دہشت گردی کے تصور سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مجھے امید ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر اس تصور کو بدلنے میں ایک مثبت ذریعہ بنے گی۔

پھر ایک اور جاپانی دوست ہیں انوکین (Oono Ken) صاحب کہتے ہیں کہ میں مسجد کے پاس ہی رہتا ہوں۔ مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہو کر اور اسلام کے بارے میں جان کر بہت خوش ہوا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب اسلام کے بارے میں مزید معلومات کے لئے آئندہ بھی اس مسجد میں آتا رہوں۔

پھر ایک اور جاپانی دوست کہتے ہیں میں نے اس طرح کی تقریب میں پہلے کبھی شرکت نہیں کی۔ آج اس تقریب میں شامل ہو کر اور جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا خطاب سن کر مجھے پہلی بار علم ہوا ہے کہ مسجد کے مقاصد کیا ہیں۔

ایک جاپانی ڈاکٹر جو آرتھوپیڈک سرجن ہیں وہ مجھے بھی ملے تھے۔ یہ گزشتہ تین سال سے خدمت خلق کے لئے ہمارے ساتھ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ کام کر رہے ہیں اور رضاکارانہ طور پر باوجود اس کے کہ احمدی نہیں ہیں اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں جو اسلام امام جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے اس کے ماننے میں کسی شنٹو کے پیروکار، عیسائی، بدھسٹ یا کسی اور مذہب کے پیروکار کو کوئی عار نہیں ہونا چاہئے۔

پھر ایک اور جاپانی دوست متسُو اِیشی کاوا (Mitsuo Ishikawa) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں ’’اسلام کا مطلب امن اور باہمی سلامتی ہے‘‘۔ امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ میرے دل میں اتر گئے۔

ایک طالبعلم جو برازیل سے ایکسچینج پروگرام کے تعلق میں وہاں جاپان آئے ہوئے تھے کہتے ہیں کہ بہت ہی دلچسپ تقریب تھی۔ میں نے برازیل میں کبھی مسلمانوں کی اس طرح کی تقریب نہیں دیکھی۔ آج خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر میں نے اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر میں بہت جذباتی ہو گیا تھا۔ کوئی شک نہیں کہ ان کے الفاظ دلوں کو بدلنے والے ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے بتایا کہ دہشت گرد گھناؤنے کام کرتے ہیں لیکن اسلام کی اصل تعلیمات تو بہت اچھی ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ میڈیا جو اسلام کے بارے میں بتاتا ہے وہ حقیقت سے بالکل مختلف ہے۔

ایک جاپانی خاتون مسز اوزوکی (Mrs Uzuki) صاحبہ کہتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آج کا یہ دن میری زندگی کی کایا پلٹ دینے والا دن تھا۔ امام جماعت احمدیہ نے میرا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں نظریہ کلیۃً تبدیل کر دیا ہے۔ پھر میرے خطاب کے بارے میں کہتی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ تلوار سے جہاد کرنے کا زمانہ نہیں بلکہ پیار سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے۔ کہتی ہیں جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی باتوں کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ میں تو کہوں گی کہ سب لوگوں کو یہاں آ کر یہ مسجد دیکھنی چاہئے اور احمدیوں سے اسلام کے بارے میں سیکھنا چاہئے۔

ایک جاپانی خاتون Mrs Haiashi صاحبہ کہنے لگیں کہ پہلے بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے جاپان میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا تھا۔ مَیں اس تقریب میں بھی شامل تھی لیکن اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد بھی اس وقت کچھ سوال میرے ذہن میں باقی رہ گئے تھے لیکن آج جماعت کے خلیفہ نے اپنے خطاب میں میرے ان تمام سوالوں کے جواب دے دیئے۔ اب میرے دل میں اسلام کے بارے میں کسی قسم کا کوئی خدشہ یا خوف باقی نہیں رہا۔ آج میں نے یہ بھی سیکھا ہے کہ اسلام دنیا کے لئے خطرہ نہیں ہے بلکہ ہم سب کو یکجا کر سکتا ہے۔

پھر ایک جاپانی خاتون جو سکول کی ٹیچر تھیں۔ کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کا خطاب سننے سے پہلے دفتر میں ان سے ملاقات کا بھی موقع ملا۔ یہ اپنے بہت سارے سٹوڈنٹ لے کر آئی ہوئی تھیں پندرہ سولہ سٹوڈنٹ تھے اور چار پانچ ٹیچر تھے۔ کہتی ہیں کہ خلیفۃ المسیح نے ملاقات کے دوران اور پھر بعد میں اپنے خطاب کے ذریعہ میرے تمام سوالات کے جوابات دے دیئے۔ اب میرا پختہ یقین ہے کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے۔ میں یہاں اپنے بعض طالبعلموں کو ساتھ لے کر آئی تھی۔ یہ طالبعلم پہلے اسلام سے خوفزدہ تھے لیکن امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر اور باتیں کر کے ان کا نظریہ تبدیل ہو گیا ہے بلکہ یہ خطاب سن کر وہ سخت حیران ہوئے اور مسجد میں اپنے آپ کو بہت محفوظ سمجھنے لگے۔ (جیسے پہلے خطرہ تھا۔) کہتی ہیں کہ میں چاہتی ہوں کہ جاپانیوں اور احمدیوں کے بیچ اس تعلق میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔

ان کے ساتھ ایک جاپانی طالبعلم آئے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ یہ جو خطاب تھا ایک امن کا پیغام تھا۔ میرا خیال ہے کہ اب اس مسجد کے ذریعہ مسلمانوں اور دیگر لوگوں کے بیچ جو خلیج ہے وہ دور ہو جائے گی اور جاپان میں اسلام پھیلنے لگ جائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا کے ذریعہ بھی مسجد کے افتتاح کا کافی چرچا ہوا اور وسیع پیمانے پر جاپانیوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ میڈیا کے میرے چار مختلف انٹرویو ہوئے۔ تین تو یہیں مسجد کے لئے اور ایک وہاں ٹوکیو میں۔

Chukyo TV (چُو کیَو ٹی وی) یہ وسطی جاپان کا مشہور ٹی وی چینل ہے۔ اس کے ناظرین کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے۔ یہ انٹرویو بھی اور مسجد کے افتتاح اور نماز جمعہ کے مناظر کے ساتھ بروز جمعہ 20؍نومبر کو انہوں نے خبر بھی نشر کی۔

پھر ثناء نیوز ایجنسی (Sana News Agency) کے صحافی نے انٹرویو لیا اور وہ غیر ملکی میڈیا کو دیتے ہیں انہوں نے بھی کہا کہ بعد میں بھی اس کی کافی کوریج ہو گی۔

اسی طرح Chugai Nippoh (چُوگائی نِپّو) اخبار ہے۔ اس کے نمائندے نے عیسائی پریسٹ کے ساتھ مل کے انٹرویو لیا۔ یہ جاپان کا واحد مذہبی اخبار ہے۔ یہ ہفت روزہ اخبار ہے اور انٹرنیٹ ایڈیشن سمیت اس اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے۔ یہ انٹرویو بھی اس ہفتے شائع ہونا تھا۔ ہو گیا ہو گا۔

اسی طرح ٹوکیو میں جرنلسٹ نے ایک انٹرویو لیا اور یہ بھی کہتے تھے میں اس ہفتے شائع کروں گا۔ اس اخبار کی تعداد بھی اسّی لاکھ سے زائد ہے۔

اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر پانچ ٹی وی چینلز اور مختلف اخبارات کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے تھے۔ Chukyo TV (چُو کیَو ٹی وی) جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اس نے جو خبر نشر کی وہ یہ تھی کہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح آج ہوا۔ اور یہ خبر انہوں نے جمعہ والے دن قریباً چھ سات منٹ کی دی۔ ان کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ بیس لاکھ سے زائد ہے۔ پھر خبر میں اس نے بیان کیا کہ لندن سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ کے امام نے دہشت گرد تنظیموں کے اسلام سے بے تعلق ہونے اور ان کے عمل کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد جہاں مسلمانوں کی عبادت کی جگہ ہے وہاں ہر ایک کے لئے امن کا گہوارہ ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے پیرس کے حملوں کی بھرپور مذمّت کی۔ اس چینل نے انٹرویو بھی لیا تھا اور پھر میرے انٹرویو کے بعض چنیدہ حصے بھی دکھائے۔

اسی طرح Tokai ٹی وی اس کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ سے زیادہ بلکہ سوا کروڑ سے زیادہ ہے۔ اس چینل نے دن میں پانچ مرتبہ یہ خبر نشر کی کہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا آج سوشیما شہر میں افتتاح ہوا۔ افتتاح پیرس میں حملوں کے بعد ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کے امام اس وقت مرکز انگلینڈ سے یہاں اس کی تقریب کے لئے آئے۔ افتتاح کی خبر کے دوران پھر انہوں نے وہاں جو میں خطبہ دے رہا تھا وہ بھی دکھایا اور افتتاح کے مناظر بھی دکھائے۔

اسی طرح TBS TV چینل ہے یہ بھی وہاں کافی مشہور ہے اور یہ کہتے ہیں کہ کروڑ سے زیادہ اس کو سننے والے، دیکھنے والے ہیں۔ اس نے خبر نشر کی کہ پیرس حملوں کو ابھی ایک ہفتہ ہوا ہے اور جاپان میں سب سے بڑی مسجد کا افتتاح آج عمل میں آیا ہے۔ یہ مسجد ایک جماعت نے بنائی ہے اور ان کے خلیفہ نے پیرس میں ہونے والے حملوں کو غیر اسلامی اور غیر انسانی قرار دیا ہے۔ خبر کے دوران مسجد کے مناظر دکھائے گئے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھی دکھائی گئی۔ یہ خبر بھی دن میں تین مرتبہ نشر ہوئی۔

TV Aichi۔ اس کے ناظرین کی تعداد بھی ایک کروڑ سے اوپر ہے اور اس نے بھی یہ خبر دی کہ پیرس حملوں کے بعد جبکہ اسلام کے بارے میں منفی تاثر دوبارہ پختہ ہو گیا ہے سوشیما میں ایک مسجد کا افتتاح کیا گیا ہے۔ یہ مسجد جماعت احمدیہ نے بنائی ہے اور یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے اور امام جماعت احمدیہ نے پیرس حملوں کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مسجد ایسے تمام عناصر کی مذمت کرتی ہے۔ یہ مسجد امن و امان کا ذریعہ ہو گی۔ جو چاہے اس مسجد میں آ سکتا ہے۔ اور خبر کے دوران پھر مسجد کے مناظر اور دیگر احباب کے تاثرات دکھائے گئے۔ خطبہ جمعہ کے بھی بعض مناظر دکھائے گئے۔ یہ خبر بھی دوپہر اور شام کی خبروں میں نشر کی گئی۔

پھر ناگویا ٹی وی (Nagoya TV) ہے اس کے دیکھنے والوں کی تعداد بھی کافی ہے۔ کروڑ سے

اوپر ہے بلکہ سوا کروڑ سے اوپر ہے۔ یہ کہتے ہیں سوشیما میں جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ حاضرین کا کہنا تھا کہ جہاں ان کے دل اس بات پر خوش ہیں کہ یہ مسجد بنی ہے وہیں وہ اس بات پر رنجیدہ بھی ہیں کہ پیرس میں ناحق خون بہایا گیا۔ اس تقریب میں دنیا کے امن وامان کے لئے دعا بھی کی گئی۔ خبر کے دوران پھر مسجد کے مناظر دکھائے جاتے رہے۔ یہ خبر بھی اس ٹی وی چینل پر دو دفعہ دکھائی گئی۔

اخبارات کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی اشاعت ہوئی۔ ایک اخبار The Daily Yomiuri (یَومی اُوْرِی) اس کی اشاعت ایک کروڑ بارہ لاکھ ہے۔ یہ دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی اخبار شمار ہوتی ہے۔ اس اخبار نے اس طرح سرخی لگائی کہ ’’اسلام کا اصل چہرہ‘‘۔ نئی تعمیر شدہ مسجد میں سانحہ پیرس کے ہلاک شدگان کے لئے دعا کی گئی۔ پھر اس نے آگے لکھا ہے جاپان میں 200 سے زائد افراد پر مشتمل احمدیہ مسلم جماعت جاپان نے جمعہ 20 نومبر کو سوشیما شہر میں اپنی نوتعمیر شدہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر نماز جمعہ میں سانحہ پیرس میں ہلاک شدگان کے لئے بھی دعا کی۔ اس موقع پر دنیا بھر سے آئے افراد جن کی تعداد 500 کے لگ بھگ تھی موجود تھے۔ خطبہ جمعہ میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے خطاب میں سانحہ پیرس کو انسانیت کے خلاف ایک گھناؤنا جرم قرار دیتے ہوئے شدت پسند تنظیم کی بھرپور مذمت کی اور اپنی جماعت کے افراد کو تلقین کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ جاپانی قوم تک اسلام کی اصل تعلیم پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائیں۔ اس خبر کو انٹرنیٹ پر بھی پانچ دیگر ویب سائٹس نے ڈالا جن میں yahoo japan اور japan biglobe، msn japan اور goo news شامل ہیں۔ ان سب ویب سائٹس کے ناظرین کی کل تعداد بھی ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ ہے۔

ایک اخبار ڈیلی اساہی (Daily Asahi) جس کی اشاعت اسّی لاکھ سے زائد ہے۔ اس نے یہ خبر شائع کی کہ ’’ہمارا عقیدہ ہم آہنگی ہے‘‘۔ اور پھر یہ لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ جاپان کی مسجد تعلیم و تربیت کے مرکز کی تعمیر سوشیما شہر میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ مسجد چار میناروں اور ایک گنبد سے آراستہ ہے اور یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس میں پانچ سو نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر دفاتر اور گیسٹ ہاؤسز وغیرہ ہیں۔ یہ مسجد بلاتفریق قومیت و مذہب ہر کسی کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھے گی۔ پھر یہ کہتا ہے کہ یہ وہ مذہبی جماعت ہے جس کی بنیادی تعلیمات کامل امن و آشتی پر مبنی ہیں۔ پھر کہتا ہے یہ جماعت رضاکارانہ خدمات میں بھی پیش پیش ہے۔ کُوبے، نیگاتا اور شمال مشرقی جاپان کے زلزلے کے وقت نیز امسال آنے والے سیلاب کے موقع پر اس جماعت نے سب سے پہلے اپنی عملی خدمات پیش کی ہیں۔ اس خبر کو بھی مختلف ویب سائٹس نے لیا اور جس کو دیکھنے والے پچھتر لاکھ سے زائد افراد تھے۔

اسی طرح جی جی پریس نیوز ایجنسی (JiJi Press News Agency) ہے۔ یہ ایجنسی جاپان میں مختلف اخباروں اور ٹیلی ویژن چینلز کو اور رسالوں کو خبریں مہیا کرتی ہے جن کی مجموعی تعداد 75 ہے۔ اس طرح ان کی یہ خبر تقریباً پینسٹھ لاکھ لوگوں تک پہنچتی ہے۔ اس ایجنسی نے جو سرخی دی وہ یہ تھی کہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر مکمل۔ امن چاہتے ہیں۔ مقامی احمدیوں کی دعا‘‘۔ پھر کہتا ہے کہ بڑھتی ہوئی اسلامی تنظیم احمدیہ مسلم جماعت کے مرکز سوشیما شہر میں مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ جماعت کے مطابق اس مسجد میں 500 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ برطانیہ سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام نے سانحہ پیرس کے متعلق کہا کہ یہ بہت ظالمانہ اور غیر انسانی فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے۔ نیز یہ بھی کہا کہ اسلام کی ترقی کے لئے ہمیں تلوار کی نہیں بلکہ اپنے اندر کی برائی کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے بھرپور انداز میں شدت پسندی کی مذمّت کی۔ اور اس کے visitors کی تعداد بھی جب یہ مختلف ویب سائٹس پر ڈالا گیا اسی طرح لاکھوں میں ہے۔

اسی طرح جاپان کا ایک اخبار Mainichi Shinbun (مَائی نِچِی شِمْ بُنْ) لکھتا ہے کہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح ہوا۔ مسلمانوں کی ایک تنظیم جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے یہاں 20 نومبر کو آئی چی کے صوبہ کے سوشیما شہر میں جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح کیا۔ پھر کہتا ہے کہ انہوں نے دہشت گردی اور شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ پھر کہتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ طاقت کے زور پر اسلام پھیلانے کا نظریہ غلطی خوردہ ہے۔ انسانی جانوں کا ضیاع اور انہیں پہنچنے والی تکالیف خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن رہی ہیں۔

بہرحال ان ٹی وی چینلز کے ذریعہ سے اور اخبارات کے ذریعہ سے اور انٹرنیٹ اور ویب سائٹس میں اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان کے ذریعہ سے مجموعی طور پر تقریباً پانچ کروڑ بیس لاکھ افراد تک اسلام کا یہ پیغام پہنچا ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہیں جو مسجد کے ذریعہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی وجہ سے ہمیں نظر آئے۔ دوسری طرف مُلّاں بھی اپنے غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں اور اس بارے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں کہ انہوں نے غیظ و غضب کا اظہار کرنا تھا بلکہ خاص جاپان کے حوالے سے بھی آپ نے فرمایا۔ اس لئے مُلّاں کا یہ غیظ و غضب تو ہونا تھا۔ چنانچہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے کوئی کتاب اسلام پر جاپان میں شائع ہو تو یہ لوگ (یعنی مُلّاں) میری مخالفت کے لئے جاپان بھی جا پہنچیں گے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 25۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

2013ء میں جب مَیں نے جاپان کا دورہ کیا ہے تو اس وقت بھی پاکستان کا ایک مولوی جاپان میں گیا اور اس نے کہا کہ میرے باپ کا یہ مشن تھا کہ چاہے جہاں بھی جائیں۔ سمندر پار احمدی قادیانی جائیں تبلیغ کریں تو ہم (وہاں) جا کر ان کی تبلیغ کو روکیں گے۔ اور 2013ء میں جب یہ مولوی جاپان گیا تھا تو وہاں جا کے اس نے جو تقریر کی اس نے یہ کہا تھا کہ یہ لوگ یعنی احمدی اپنے عقیدے اور مشن کے ساتھ اس قدر مخلص ہیں کہ وہ اپنی جان مال اور وقت قربان کرتے ہیں۔ اور پھر میرے بارے میں کہا کہ اس کے دورے اور جماعت کی سرگرمیوں کی وجہ سے اب میں ہر سال جاپان آیا کروں گا اور اپنے والد کا ختم نبوت کا مشن مکمل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کروں گا۔ تو یہ ان کی کوششیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر اُن پر الٹائے۔

آجکل ویب سائٹ پر جو خبر چل رہی ہے وہ اس دفعہ کے ’’جنگ‘‘ (اخبار) کی نہیں ہے بلکہ گزشتہ 2013ء کے بعد کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ہم جاپانی حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ جماعت احمدیہ کیونکہ غیر مسلم تنظیم ہے اس لئے اسے جاپان میں بَین (ban) کیا جائے۔ یہ تو ان کی عقل ہے۔

یہ تو نا گویا میں مسجد کے افتتاح کا قصہ تھا۔ پھر اسی طرح ٹوکیو میں بھی ایک فنکشن تھا۔ ریسپشن تھی جس میں 63 جاپانی مہمان شامل ہوئے جس میں ایک بدھسٹ فرقہ کے چیف پریسٹ تھے۔ نی ہون یونیورسٹی کے چانسلر تھے۔ معروف شاعر، بزنس ایڈوائزر مسٹر مارٹن تھے۔ جاپان کے دوسرے بڑے اخبار اَساہی کے چیف رپورٹر تھے۔ مشہور سیاستدان کی ایک بیٹی جو خود بھی سیاستدان ہے، گاڑیاں بنانے والی ایک بڑی کمپنی کے صدر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے۔

نی ہون یونیورسٹی کے چانسلر مسٹر اُورَانو ٹاٹ سُونو (Mr Urano Tatsunoo) صاحب کہتے ہیں کہ میں سوچتا رہا کہ آپ ہمیں کیا بتائیں گے۔ لیکن بیس منٹ کے اندر آپ نے گزشتہ تاریخ اور آئندہ آنے والے حالات کو جامع رنگ میں سمو دیا ہے۔ آپ نے حقائق اور حوالوں سے بات کی۔ جنگ کے نقصانات سے آگاہ کیا اور آئندہ جنگوں سے بچنے سے متنبہ کیا۔ انتہائی مختصر وقت میں اسلام کی تعلیم بھی بتا دی۔ میرے خطاب کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ خطاب جس میں یہ سارا کچھ بیان ہوا انگریزی اور جاپانی زبان میں پورے جاپان میں پھیلانا چاہئے۔

پھر آساہی اخبار کے چیف رپورٹر نے کہا کہ اگر جماعت احمدیہ جاپان اپنی رضاکارانہ خدمات کے ذریعہ ہمارے سامنے نہ آتی تو ہم اسلام کا یہ خوبصورت چہرہ دیکھنے سے محروم رہ جاتے۔

پھر ایک دوست یوکو صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے خطاب نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں۔ ہمیں وہ باتیں بتائیں جن کے متعلق ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ ہم تو امن اور سکون کے اس ماحول میں ان خطرات کا تصور بھی نہیں کر سکتے جن کا آپ نے ذکر کیا۔ جنگ کتنی تباہ کن ہوتی ہے اور ایٹمی حملے کتنے ہولناک ہیں ہمیں یہ آج پتا چلا ہے۔

پھر ایک صاحب نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم میں ہیروشیما پر ایٹمی حملے کے بعد جماعت کے امام کی طرف سے مذمّتی خطاب ایک غیر معمولی بات ہے۔ اس سے جماعت احمدیہ کا امن کے قیام کے لئے کردار واضح ہوتا ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ خطاب فرمایا تھا جس کو میں نے وہاں quote کر کے ان کو بتایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جو فرمایا تھا اس کا ایک حصہ میں نے وہاں بیان کیا تھا جو یہ تھا کہ ’’یہ ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کر دیں کہ ہم اس قسم کی خونریزی کو جائز نہیں سمجھتے (جیسی کہ جاپان میں ایٹم مار کے کی گئی تھی) خواہ حکومتوں کو ہمارا اعلان برا لگے یا اچھا‘‘۔ (خطبات محمود جلد 26 صفحہ 315) یہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اعلان فرمایا تھا۔

پھر ایک بدھسٹ فرقہ کے چیف پریسٹ کہتے ہیں کہ میں بدھسٹ ہوں لیکن امام جماعت کی باتیں سن کر ہماری آنکھوں میں آنسو آ گئے ہیں۔ پھر انہوں نے ملاقات کے بعد نماز بھی پڑھی اور وہاں ہال میں بیٹھے رہے اور آبدیدہ رہے۔ 2013ء میں بھی یہ مجھے ملے تھے۔ اس وقت ایک دوست نے ان کو کہا تھا کہ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اپنا وجود دکھائے۔ کہنے لگے کہ میں تو خدا کا قائل ہی نہیں۔ میں دعا کیا کروں؟ لیکن آج یہی بدھسٹ پریسٹ جب دوبارہ مجھے ملے ہیں تو وہاں باقاعدہ نماز بھی پڑھی ہے اور آنکھوں میں آنسو بھی لئے بیٹھے رہے۔

ایک جاپانی دوست کہتے ہیں کہ میں نے آج یہ سیکھا ہے کہ جو لوگ اسلام کو داعش کے ساتھ جوڑتے ہیں وہ بالکل غلط ہے۔ آج جماعت کے خلیفہ نے ہمیں امن کا پیغام دیا ہے۔ آج کے دور میں دنیا امن کے خلاف چل رہی ہے اور میں امام جماعت احمدیہ کی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ آجکل جو ہم بم پھینکنے اور فضائی حملے کرنے کے لئے تحریکیں چلا رہے ہیں وہ سب بے بنیاد

ہیں اور معصوموں کی جان لینے کا باعث بن رہے ہیں۔

پھر ایک جاپانی خاتون ہارا (Hara) صاحبہ نے کہا کہ میرا اسلام کے بارے میں تاثر تھا کہ اسلام نہایت خطرناک مذہب ہے۔ لیکن آج امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر مجھے احساس ہوا ہے کہ اسلام تو دراصل سب سے زیادہ امن پسند مذہب ہے اور یہ بات میرے لئے بہت حیران کن ہے۔ جب جماعت کے خلیفہ نے جاپان پر ہونے والی ایٹمی حملے کی سترہویں anniversary کا ذکر کیا تو اس سے پتا چل رہا تھا کہ ان کو دنیا کے حالات سے بخوبی آگاہی ہے اور خلیفہ کی لوگوں کے لئے ہمدردی اور پیار قابل ستائش ہے۔

پھر ایک جاپانی دوست کہتے ہیں کہ آج کی تقریر سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اسلام احمدیت نہایت زبردست اور امن پسند مذہب ہے۔ اکثر جاپانی لوگ خیال کرتے ہیں کہ اسلام برا مذہب ہے لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے خلیفہ صرف امن ہیں۔ خلیفہ کا کہنا کہ آج سے ستّر برس پہلے جو غلطیاں ہوئی تھیں انہیں دہرانا نہیں چاہئے۔ جو بھی انہوں نے کہا بڑا سچ کہا اور حقیقت پر مبنی تھا۔

پھر ایک جاپانی دوست نے اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا۔ کہتے ہیں کہ آج جماعت کے خلیفہ کا خطاب سن کر مجھے پتا لگا کہ ISIS اور اصل مسلمانوں میں کس قدر فرق ہے۔ میرے دل میں جو بھی خدشات یا پریشانیاں تھیں وہ سب دُور ہوگئیں اور جو انہوں نے کہا بالکل حق کہا کہ ہم تیسری عالمی جنگ کی طرف جا رہے ہیں اور خلیفہ نے ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ ہمیں اس جنگ کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک خاتون کہتی ہیں کہ بہت سے لوگ اسلام کو برائی کے ساتھ جوڑتے ہیں لیکن آج مجھے پتا چلا کہ اسلام تو بالکل اس کے برعکس ہے۔ اسلام تو ایک ایسا مذہب ہے جو امن کو فروغ دیتا ہے۔ کہتی ہیں کہ میری عمر اتنی زیادہ نہیں اس لئے میں دوسری جنگ عظیم کے بارے میں تو زیادہ نہیں جانتی لیکن امام جماعت احمدیہ نے ہماری قوم کے ساتھ جس ہمدردی اور پیار کا اظہار کیا ہے اس کو سراہتی ہوں۔

پھر ایک جاپانی دوست کہتے ہیں کہ آج جماعت کے خلیفہ کے خطاب میں ہم سب کے لئے ایک نہایت اہم پیغام تھا اور پیغام یہ تھا کہ اس دَور میں جو اسلحہ اور بم ہیں وہ گزشتہ دَور کی نسبت کہیں زیادہ خطرناک اور مہلک ہیں۔ خلیفہ کا کہنا تھا کہ یہ وقت ایک دوسرے کو انگیخت کرنے کا نہیں بلکہ ایک دوسرے کے لئے محبت کے اظہار کا ہے اور یہ وقت یکجہتی پیدا کرنے کا ہے۔ خلیفہ نے بالخصوص ہم جاپانیوں کو ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ ہمیں علم ہے کہ جنگ کی تباہ کاریاں کیا ہوتی ہیں۔ خلیفہ نے کہا کہ جاپان کو چاہئے کہ وہ اپنی تاریخ سامنے رکھتے ہوئے ہر قسم کے فساد کی روک تھام کے لئے سب سے آگے کھڑا ہو۔

پھر اسی طرح ایک دوست نے اپنے جذبات کا، تاثرات کا اظہار (اس طرح) کیا کہ آپ جاپانیوں کو امن کی تعلیم اور اسلام کی سچائی کی طرف بلانے کے لئے آئے ہیں۔ عام طور پر ہمیں مسلمانوں سے ملنے کا اتنا اتفاق نہیں ہوتا لیکن مَیں اس بات پر فخر محسوس کر رہا ہوں کہ آج میں مسلمانوں کے ایک لیڈر سے ملا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ جنگ کب ہوگی۔ میں سمجھتا تھا کہ جنگ ہو کر رہے گی۔ لیکن اب میرا خیال ہے کہ ہم اس جنگ کو روک سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ہمیں خلیفہ کی باتوں پر عمل کرنا پڑے گا۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ کہنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہو رہی کہ اسلام کی سچی تعلیم جیسے خلیفہ پیش کر رہے ہیں یہ ہمارے ملک کے لئے بہتر ہے۔

ایک جرنلسٹ نے کہا کہ یہ پیغام دراصل امن کا پیغام ہے۔ آپ نے امن قائم کرنے اور جنگ روکنے کے لئے جاپان کو اپنا کردار ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہی وقت کی ضرورت ہے۔ میں اس بات کی بہت قدر کرتا ہوں کہ آپ ہمارا درد محسوس کرتے ہیں جو ایٹمی حملوں سے ہم نے سہا۔

ایک جاپانی مسلمان دوست اسماعیل ہیرانو (Hirano) صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں لیکن کسی مسلمان عالم کے منہ سے ایسی بات نہیں سنی۔ تاریخ ہو یا جنگ کی تباہ کاریاں آپ نے سب کچھ بیان کر دیا۔ میں قرآن پڑھتا ہوں لیکن اس کے باوجود میں وہ ساری باتیں نہیں جانتا جو آپ نے بیان کیں۔ پھر کہتا ہے کہ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ خلیفہ نے قرآن کریم کے حوالہ جات سے اسلامی تعلیم بیان کی اور یہ حوالہ جات ایسے ہی نہیں بلکہ حقائق پر مبنی تھے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ خلیفہ اسلام کی نمائندگی نہیں کر رہے بلکہ خلیفہ جماعت احمدیہ نے جو بھی بیان کیا وہ قرآن کریم کے حوالہ جات کے مطابق بیان کیا اور بتایا کہ اصل اسلام یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں اسلام کی اس قدر خوبصورت تفصیل نہیں جانی تھی۔ کہتے ہیں کہ پہلے کبھی تیسری عالمی جنگ کے بارے میں نہیں سوچا تھا لیکن اب مجھے احساس ہوا ہے کہ تیسری عالمی جنگ دنیا کے لئے واقعی ایک خطرہ ہے اور ایک مسلمان ہونے کے ناطے میں خلیفۃ المسیح کا شکرگزار ہوں۔

گاڑیاں بنانے والی ایک بڑی کمپنی کے صدر تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ کی ساری باتیں ساری دنیا کے لئے راہ عمل ہیں۔

پھر ایک دوست جو بزنس ایڈوائزر ہیں اور شاعر بھی ہیں۔ انہوں نے امن اور محبت کے بارے میں ایک کتاب لکھی تھی۔ تو مجھے بھی وہ ملے تھے۔ یہ کہنے لگے کہ جو کچھ میں نے کتاب میں لکھا تھا آپ نے آج اس پر مہر لگا دی ہے۔

اسی طرح بہت سارے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ تو ایک طرف تو ہمارا پیغام سننے والے یہ اظہار کرتے ہیں کہ اسلام حقیقت میں امن کا مذہب ہے اور دوسری طرف ہمارے یہاں کے بعض مغربی سیاستدان ہیں جو اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ اسلام کی تعلیم میں کوئی نہ کوئی شدت پسندی کی بات ہے جو مسلمان اسی وجہ سے شدت پسند ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ کتنے فیصد مسلمان ہیں جو ان شدت پسندوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اس قسم کی باتیں کر کے کہ اسلام کی تعلیم میں شدت پسندی ہے۔ یہ سیاستدان چاہے یہاں یوکے کے ہوں یا کہیں اور کے یہ لوگ امن پسند مسلمانوں کو بھی اپنے خلاف کر لیں گے اور پھر فساد پیدا ہوگا۔ اس لئے مغربی سیاستدانوں کو جن کے نظریات اسلام کے متعلق یہ ہیں کہ اس میں سختی ہے اور شدت پسندی ہے ان کو غور کرنا چاہئے اور بلا سوچے سمجھے بیانات جاری نہیں کرنے چاہئیں۔ اور وہ احمدی جن کے ان لوگوں سے تعلقات ہیں انہیں ان کو سمجھانا چاہئے کہ اس وقت دنیا کے لئے اور دنیا کے امن کے لئے حکمت اور دانائی سے بات کرنا ضروری ہے۔ اس لئے ایسے بیانات نہ دیں جس سے دنیا میں فساد پھیلے۔ اللہ کرے کہ ان لوگوں کو عقل بھی آ جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کے افتتاح اور دورے کے، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، بڑے مثبت نتائج ظاہر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جاپان کی جماعت کو بھی توفیق دے کہ وہ اس مسجد کی وجہ سے جو وسیع تعارف ہوا ہے اس کو مزید پھیلاتے چلے جائیں اور جاپانیوں کو جماعت احمدیہ سے جو توقعات ہیں وہ ان پر پورا اترنے کی کوشش بھی کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق وہاں احمدیت کا پیغام بھی جلد سے جلد پھیلانے کی کوشش کریں۔

مولویوں کے جو کینے اور بغض ہیں جیسا کہ میں نے بیان بھی کیا ان کے اظہار پاکستان میں تو وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ جماعت کی ترقی دیکھ کر ان کی حسد کی آگ بھڑکتی رہتی ہے۔

یہاں یہ بھی بیان کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دنوں پاکستان میں ایک ظالمانہ اور بڑا بہیمانہ اظہار ان مولویوں کی طرف سے اور شدت پسندوں کی طرف سے جہلم میں بھی ہوا جہاں احمدی مالکان جو چِپ بورڈ فیکٹری کے تھے ان کی فیکٹری کو آگ لگا دی گئی اور کوشش ان کی یہ تھی کہ جو احمدی ورکر ہیں اور مالکان ہیں ان کو بھی اندر زندہ جلایا جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس میں یہ کامیاب نہیں ہو سکے لیکن بہرحال مالی نقصان تو ہوا۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ اس طرح یہ احمدیت کو ختم کر سکتے ہیں۔ احمدیوں کے جذبہ ایمانی کو چھین سکتے ہیں۔ ان کو احمدیت سے دور کر سکتے ہیں۔ ان آگیں لگانے والوں کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بتا دیا ہے کہ اگر یہ لوگ توبہ نہیں کریں گے تو ان کے لئے جہنم کی آگ اور آگ کا عذاب مقدّر رہے۔

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے تو ان کڑے حالات میں جب ایسے سخت حالات ہوں ان کا ایمان کم ہونے یا ختم ہونے کی بجائے بڑھتا ہے۔ 74ء میں بھی ان لوگوں نے آگیں لگائیں اور احمدیوں کو ابتلاء میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن آگیں لگانے والوں اور احمدیوں کو ابتلاء میں ڈالنے والوں کی کوئی بھی خواہشات پوری نہیں ہو سکیں۔ ہم نے دیکھا کہ جو ان کے دلوں میں تھا وہ ان کے دلوں کی حسرتیں رہ گئیں۔ احمدیوں کو کشکول پکڑوانے والوں کو ہم نے بھیک مانگتے دیکھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا سلوک جماعت سے ہوتا ہے۔ پس یہ ابتلا ہمارے ایمانوں کو ہلانے والے نہیں بلکہ مضبوط کرنے والے ہیں۔ مالی نقصان اگر ہوا تو خدا تعالیٰ پورا کر دیتا ہے۔ یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں۔ بیشمار احمدی ہیں جو ان ابتلاؤں میں گزرے اور پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا۔ اگر ان مالکان کا نقصان ہوا تو یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہو جائے گا۔ یہ فیکٹری جو چِپ بورڈ فیکٹری تھی یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے بیٹے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی تھی اور ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد اس کی مالک تھی۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح ایسے نقصانات پر ایک مومن کا اظہار ہونا چاہئے وہ اظہار ان لوگوں نے کیا اور شکر کے کلمات ہی ان کے منہ سے نکلتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے احمدی کارکنان کی جان مال کو بھی محفوظ رکھا اور انہیں بھی بچایا اور عورتوں اور بچوں کو بھی بچایا۔ ان کی عزتیں بھی محفوظ رکھیں۔ مرزا نصیر احمد طارق جو مرزا منیر احمد صاحب کے بڑے بیٹے ہیں اس فیکٹری کے سربراہ تھے۔ وہیں اس کے اندر ہی رہتے تھے۔ اسی طرح ان کا بیٹا بھی جو فیکٹری میں کام کرتا ہے اس کا گھر بھی فیکٹری کے اندر تھا۔ بیٹا تو حملہ آوروں کے آنے سے ایک گھنٹہ پہلے اپنی بیوی کے علاج کے سلسلے میں لاہور کے لئے نکل گیا تھا اس لئے وہ وہاں موجود نہیں تھا لیکن مرزا نصیر احمد صاحب اور ان کی بیوی گھر پر تھے۔ جب بلوائیوں نے گھیراؤ اور جلاؤ کا سلسلہ شروع کیا تو ان کے گھر پر بھی حملہ کر دیا اور گھروں

کے دروازے کھڑکیاں توڑ کر اندر آ گئے۔ اردگرد آگ لگا دی لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے بچانا تھا۔ اس موقع پر اس وقت پولیس پہنچ گئی جس نے ان حملہ آوروں کو تو نہیں روکا لیکن بہرحال ان کو کسی طریقے سے پچھلے دروازوں سے گھر سے نکال دیا اور پھر فیکٹری کی چار دیواری سے باہر نکال کر جنگل میں کافی دیر یہ لوگ چلتے رہے اور ایک جگہ پہنچ کر پھر سواری ملی جہاں سے یہ محفوظ جگہ پہنچے۔ اسی طرح بہت سارے احمدی ورکر بھی جو تھے وہ بھی ادھر ادھر جنگل میں چھپتے رہے۔ ان کو بھی کسی طرح ڈھونڈ کر بعد میں خدام نے محفوظ مقامات پر پہنچایا۔ ان کے گیٹ کے ایک سیکیورٹی انچارج تھے۔ قمر احمد ان کا نام ہے۔ ان کو پولیس نے گرفتار بھی کرلیا۔ وہ جیل میں ہیں۔ ان پر دفعہ بھی بڑی سخت لگائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کا بھی سامان فرمائے اور منصفوں کو بھی توفیق دے کہ وہ انصاف کرنے والے ہوں۔ اسی طرح مرزا نصیر احمد کو بھی پولیس نے ایک طرح سے house arrest کیا ہوا تھا اور بعد میں مچلکہ بھروا کر کہ کہیں نہیں جاؤں گا اور جب پولیس آئے گی تو میں آ جاؤں گا۔ پھر پولیس کا پہرہ ان سے ہٹایا گیا۔ گویا کہ حملہ آوروں کو تو کھلی چھٹی دی گئی اور جن پر حملہ ہوا وہ سارے مجرم بن گئے۔ مرزا نصیر احمد صاحب امیر ضلع جہلم بھی ہیں۔ جس طرح حملہ ہوا اس سے لگتا ہے کہ یہ پہلے پلان تھا کیونکہ امیر ہونے کی حیثیت سے بعض ایسے exposure بھی ہوتے ہیں، کام کروانے ہوتے ہیں جو انہوں نے کروائے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہم امیر کو پکڑ لیں تو باقی سب احمدی خود بخود شاید دوڑ جائیں۔ بہرحال یہ ان کا پلان پہلے سے تھا۔ فیکٹری کے اندر تو کسی کو پتا نہیں چلا کہ کیا ہو رہا ہے اور ان کو تو وہاں سے جان بچا کر بھاگنا اور نکلنا بھی مشکل ہو گیا لیکن حملہ آوروں نے بلڈوزروں کا انتظام بھی کر لیا۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی اکٹھے کر لئے۔ آگ لگانے کا سامان بھی لے آئے اور کافی دیر تک وہاں جمع ہوتے رہے۔ لیکن پولیس نہیں آئی اور پولیس آئی بھی یا قانون نافذ کرنے والے دوسرے ادارے بھی آئے تو بہت دیر سے جب آگ لگ چکی تھی۔ بہرحال یہ بھی ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے ایک دو لوگوں کو بشمول مالک کے پولیس نے نکلوایا اور بلوائیوں سے بچا کر لے گئے۔

مرزا نصیر احمد صاحب کی بہو نے مجھے لکھا ہے اور ان کی یہ بہو بھی وہیں فیکٹری میں رہتی تھیں۔ کہتی ہیں کہ قمر صاحب جن پر یہ مقدمہ چلایا گیا ہے اور توہین قرآن کی دفعہ لگائی گئی ہے مَیں ان کی اہلیہ کو ملنے گئی تو حیران رہ گئی کہ قمر صاحب کی اہلیہ اس طرح مسکرا کر مل رہی تھیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں حالانکہ ان کے خاوند پر جیسا کہ میں نے کہا بڑی سخت دفعہ لگی ہوئی ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کے حوصلہ اور صبر کو بڑھائے اور دشمنوں کو بھی کیفر کردار تک پہنچائے۔

مرزا نصیر احمد صاحب کی اہلیہ اور بہو اور ان کے بچوں نے بھی جو صبر اور شکر کا اظہار کیا ہے وہ بھی قابل قدر ہے۔ مجھے فکر تھی کہ ایسے حالات میں ان میں سے کسی کے منہ سے کوئی ناشکری کا کلمہ نہ نکل جائے لیکن ان کی بہو کے خط سے، بیٹے کے خط سے اور مرزا نصیر احمد صاحب سے میں نے خود بھی بات کی اور اسی طرح ان کے مختلف قریبیوں اور عزیزوں کے خطوط جو مجھے ملے ہیں ان سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور کامل رضا کا اظہار کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خونی رشتہ ہونے کا بھی اس صبر اور شکر کے ادا کرنے سے نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ مال تو آنی جانی چیز ہے جیسا کہ مَیں نے کہا جس خدا نے پہلے دیا تھا وہ اب بھی دے گا اور انشاء اللہ بڑھ کے دے سکتا ہے اور بڑھ کے دے گا۔

اللہ تعالیٰ جھوٹے مقدمات سے بھی ان سب کو بری کرے اور خاص طور پر قمر صاحب کو جو سیکیورٹی گیٹ کے انچارج تھے جن پر توہین قرآن کی جیسا کہ میں نے کہا بڑی سخت دفعہ لگائی گئی ہے۔ حالانکہ سب سے زیادہ قرآن کریم کی عزت و تکریم کا اگر کسی کو احساس ہے تو وہ احمدی کو ہے۔

بہرحال ایک لحاظ سے خوش آئند بات بھی ہے کہ اس دفعہ پاکستان میں یہ تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے کہ بعض غیر از جماعت نے بھی اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی ہے اور ایک ٹی وی پروگرام ہوا جس میں وہاں کے ڈی پی او اور سیاستدانوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ انصاف کریں گے اور مجرموں کو پکڑیں گے۔ پروگرام کرنے والوں نے بھی جو کمپیئر تھا یا جو پروگرام کنڈکٹ (conduct) کر رہا تھا اس نے بھی اس ظلم کے خلاف کھل کر بات کی ہے۔

اسی طرح اس فیکٹری کو آگ لگانے کے بعد انہوں نے ہماری دو چھوٹی جماعتیں کالا گوجراں اور محمود آباد ہیں وہاں بھی مسجدوں پر حملہ کیا۔ ایک مسجد تو سِیل کر دی گئی ہے۔ پہلے مولویوں نے مسجد پہ حملہ کیا پھر مسجد کی صفیں اور سامان باہر نکال کے اس کو آگ لگائی اور پھر اس کے بعد دھویا اور جا کر وہاں نماز پڑھی۔ لیکن بہرحال بعد میں پولیس نے یا ایلیٹ فورس نے ان کو باہر نکال دیا اور وہاں تالا لگا دیا۔ فی الحال ان کے قبضہ میں نہیں ہے۔ لیکن بہرحال یہ دو جماعتیں جو ہیں یہ بھی کافی خطرے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس علاقے کے سب احمدیوں کو وہاں محفوظ رکھے۔ اللہ کرے کہ پاکستان میں بھی انصاف قائم ہو اور ان مزدوروں کو بھی جو وہاں فیکٹری میں کام کرتے تھے جن کا روزگار اب ختم ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ بہتر روزگار کے سامان مہیا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

بقیہ رپورٹ دورۂ جرمنی از صفحہ نمبر 2

ممبر آف پارلیمنٹ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ان کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ وقت نکال کر آئیں اور یہ سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ انہیں مسجد کے مقاصد کا پتا ہے جس کا انہوں نے اپنے خطاب میں اظہار کیا۔ جو بات میں نے کہنی تھی، کچھ باتیں میں نے مسجد کے بارہ میں کہیں لیکن اس سے بڑھ کر انہوں نے مسجد کے بارہ میں باتیں کہیں اور اس کے مختلف مقاصد بیان کر دیئے۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے کہ ان کا ہماری جماعت سے ایک تعلق بھی ہے اور ہماری تعلیم کو وہ سمجھتی بھی ہیں اور اس کا اظہار کھل کر کرنے والی ہیں، خوفزدہ ہونے والی نہیں ہیں۔ اور یہی چیز ہے جو انسان کی بڑائی ظاہر کرتی ہے۔ اور یہی چیز ہے جو اگر ہر ایک میں پیدا ہو جائے تو اس ماحول میں محبت اور پیار کی فضا قائم ہوتی ہے۔ بنیادی حقوق کی ادائیگی کا بھی انہوں نے ذکر کیا اور برداشت کا بھی انہوں نے ذکر کیا۔ تو یہ دونوں انتہائی بنیادی چیزیں ہیں۔ اگر برداشت ہو تو معاشرہ میں امن قائم رہ سکتا ہے۔ اگر بنیادی حقوق کی ادائیگی ہو تو معاشرہ میں امن قائم رہ سکتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہ سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض مسلمانوں کے عمل شائد ایسے نہ ہوں کیونکہ ہر ایک ایک جیسا نہیں ہوتا لیکن جماعت احمدیہ اس تعلیم پر عمل کرتی ہے جو ہمیں ہماری مقدس کتاب قرآن کریم میں بتائی گئی ہے اور اس کا خلاصہ یہی نکلتا ہے کہ تم اپنے حق لینے کی بجائے دوسرے کا حق دینے کی کوشش کرو۔ دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرو۔ بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود اور مہدی موعود مانتے ہیں انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ میں دو حقوق کو قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ ایک خدا تعالیٰ کا حق کہ اس کی عبادت کرو اور اس کے آگے جھکو، اس کی باتوں کو مانو۔ دوسرے بندوں کے حقوق کہ دوسروں کو ان کے حقوق دینے کی کوشش کرو کیونکہ اسی سے امن اور سلامتی اور بھائی چارہ کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ پس یہ دو مقاصد ہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لئے ہم مساجد بھی بناتے ہیں کیونکہ مساجد جہاں عبادت کی طرف توجہ دلاتی ہیں وہاں لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔ مساجد میں ہم یہ پلاننگ بھی کرتے ہیں کہ کس طرح اپنے معاشرہ میں اپنے ہمسایوں کے حق ادا کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میئر صاحب کا بھی میں آخر میں دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے یہاں آنے کا مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہوئے باوجود اس کے کہ بہت سارے جرمن مہمان یہاں تشریف رکھتے ہیں اور جرمن جانتے ہیں انہوں نے اس زبان میں تقریر کی جو میں سمجھ سکتا تھا۔ لیکن میں ساتھ ہی ان سے معذرت بھی کرتا ہوں کہ میں اس زبان میں تقریر نہیں کر رہا جو ان کو سمجھ آتی ہو اور امید ہے وہ مجھے اس بات پہ معاف بھی کر دیں گے۔ بہرحال میئر صاحب نے بھی یہاں احمدیوں کی بہت ساری خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ خصوصیات احمدیوں میں ہمیشہ قائم رہیں اور بڑھتی رہیں اور مسجد کی دیواریں جوں جوں اٹھیں یا مسجد کا Structure جس طرح تیار ہوتا جائے یہاں رہنے والے احمدیوں کے خلوص اور وفا اور ہمسایوں سے تعلق میں اس طرح ہی اضافہ ہوتا رہے اور جب مسجد بن جائے تو سوائے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے یہاں کچھ نظر نہ آئے اور نہ صرف نظر نہ آئے بلکہ ہر احمدی حقیقی طور پر اللہ کا حق ادا کرنے والا بھی ہو اور بندوں کا حق ادا کرنے والا بھی ہو اور اس میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امیر صاحب نے اپنی تقریر میں ذکر کیا کہ اس مسجد کا ٹوٹل ایریا ایسا ہے کہ اگر ایک گھر کی حیثیت سے دیکھا جائے تو اس میں ایک یا دو فیملیاں رہ سکتی ہوں لیکن یہاں تو جماعت نے آنا ہے اور مسجد میں آ کر ایک خدا کی عبادت کرنی ہے تا کہ خدا تعالیٰ کا حق ادا ہو اور پھر مسجد میں آ کر بندوں کے حق بھی ادا کرنے ہیں۔ اپنے دلوں کو بھی آپ نے کھولنا ہے۔ عموماً گھروں میں ایک کمرہ میں ایک یا دو لوگ رہتے ہیں لیکن اگر دل کھلا ہو، حوصلہ ہو تو پھر اگر کوئی مہمان آ جائے تو اس کو بھی ٹھہرا لیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے بھی حالات ہوتے ہیں کہ ایک کمرہ میں جہاں دو آدمیوں کے لئے سونے کی گنجائش ہو وہاں دس دس آدمی بھی رہتے ہیں۔ ہماری مسجد تو بنائی اس لئے گئی ہے کہ یہاں آ کر عبادت کرنے والوں کو کھلے دل سے خوش آمدید کہا جائے اور یہاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سمیٹنے کی کوشش کی جائے۔ پس یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب ہر مسجد میں آنے والا اس سوچ کے ساتھ آئے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی صفات کو اپنانا ہے اور بندوں کا حق ادا کرنا ہے اور جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم بندوں کے حق ادا کریں اس کے لئے پوری کوشش کرنی ہے۔ پس اس بات کا جب احمدی خیال رکھیں گے اور مسجد بننے کے ساتھ اس کا مزید اظہار ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو مزید پتا لگے گا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد پیار، محبت اور بھائی چارہ کو پھیلانے والے ہیں اور یہی ہماری تعلیم ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ مقصد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ ہر طرح اس مسجد کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ شکریہ۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بجکر 30 منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے جہاں مسجد مبارک کا سنگِ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی نے دوسری اینٹ رکھی۔ پھر بعد ازاں علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1۔ مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت جرمنی
2۔ میئر Herbert Muller صاحب
3۔ ممبر نیشنل پارلیمنٹ Bettina Muller صاحبہ
4۔ عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر
5۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی
6۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال
7۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری
8۔ مکرم مقصود احمد علوی صاحب ریجنل معلم سلسلہ

9۔مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی
10۔مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
11۔مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ صدر مجلس لجنہ اماء اللہ جرمنی

12۔مکرم راجہ محمد یوسف صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امورِ خارجہ
13۔مکرم مظفر احمد ظفر صاحب ریجنل امیر
14۔مکرم طاہر احمد صاحب صدر جماعت Florstadt
15۔مکرم کاشف عزیز صاحب سیکرٹری مال Florstadt
16۔مکرم ادریس احمد صاحب زعیم انصار اللہ Florstadt
17۔مکرم ارسلان صادق صاحب قائد مجلس Florstadt
18۔مکرمہ بشریٰ انعام صاحبہ صدر لجنہ Florstadt
19۔عزیزہ مدیحہ عزیز احمد واقفۂ نو
20۔عزیزم محمد انور واقفِ نو
21۔مکرم مبارک احمد جمیل صاحب

سنگ بنیاد کی تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تمام مہمانوں کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

آج کی اس تقریب میں 180 کے لگ بھگ مہمان شامل ہوئے جن میں ممبر آف پارلیمنٹ Bettina Muller صاحبہ، شہر Florstadt کے میئر Herbert Muller صاحب، شہر Nidda کے میئر Hans-Peter Seum، سٹی کونسل کے ممبران، سکول کے پرنسپلز، سیاستدان، اساتذہ، پولیس چیف، ڈاکٹرز، طلباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

دوپہر کے کھانے کے بعد مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آکر شرفِ ملاقات پاتے رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔

ممبر نیشنل پارلیمنٹ اور میئر Herbert Unger نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ مہمانوں سے ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لائے۔ مقامی جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ اس دوران بچے ایک طرف قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ان بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اب یہاں سے روانگی کا وقت قریب آ رہا تھا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روانگی سے قبل کچھ دیر کے لئے احباب جماعت کے درمیان رونق افروز رہے۔

ایک بجکر 45 منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور قریباً 35 منٹ کے سفر کے بعد دو بجکر بیس منٹ پر بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

....

نماز جنازہ حاضر و غائب

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر عبدالغنی قیصر صاحب صدر جماعت Mannheim کی نماز جنازہ حاضر اور دو مرحومین مکرم محمد ناصر صاحب (معلم سلسلہ احمد آباد۔ صوبہ گجرات انڈیا) اور مکرم شیخ سعید احمد صاحب آف تخت ہزارہ حال جماعت Hanau جرمنی کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

۞...... ڈاکٹر عبدالغنی قیصر صاحب نے 13؍اکتوبر 2015ء کو 57 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم 1989ء میں اپنی اہلیہ کے ساتھ جرمنی آئے تھے۔ غریب مریضوں کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ خلافت کے ساتھ پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں ہیں۔

۞...... مرحوم مکرم محمد ناصر صاحب نے 5؍اکتوبر 2015ء کو 39 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اگست 2001ء میں زندگی وقف کی اور جامعۃ المبشرین قادیان میں داخل ہوئے۔ 2004ء میں معلّم کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد صوبہ گجرات کی مختلف جماعتوں میں گیارہ سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والدہ، اہلیہ اور دو بیٹے ہیں۔

۞...... مرحوم شیخ سعید احمد صاحب نے 27؍ستمبر 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت شیخ پیر محمد صاحب صحابی آف تخت ہزارہ کے پوتے تھے۔ خلافت کی اطاعت اور وفاداری آپ کا شعار تھا۔ آپ کے ایک بیٹے منیر احمد منوّر صاحب آسٹریا میں مبلغ ہیں اور ایک پوتا کمال احمد صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور مبلغ سلسلہ ہیں۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن اور ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مختلف امور میں رہنمائی حاصل کی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 97 افراد اور 22 افراد نے انفرادی طور پر، اس طرح کُل 119 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز فرینکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی ستائیس جماعتوں سے آئی تھیں اور بعض فیملیز تو بڑے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ خاص طور پر ہمبرگ (Hamburg) سے آنے والی فیملیز ساڑھے پانچصد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئی تھیں۔

ان کے علاوہ پاکستان سے آنے والے دو افراد اور ملک شام (Syria) سے جرمنی آنے والی آٹھ احمدی فیملیز اور پانچ افراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

نماز جنازہ حاضر

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب (جماعت Russelsheim) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم نے 18 اکتوبر کو 69 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پائی۔ مرحوم کے والد مکرم میاں فضل دین صاحب درویش قادیان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ 1984ء میں جرمنی آئے تھے۔

....

اعلان نکاح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور تسمیہ اور خطبہ نکاح کی آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ نکاح اور شادی صرف ایک جوڑ نہیں ہے، ایک ملاپ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ہر انسان کو، مرد کو بھی اور عورت کو بھی اور لڑکے اور لڑکی کو بھی اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر انسان کو پتا ہو کہ ایک خاوند کی اپنی بیوی کے لئے کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان کو نہ ادا کرنے پر کتنا گناہ ہے تو شائد وہ کبھی شادی نہ کرے۔ پس لڑکوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ شادی ایک ذمہ داری ہے جو انہوں نے ادا کرنی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار نکاح کے خطبہ میں تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے اور پھر ان آیات میں سے جو آخری آیت تلاوت کی جاتی ہے اس میں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ اپنے کل کی طرف نظر رکھو۔ یہ دیکھو کہ تمہارے اپنے اعمال کیا ہیں۔ تم اگلے جہان میں ان کا صلہ کیا پاؤ گے۔ یہ زندگی تو ختم ہو جائے گی، اگلے جہان میں کیا پاؤ گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرے یہ کہ اپنی نسلوں کی ایسی تربیت کرو کہ وہ تمہاری کل کے لئے بابرکت ہوں۔ تمہارے لئے دعائیں کرنے والی ہوں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب لڑکا اور لڑکی، ماں اور باپ دونوں نیکیوں پر قائم ہوں، تقویٰ پر قائم ہوں، ایک دوسرے کی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ہوں اور پھر ان سے جو نیک اولاد پیدا ہو ان کی تربیت کرنے والے ہوں تا کہ اولاد آئندہ ان کے لئے دعا کرنے والی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

پس شادی کے موقع پر اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ لڑکی کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔ اپنے گھر کو چلانا، اپنے گھر کا خیال رکھنا اور بچوں کی تربیت کا خیال رکھنا لڑکی کی ذمہ داری ہے۔ اگر ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھی گئی ہے تو اس لئے کہ وہ نیک تربیت کرے اور بچوں کو جنت کا وارث بنائے اور اس لحاظ سے پھر خود بھی جنت میں جانے والی ہو گی۔ پس دونوں فریقین جب شادی کرتے ہیں تو اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ یہ ذمہ داری بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپس میں ایک دوسرے کی بھی ادا کرنی ہے اور پھر اس حوالہ سے اپنے بچوں کی بھی ادا کرنی ہے اور ان کو بھی خدا تعالیٰ سے جوڑ کر رکھنا ہے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا اور اس کی تعلیم پر چلنے والا بنانا ہے تا کہ آپ کی اولاد نیکیاں کمانے والی ہو اور اپنی عاقبت بھی سنوارنے والی ہو اور آپ کے لئے دعائیں کرنے والی بھی ہو۔ اللہ کرے کہ آج جو رشتے قائم ہو رہے ہیں یہ ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) عزیزہ رخشندہ گل بنت مکرم غلام سرور گل صاحب کا نکاح عزیزم محمود احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم الیاس احمد ملہی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(2) عزیزہ طوبیٰ احمد بنت مکرم امتیاز احمد صاحب کا نکاح عزیزم صادق احمد بٹ متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی ابن مکرم طارق احمد بٹ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(3) عزیزہ ندا رانجھا بنت مکرم عمیر سعید صاحب کا نکاح عزیزم عدنان احمد رانجھا متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی ابن مکرم اکرام اللہ رانجھا صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(4) عزیزہ مصباح جاوید بنت مکرم جاوید اقبال ظفر صاحب کا نکاح عزیزم اطہر احمد (واقفِ نو) ابن مکرم طاہر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(5) عزیزہ ٹریسا پال صاحبہ (نومبائعہ) بنت مکرم سیگفریڈ ایہرنفریڈ ہیلم صاحب کا نکاح عزیزم شافع احمد پال صاحب ابن مکرم منظور احمد پال صاحب کے ساتھ طے پایا۔

(6) عزیزہ عدن مختار ورک بنت مکرم مختار احمد صاحب کا نکاح عزیزم انصر احمد افضل صاحب ابن مکرم محمد افضل صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور ازراہِ شفقت فریقین کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

....

مسجد مبارک (Florstadt) کی تقریب سنگ بنیاد میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تأثرات

مسجد مبارک (Florstadt, Germany) کے سنگِ بنیاد کی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب نے گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمان اپنے دلی جذبات اور تاثرات کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

☆ **ایک خاتون Mrs Zinca صاحبہ اپنے خاوند Mark صاحب کے ساتھ اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ موصوفہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

آج کی تقریب میں مجھے ہر چیز بہت پسند آئی بالخصوص خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت شاندار تھا۔ میں اسلام کے بارہ میں بہت زیادہ تجسس رکھتی تھی اور آج مجھے سمجھ آئی ہے کہ اسلام صرف اچھائی کا ہی نام ہے۔

موصوفہ نے کہا: خلیفۃ المسیح کی یہ بات بھی بہت پسند آئی کہ ہمیں ایک دوسرے سے مل جل کر امن کے ساتھ رہنا چاہئے کیونکہ ہم سب ایک ہی خدا کی مخلوق ہیں۔ ان باتوں کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔

☆ **موصوفہ کے خاوند نے بتایا:** مجھے بھی بہت زیادہ تجسس تھا کہ آج آپ کے خلیفہ کس قسم کی باتیں کریں گے۔ لیکن خلیفۃ المسیح کی تقریر سن کر میں یہی کہوں گا کہ میں خلیفۃ المسیح کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ مجھے اب پتہ چل گیا ہے کہ مساجد تو امن کے گھر ہیں۔ بلکہ خلیفۃ المسیح نے اپنی تقریر میں جو بھی کہا وہ امن کے متعلق ہی تھا۔ خلیفۃ المسیح نے کہا کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے ڈرنے کی بجائے ایک دوسرے پر اعتماد کرنا چاہئے۔

موصوف نے بتایا: خلیفۃ المسیح کی یہ باتیں سن کر اب میرے اندر اس مسجد کے بارہ میں کسی قسم کا کوئی خوف باقی نہیں رہا۔

☆ **مسجد کے ہمسایہ میں رہنے والا ایک نوجوان Mr Jens بھی اس تقریب میں شامل ہوا۔ اُس نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** خلیفۃ المسیح کے منہ سے نکلے ہوئے ہر لفظ نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا۔ میں کئی پادریوں سے مل چکا ہوں لیکن ان پادریوں کے مقابلہ میں آپ کے خلیفہ نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا۔ خلیفۃ المسیح ایک کھلے ذہن کے مالک ہیں اور ہر قسم کے لوگوں کیلئے برداشت رکھتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف جن پادریوں سے میں ملا ہوں وہ قدرے شدت پسند ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں مذہب کو آپ کے خلیفہ جیسے لوگوں کی ضرورت ہے اور آپ کے خلیفہ کی طرف سے دیئے پیغام کی ضرورت ہے۔

موصوف نے کہا: میں یہاں آکر خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہوا ہوں۔ اب میرے دل میں صرف یہی ایک خوف ہے کہ ہر مسلمان آپ کے خلیفہ کی طرح کا نہیں ہے لیکن مجھے اتنا اطمینان ہو گیا ہے کہ احمدی بہرحال امن پسند لوگ ہیں۔

☆ **ایک دوست Gabby صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں دہریہ اور مذہب کا مخالف ہوں لیکن آپ کے خلیفہ نے آج یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کیلئے برداشت کا مادہ رکھتے ہیں۔ اور ان کے عمل سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ اسلام برداشت کا مذہب ہے۔ خلیفۃ المسیح کا پیغام تھا کہ ہمیں اپنے رنجشیں اور لڑائیاں ختم کر دینی چاہئیں۔ میں اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ خلیفۃ المسیح نے جو بھی باتیں بیان فرمائیں ان کی آج سخت ضرورت ہے۔

☆ **ایک اور جرمن دوست Wolfgang Pinder صاحب جو اس تقریب میں شامل ہوئے انہوں نے کہا:** میں آپ کے خلیفہ کے متعلق صرف اتنا ہی کہوں گا کہ آپ بہت فراست رکھنے والی شخصیت ہیں۔ مجھے ان باتوں میں سے کسی ایک لفظ پر بھی اعتراض نہیں ہے۔ آپ کے خلیفہ ایک کھلی کتاب کی طرح ہیں اور یہی خوبی آپ کی جماعت کی ہے۔

☆ **ایک خاتون کونسلر Mrs Silka Susanne صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:** آپ کے خلیفہ کا خطاب اپنے اندر جدّت کے پہلو رکھتا تھا۔ خلیفۃ المسیح بہت کھلے دل کی شخصیت ہیں۔ میں ان کی ہر بات سے اتفاق کروں گی۔ مگر اب ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ لوگ خلیفۃ المسیح کی باتوں پر عمل بھی کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم صرف اسی صورت میں ترقی کر سکتے ہیں کہ ہم خلیفۃ المسیح کی ہدایات پر عمل پیرا ہو جائیں۔

☆ **ایک خاتون Miss Rosen Connie صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے:** خلیفۃ المسیح نے جو باتیں بیان کیں ان کی سخت ضرورت تھی۔ آج دنیا تقسیم کا شکار ہے لیکن خلیفۃ المسیح کا پیغام ایسا تھا جو ہم سب کو متحد کر سکتا ہے۔ صرف مسلمانوں کو ہی خلیفۃ المسیح کی باتیں نہیں سننی چاہئیں بلکہ عیسائیوں، یہودیوں اور تمام لوگوں کو آپ کی باتوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

موصوفہ نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میرا اسلام کے بارہ میں منفی نظریہ تبدیل ہو کر مثبت ہو گیا ہے۔

☆ **ایک دوست Lars Fauslseit صاحب نے بیان کیا:** خلیفۃ المسیح کو دیکھ کر اور آپ کی باتیں سن کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ کو صرف دیکھ لینے سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ آپ ایک سچے انسان ہیں۔ آپ کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات سچ تھی۔ میرے لئے یہ نہایت حیرت انگیز اور متاثر کن تجربہ تھا۔

☆ **ایک جرمن دوست Bjorn Born نے بیان کیا:** خلیفۃ المسیح نے جو باتیں بھی بیان کیں وہ میرے لئے نئی تھیں۔ آپ نے نہایت آسان زبان میں یہ باتیں بیان کیں تا کہ ہر ایک کو آپ کا پیغام سمجھ آجائے۔ مجھے خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر پتہ چل گیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔

☆ **ایک خاتون Melina Krull صاحبہ نے کہا:** خلیفۃ المسیح نے بڑی تفصیل کے ساتھ اسلام اور امن کے بارہ میں سمجھایا۔ خلیفہ کے خطاب میں بہت ہی خوبصورت نکات بیان کئے گئے اور بنیادی بات یہی تھی ہم سب ایک ہی خدا پر یقین رکھتے ہیں اور تمام مذاہب کے درمیان بعض مشترک چیزیں بھی ہیں۔ یقیناً خلیفۃ المسیح انسانیت کو متحد کرنے کیلئے کام کر رہے ہیں۔

☆ **ایک دوست Jorg Pffanof صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بے انتہا لطف اندوز ہوا۔ ایک چیز جس کا مجھے آج احساس ہوا وہ یہ ہے کہ مسلمان بھی ہمارے جیسے لوگ ہیں۔ جس طرح ہم انسان ہیں اسی طرح مسلمان بھی انسان ہیں۔ جس طرح ہم شریف ہیں اسی طرح مسلمان بھی شریف ہیں۔

خلیفۃ المسیح کی موجودگی کا ایک عجیب احساس تھا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے میں پوپ یا چانسلر Merkel سے مل رہا ہوں۔

☆ **ایک صحافی Stefan بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف نے کہا:** خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت متاثر کن تھا۔ خلیفہ کی شخصیت میں ایک خاص قسم کا رعب ہے۔ میں نے خلیفہ کے ہر لفظ کو نوٹ کیا ہے اور اب اس کے متعلق لکھوں گا۔ ان کے خطاب کی بنیادی بات یہی تھی کہ ہم سب کو مل کر باہمی امن اور رواداری کے لئے کام کرنا چاہئے۔

موصوف نے کہا: مجھے آج پتہ چلا ہے کہ اسلام کیا چیز ہے۔ اور اسلام کے اندر مسجد کا کیا تصور ہے۔

☆ **ایک دوست Mr Wilkaning صاحب نے بیان کیا:** میں کئی سالوں سے آپ کے خلیفہ جیسی شخصیت کی تلاش میں تھا بلکہ میرے اندر اس طرح کی پُرامن شخصیت کو پانے کیلئے ایک خاص تڑپ تھی۔ اور آج مجھے وہ شخص مل گیا جس کی مجھے تلاش تھی۔ میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میری آج اتنی عظیم شخصیت سے ملاقات ہوگی۔ خلیفۃ المسیح نے پیغام دیا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا ہوگا اور یہ پیغام دنیا کے ہر کونہ تک پہنچنا چاہئے۔

☆ **ایک اور جرمن دوست Lars صاحب جنہوں نے دو ہفتہ قبل اسلام قبول کیا تھا وہ اس تقریب میں شامل تھے۔ موصوف کہنے لگے:** میں نے دو ہفتہ پہلے ہی اسلام قبول کیا تھا اور خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت حیرت انگیز تھا۔ میں خلیفۃ المسیح کی باتوں پر مزید غور کروں گا۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ ہمیں اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہئے۔ میرے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے میری فیملی میرے خلاف ہو گئی ہے۔ لیکن جس طرح خلیفۃ المسیح نے کہا ہے کہ ہمیں اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کرنا چاہئے اس لئے میں اپنی فیملی کیلئے مزید نرم دل ہو جاؤں گا۔ خلیفۃ المسیح نے یہ بات واضح کر دی کہ ہم سب ایک ہی خدا کی مخلوق ہیں۔ میں یہ دن کبھی نہیں بھول پاؤں گا۔

☆ **ایک میاں بیوی وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور پردہ کے متعلق بحث کرنے لگے۔ عورت نے پوچھا کہ** یہاں عورتیں کیوں نہیں ہیں۔ جب انہوں نے حضور کا خطاب سنا اور مزید انہیں پردہ کی روح بتائی گئی تو انہوں نے کہا کہ مغرب میں عورت کی آزادی صرف سطحی طور پر ہے۔ یہ صحیح آزادی نہیں۔ جو آپ نے پردہ کا concecpt سمجھایا ہے اس میں عورت کی شان ہے۔

اسی عورت نے کہا کہ حضور کی تقریر کے بعد ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کہ مکمل امن ہو۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطاب کے بعد ایک مہمان مرد نے کہا کہ** میں یہاں آکر بہت خوش ہوں۔ عیسائیت تو مردہ مذہب ہے۔ صرف اوپر اوپر سے باتیں ہیں اور کوئی روح نہیں۔ لیکن یہاں تو مجھے زندہ مذہب نظر آیا ہے۔

☆ **جب حضور انور اپنے خطاب میں اس بات کا ذکر فرما رہے تھے کہ** افریقہ میں تو پینے کا پانی بھی موجود نہیں اور وہاں جماعت کس طرح خدمت کر رہی ہے تو ایک عورت اپنے سات آٹھ سالہ بیٹے کے کان میں کہنے لگی کہ پانی کو ضائع بالکل نہیں کرنا چاہئے۔ وہ اپنے باقی بچوں کی طرف دیکھ کر بھی انگلی کے اشارے سے حضور کی طرف دکھانے لگی کہ ان کی باتیں سنو۔

☆ **ایک پچاس سالہ عیسائی جرمن جسے پہلے جماعت کا تعارف نہ تھا پروگرام میں آیا ہوا تھا۔ خطاب کے بعد کہنے لگا** کہ مجھے امن اور محبت کی فضا محسوس ہوئی ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کے خطاب میں جو محبت کا concept پیش کیا گیا ہے میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس نے کہا کہ مجھے ایک ایسے شخص کی تلاش تھی جس میں میں عملی طور پر وہ صفات دیکھ لوں جنہیں میں اپنا مذہب سمجھتا ہوں۔ چنانچہ مجھے آج وہ شخص مل گیا ہے اور وہ آپ کے خلیفہ ہیں۔ یہی شخص کہنے لگا کہ آپ کے خلیفہ ایک ایسے انسان ہیں جن کے اندر طاقت ہے کہ وہ ساری انسانیت کو امن، محبت اور ہم آہنگی کے جھنڈے تلے جمع کر دیں۔ اس نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا ایڈریس لیا اور کہا میں حضورِ انور کو خط لکھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا کہ میں یہ خط خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر لفافے میں ڈال کر Post کرنا چاہتا ہوں۔

☆ **کیمرون سے ایک افریقی خاندان آیا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ** آپ لوگوں کا مہمانوں سے سلوک کیمرون کے رہنے والے مسلمانوں سے مختلف ہے۔ آپ واقعی مہمان نوازی کرتے ہیں۔

☆ **ایک مقامی سیاستدان نے کہا کہ** خلیفہ کا ہمارے ضلع میں بار بار آنا ہمارے لئے باعثِ برکت ہے۔ ہمیں مسجد کے افتتاح کے موقع پر ان کو خوش آمدید کہہ کر خوشی ہوگی۔ (اس ضلع میں پہلے فرید برگ اور نیڈا کی مساجد کا سنگِ بنیاد اور افتتاح ہو چکا ہے۔)

☆ **ایک ایرانی مہمان نے کہا کہ** حضور بہت منکسر المزاج اور پیچھے رہنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص شخصیت ہیں۔ یہ ملاقات کے لئے سٹیج کے سامنے بھی آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میں کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن نہیں کہہ سکا۔ پھر حضور کے متعلق فارسی میں کہا: خوبصورت۔ نورصورت۔

☆ **ایک خاتون نے کہا کہ** آپ کی جماعت کی یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ بالکل شفاف، کھلے اور دوستانہ ہیں۔ خلیفہ بہت نرم مزاج نظر آتے ہیں۔

☆ **فلورسٹڈ شہر کے ایک ڈاکٹر نے اخبار میں مسجد کے سنگِ بنیاد کا پروگرام پڑھا کہ اس طرح شہر میں ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جا رہا ہے تو انہوں نے پیغام بھیجا کہ ہم میاں بیوی بھی اس پروگرام میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ہم بہت خوش ہیں کہ ہمارے اس شہر میں مسجد بن رہی ہے۔ چنانچہ یہ دونوں شامل ہوئے اور پروگرام کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے:** خلیفۃ المسیح جیسی پُرنور شخصیت میں نے پہلی دفعہ دیکھی ہے۔ بہت سادہ اور عام لوگوں میں گھل مل جاتے ہیں ورنہ آجکل بڑی بڑی مذہبی شخصیات تو کسی غریب کو اپنے قریب نہیں آنے دیتیں۔

☆ **شہر کے میئر Herbert Unger صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں خلیفۃ المسیح کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ خلیفہ نے میرے ساتھ بہت بے تکلفی سے گفتگو فرمائی۔ یقیناً خلیفۃ المسیح بہت نفیس اور پُرکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا کہ ہمارے چرچ کے بڑے لوگ اس طرح عام لوگوں کو بے تکلفی سے ملیں گے۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح وقت کی پابندی کرنے والے ہیں۔ یہ بات بھی ہمارے لئے حیرت کا باعث ہے۔ اتنا بڑا آدمی اور وقت کی اس حد تک پابندی کہ وقت سے پہلے ہی پروگرام میں تشریف لے آئے۔

☆ **ایک مہمان Peter Eickmann نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** آپ لوگوں نے جو ہمارا استقبال کیا اس سے ہی ہمارے دل کھل گئے ہیں۔ ہم بہت

خوش ہیں کہ آج ہم سنگ بنیاد کے اس موقع پر موجود تھے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ کی یہ مسجد تعمیر کے مراحل اور مکمل ہونے پر ہمیشہ امن کی جگہ رہے گی اور نسل پرستوں سے محفوظ رہے گی۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہمت اور طاقت دے۔

☆ **ایک جرمن دوست سے جب پوچھا گیا کہ آج آپ کے کیا تأثرات ہیں تو اس پر وہ کہنے لگے:** جو وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس پر میں کیا تبصرہ کرسکتا ہوں؟ یہی کہوں گا کہ خلیفۃ المسیح ایک خدا کا بندہ ہے اور آپ کا چہرہ بہت روشن اور پُرنور ہے۔

....

☆ **اس کے علاوہ مسجد مبارک (Florstadt) کے سنگِ بنیاد کے حوالہ سے تین اخبارات نے خبریں شائع کیں۔ ان اخبارات کی مجموعی اشاعت ایک لاکھ 70 ہزار سے زائد ہے۔**

☆ مسجد مبارک (Florstadt) کے سنگِ بنیاد کی تقریب کے حوالہ سے جرمنی کے سب سے بڑے روزنامہ Bild کے دو علاقائی ایڈیشنوں میں خبر شائع ہوئی۔

☆ **ایک اور ریجنل اخبار Kreis-Anzeiger نے بھی مسجد مبارک کے سنگِ بنیاد کے حوالہ سے ایک مرتبہ تقریب کے منعقد ہونے سے دو دن پہلے خبر نشر کی اور دوسری تفصیلی خبر دی جس میں اخبار نے لکھا:** خلیفہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ احمدیہ جماعت 100 سال سے محبت اور ہم آہنگی کا درس دے رہی ہے۔ انتظامیہ نے یہاں مسجد کی اجازت اسی لئے دی ہے کہ وہ جماعت کی تعلیمات سے اچھی طرح واقف تھے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات پراپیگنڈہ نہیں ہیں۔ سچائی اور ہمسایوں کے ساتھ تعلقات بھی اس جماعت کی تعلیمات کا حصہ ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ: احمدی اپنے حقوق کا سخت مطالبہ نہیں کرتے بلکہ خدا کے احکام کے علاوہ دوسروں کے حقوق کا خیال بھی رکھتے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ وہاں کے لوکل ریڈیو HR4 نے مسجد مبارک کے سنگِ بنیاد کے حوالہ سے خبر نشر کی۔

مجموعی تعداد: اس طرح مجموعی طور پر مسجد صادق اور مسجد مبارک کے سنگِ بنیاد کے حوالہ سے اخباروں کی کل اشاعت 4 لاکھ 90 ہزار سے زائد بنتی ہے۔

اس کے علاوہ جن ٹی وی اور ریڈیو چینلز نے خبریں نشر کیں ان کو دیکھنے والوں اور سننے والوں کی تعداد کئی ملینز بتائی جاتی ہے۔

....

19/اکتوبر 2015ء بروز سوموار

....

صبح چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانگی تھی۔ فرنکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احبابِ جماعت مرد و خواتین، بچے، بوڑھے ایک بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ ہاتھ ہلاتے ہوئے اور تمام احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

بعد ازاں قافلہ اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

فرانکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک کا سفر چھ سو کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ملک بیلجیم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 280 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ملک بیلجیم میں داخل ہوئے اور بیلجیم میں مزید 160 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً تین بجے، پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹروے پر auzo نامی ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کیلئے قافلہ رُکا۔ جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کیلئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔

سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔

یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، نائب جنرل سیکرٹری مکرم جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب، اور مکرم صدر خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں چار بجکر دس منٹ پر یہاں سے روانگی ہوئی اور فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر جاری رہا اور ملک بیلجیم میں مزید نصف گھنٹہ کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیم کا بارڈر عبور کر کے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فاصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

پانچ بج کر پچاس منٹ پر چینل ٹنل (Channel Tunnel) آمد ہوئی۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کے لئے رخصت کر کے واپس فرنکفرٹ (جرمنی) کیلئے روانہ ہوئے۔

پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد سوا چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ (board) ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر چھ بجکر پچیس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

☆ مکرم امیر صاحب یو۔کے، مکرم مبلغ انچارج صاحب یو۔کے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکیورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

☆ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے سات بجے شام مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

......مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ یکم اکتوبر 2015ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرمہ شائستہ محمود صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد افضل محمود صاحب آف ہنسلو ساؤتھ۔ یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 27 ستمبر 2015ء کو چند ماہ بیمار رہنے کے بعد 40 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بہت نیک، ملنسار، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ لجنہ کے کاموں میں بہت فعال تھیں۔ آپ کے شوہر کا تعلق قادیان سے ہے اور آپ کے سسر واقف زندگی تھے۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک وقف نو بیٹا اور بوڑھے والدین یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم چوہدری محمد عاشق بھلر صاحب (رکھ شیخ کوٹ۔ لاہور) 13 اپریل 2015ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنی جماعت میں بطور سیکرٹری اصلاح و ارشاد، امور عامہ و صنعت و تجارت خدمت کی توفیق پائی۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ دیگر مالی تحریکات میں بخوشی حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے اور اپنے بھائیوں کی طرف سے اپنے حلقہ میں مسجد کے لئے نہ صرف زمین دی بلکہ اس کی تعمیر میں بھی بڑا حصہ ڈالا۔ غریبوں اور یتیموں اور بے سہارا گھرانوں کی ہر طرح مدد کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے اردگرد علاقہ میں اپنے حسن سلوک اور شرافت کی وجہ سے مشہور تھے۔

(2) مکرمہ شاہدہ مرید صاحبہ (بنت مکرم مرید احمد صاحب۔ ربوہ) 11 مارچ 2015ء کو 34 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو چار سال تک اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری وقف نو خدمت کی توفیق ملی اور نمائندہ دعوت الی اللہ بھی رہیں۔ فری میڈیکل کیمپ بھی لگایا کرتی تھیں، بہت دیندار اور خدمت کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرمہ صفیہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالقادر منگلا صاحب۔ ربوہ) 26 مئی 2015 کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مہمان نواز، صابر و شاکر، صفائی کا خیال رکھنے والی، مالی قربانی کا جذبہ رکھنے والی اور صدقہ و خیرات کرنے والی نیک خاتون تھیں۔

(4) مکرمہ مہوش زاہد صاحبہ (اہلیہ مکرم رانا زاہد احمد صاحب۔ ربوہ) 8 جون 2015ء کو 26 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعہ کے بعد اکتوبر 2013ء میں خود ہی بیعت کی۔ جماعت سے خاص محبت تھی۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ جماعتی پروگرام اور اجلاسات میں بخوبی حصہ لیتی تھیں۔ بچہ کی پیدائش کے بعد بہت زیادہ بیمار ہوگئیں اور بچہ تو ایک دن بعد ہی فوت ہوگیا۔ بیماری کی وجہ سے ان کی والدہ انہیں گاؤں لے گئیں جہاں اگلے روز ان کی وفات ہوگئی۔ آپ کے والدین نے آپ کا جسد خاکی نہ دیا اور غیر از جماعت مولوی سے نماز جنازہ پڑھوا کر وہیں تدفین کردی۔

(5) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری علم دین صاحب۔ ربوہ) یکم مارچ 2015ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو اپنے گاؤں نواں کوٹ میں ایک لمبا عرصہ امیر حلقہ، زعیم انصار اللہ اور صدر جماعت کے طور پر سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ ربوہ منتقل ہونے کے بعد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(6) مکرم ملک جمیل احمد خان صاحب (آف کراچی) 4 جنوری 2015ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ انتہائی مخلص داعی الی اللہ اور بہت دعا گو بزرگ تھے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ بطور صدر حلقہ اور زعیم اعلیٰ انصار اللہ مجلس ناظم آباد خدمت کی توفیق پائی۔

(7) مکرمہ تہمینہ ناصر محمود صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عبدالمجید باجوہ صاحب آف کراچی) آپ کچھ عرصہ قبل بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے حلقہ کی ایک فعال رکن تھیں جہاں آپ کو بطور سیکرٹری تحریک جدید خدمت کی توفیق ملی۔ مالی قربانی میں پیش پیش تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(8) مکرم شیخ محمد عثمان صاحب (آف کراچی) 8 اپریل 2015ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ جماعت کراچی میں بطور قاضی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ بہت مخلص اور نیک انسان تھے۔

(9) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ (سابق ہیڈ مسٹریس عائشہ سکول۔ سانگرہ) 8 مئی 2015ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم عرف بابا رنگ والا کی بیٹی تھیں۔ خلافت کے ساتھ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ مستحق طلباء و طالبات کی مالی معاونت کیا کرتی تھیں۔

(10) مکرمہ عظمیٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب۔ رحیم یار خان) 22 اگست 2015ء کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں 42 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازی، انتہائی منکسر المزاج، نرم خُو، بے غرض، مہمان نواز مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ رحیم یار خان کی صف اول کی فعال ممبر تھیں، لازمی چندہ جات اور تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ پڑوسیوں اور ضرورتمندوں کا خیال رکھنے کے علاوہ غریب بچوں کی پڑھائی کے سلسلہ میں امداد بھی کیا کرتی تھیں۔

(11) مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب (ابن مکرم مرزا عبدالمجید صاحب۔ شاد باغ لاہور) 21 اگست 2015ء کو بقضائے

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

اصحاب کہف کے بارہ میں
قرآن مجید کا لطیف انداز بیان

(قریب دوہزار سال کی تاریخ کا مختصر بیان۔ بزرگان جماعت کی تفسیر کی روشنی میں)

(سید میر محمود احمد ناصر)

سورۃ کہف کی ابتدا اور آخر میں شرک کی مذمت کی گئی ہے۔شروع سورۃ میں اس شرک کا ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ نے بیٹا بنالیا اور آخر سورۃ میں اس بات پر زور ہے کہ منکرین نے (خدا کے بجائے) خدا کے بندوں کو اپنا سہارا بنایا ہوا ہے اور ان کی ساری سرگرمیاں دنیا اور دنیا کی صنعت پر مرکوز ہیں۔گویا اس سورۃ کا خصوصی مضمون اس قوم سے تعلق رکھتا ہے جنہوں نے سب قوموں سے بڑھ کر یسوع کو خدا کا بیٹا قرار دیا اور پھر ان کی ساری کوششیں دنیاوی صنعتوں کے لئے ہیں۔معلوم ہوا کہ اس سورۃ میں جن اصحاب کہف کا ذکر ہے ان کا اس قوم سے تعلق ہے۔اور چونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جب تم دجّال کو دیکھو تو سورۃ کہف کی پہلی آیات پڑھو۔معلوم ہوا کہ خدا کے لئے بیٹا قرار دینے والے ہی دجال ہیں۔اور اس بیان میں واضح طور پر اصحاب کہف کے دو ادوار کا ذکر ہے۔پہلے تو ان جوانمردوں کی توحید کی خاطر جدوجہد اور قربانیوں کا ذکر ہے پھر ان کے بگاڑ کے ساتھ ان کی عالمگیر مادی ترقی اور فتوحات کا بیان ہے۔اور اس کے بعد ان کی اس عالمگیر ترقی اور فتوحات کے زوال کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

ابتدا میں جو شرک کی مذمت ہے وہ ان الفاظ میں ہے وَ یُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا۔مَا لَہُمۡ بِہٖ مِنۡ عِلۡمٍ وَّ لَا لِاٰبَآئِہِمۡ کَبُرَتۡ کَلِمَۃً تَخۡرُجُ مِنۡ اَفۡوَاہِہِمۡ اِنۡ یَّقُوۡلُوۡنَ اِلَّا کَذِبًا (کہف 6-5:) کہ (اللہ ہر تعریف کا مستحق ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب اتاری ہے جو سچ سے معمور اور صحیح رہنمائی کرنے والی ہے) تا کہ وہ ان لوگوں کو انذار کرے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بیٹا بنالیا ہے حالانکہ اس بارہ میں کوئی علم نہیں نہ ان کے آباء (کلیسیا اتھناسیس، سپرین وغیرہ) کو کوئی علم تھا۔ یہ بہت بڑی بات ہے جو اُن کے مونہوں سے نکل رہی ہے بلکہ وہ محض جھوٹ بول رہے ہیں۔بیٹا بنانے کے ظلم اور شرک کے بھیانک جرم کے ذکر کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید کے قیام کے لئے تڑپ کا ذکر اس طرح ہے کہ تو ان کے غم میں شدّت افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔

......سورۃ کے آخر میں ان منکرین کا ذکر اس طرح ہے اَفَحَسِبَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ دُوۡنِیۡۤ اَوۡلِیَآءَ کہ کیا ان منکرین نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ میرے بندوں کو مجھے چھوڑ کر اپنا مددگار اور سہارا بنائیں گے اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَہَنَّمَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ نُزُلًا (کہف 103:) ہم نے کافروں کی مہمان نوازی کے لئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے۔

......اور ان لوگوں کی دنیاوی سرگرمیوں کے بارہ میں فرماتا ہے اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ ہُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا (کہف 105:) کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تمام تر کوشش اس ورلی زندگی میں کھوئی گئی ہیں۔اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھی صنعت کر رہے ہیں۔ان آیات میں یسوع ناصری کے علاوہ ان نام نہاد saints کی طرف بھی اشارہ ہے جن کو عالم عیسائیت نے اپنا سہارا قرار دیا ہوا ہے۔

......اس ابتدائی مضمون کے بعد اصحاب کہف کا تذکرہ اس بیان سے شروع ہوتا ہے کہ کیا اصحاب کہف کو تم ایک عجوبہ اور اچنبھا نشان سمجھتے ہو۔اور یہ ایک حقیقت ہے کہ گزشتہ تیرہ سو سال کی ضخیم تفاسیر میں نہایت عجیب وغریب باتیں واقعات کے طور پر ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔اور تعجب ہے کہ موجودہ زمانہ میں بھی ایک عالم جو صاحب بصیرت سمجھے جاتے ہیں اصحاب کہف کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں گویا وہ سچ مچ ایک عجوبہ تھے۔لکھتے ہیں:

”بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب کہف کا معاملہ بھی تمام تر اسی نوعیت کا تھا۔ابتداء میں قوم کے ظلم نے انہیں مجبور کیا تھا کہ غار میں پناہ لیں لیکن جب کچھ عرصے تک وہاں مقیم رہے تو زہد و عبادت کا استغراق کچھ اس طرح ان پر چھا گیا کہ پھر دنیا کی طرف لوٹنے پر آمادہ نہ ہو سکے اور گو ملک کی حالت بدل گئی تھی مگر وہ بدستور غار ہی میں معتکف رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔انتقال اس حال میں ہوا کہ جس شخص نے ذکر و عبادت کی جو وضع اختیار کر لی تھی وہی وضع آخری لمحوں تک باقی رہی۔ان کے وفادار کتے نے بھی آخر دم تک ان کا ساتھ دیا اور وہ پاسبانی کے لئے دہانے کے قریب بیٹھا رہتا تھا۔جب اس کے مالک مر گئے تو اس نے بھی وہیں بیٹھے بیٹھے دم توڑ دیا۔

اب اس واقعے کے بعد غار کے اندرونی منظر نے ایک عجیب دہشت انگیز نوعیت پیدا کر لی اگر کوئی باہر سے جھانک کر دیکھے تو اسے راہبوں کا ایک پورا مجمع ذکر و تعبد میں مشغول دکھائی دے گا۔کوئی گھٹنے کے بل رکوع کی حالت میں کوئی سجدے میں پڑا ہے۔کوئی ہاتھ جوڑے اوپر کی طرف دیکھ رہا ہے۔دہانے کے قریب ایک کتا بھی ہے وہ بھی بازو پھیلائے باہر کی طرف منہ کئے ہوئے ہے۔یہ منظر دیکھ کر ممکن نہیں کہ آدمی دہشت سے کانپ نہ اٹھے کیونکہ اس نے یہ سمجھ کر جھانکا تھا کہ مردوں کی قبر ہے مگر منظر جو دکھائی دیا وہ زندہ انسانوں کا ہے“۔

پھر لکھتے ہیں:

”اسی طرح وَنُقَلِّبُہُمۡ ذَاتَ الۡیَمِیۡنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ کی تفسیر میں بھی کسی تکلف کی احتیاج باقی نہ رہی۔غار شمال وجنوب رویہ واقع تھا اور ان دونو جہتوں میں ہوا اور روشنی کے منافذ تھے جیسا کہ آیت وَتَرَی الشَّمۡسَ اِذَا طَلَعَتۡ سے صادر ہوتا ہے پس بالمقابل منافذ ہونے کی وجہ سے ہوا برابر اندر چلتی رہتی تھی اور ان کے ڈھانچے داہنے سے بائیں اور بائیں سے داہنی جانب اسی طرح متحرک رہتے تھے جیسے ایک زندہ آدمی ایک طرف سے پلٹ کر دوسری طرف دیکھے“۔

(اصحاب کہف اور یاجوج ماجوج)

......قرآن مجید نے اصحاب کہف کے تذکرہ کے شروع میں ہی فرما دیا تھا کہ تم اصحاب کہف کو ہمارے نشانوں میں سے کوئی عجوبہ سمجھتے ہو؟؟؟

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہمارے عجیب کام فقط اصحاب کہف تک ہی ختم ہیں۔نہیں بلکہ خدا تو ہمیشہ صاحب عجائب ہے اور اس کے عجائبات کبھی منقطع نہیں ہوتے“۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 بقیہ حاشیہ صفحہ 670)

حضرت مصلح موعودؓ نے بھی تفسیر کبیر میں اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اصحاب کہف کوئی اعجوبہ چیز نہیں تھی بلکہ اور آیتوں کی طرح یہ بھی ایک آیت ہے۔

مولانا میر محمد سعید صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے درس کی روشنی میں لکھتے ہیں کہ:

اصحاب کہف کی عجیب روایات میں یہ ہے کہ وہ غار کے اندر سوئے رہے۔کسی نے دو سو سال کسی نے تین سو سال بیان کیا ہے پھر ان کو جگایا تا کہ مدت قیام کا علم دیکھیں کس کو ہے۔اس میں فسانہ گویوں نے بہت سی عجیب باتیں تراشی ہیں۔

......اس کے بعد اصحاب کہف کے بارہ میں حقائق پر مبنی بیان شروع ہوتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ لوگ وہ جوانمرد تھے اور توحید کے علم بردار تھے جبکہ ان کی قوم نے خالق کائنات کو چھوڑ کر اور معبود بنا لئے تھے اور یہ لوگ ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھاتے ہوئے مجبور ہوئے کہ غار میں پناہ لیں اور یہ دعا ان کی زبان پر تھی کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنے حضور سے خاص رحمت عطا کر اور ہمارے لئے اس معاملہ میں رشد و ہدایت کا سامان مہیا کر۔

......یہ غار کہاں تھا اور کونسا تھا؟ حضرت مصلح موعودؓ کا رجحان روم کے قریب کیٹا کومبز کی طرف ہے۔مگر آپ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ:

کہف سے مراد کیٹا کومبز ہیں جو زمین دوز تہہ خانوں کا نام ہے۔رومیوں اور یہود میں رواج تھا کہ وہ مُردوں کو کمروں میں رکھتے تھے۔رومی حکومت کے بڑے بڑے شہروں میں شہر سے باہر ایسی جگہیں بنی ہوئی تھیں جو کیٹا کومبز کہلاتی تھیں جب مسیحیوں پر ظلم ہوئے تو انہوں نے جان بچانے کے لئے ان قبرستانوں میں پناہ لینی شروع کی جس کی دو وجہیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ زمین دوز کمروں میں وہ آسانی سے چھپ سکتے تھے اور بیٹھنے، سونے اور موسم کی شدت سے محفوظ رہنے کا سامان بھی ہوتا تھا دوسرے اس لئے بھی کہ عام طور پر لوگ قبرستانوں سے ڈرتے ہیں اور اس طرح لوگوں کی نظروں سے بچنے کا وہاں امکان زیادہ تھا۔ یہ کیٹا کومبز روم[1] کے پاس اسکندریہ[2] جو مصر کا شہر ہے اس کے پاس سسلی[3] میں مالٹا[4] میں نیپلز[5] کے پاس اس وقت دریافت ہوئے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 425)

حضرت مصلح موعودؓ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

آپ کا خیال تھا کہ اصحاب کہف ابتدائی زمانہ کے مسیحیوں میں سے ایک موحد جماعت تھی ان لوگوں نے شرک کی اشاعت سے ڈر کر کسی دوسرے ملک کا سفر کیا اور وہاں مدتوں تک گمنامی میں پڑے رہے آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں ترقی دی اور سب دنیا میں پھیلا دیا۔

(تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 421)

......سورۃ کہف کی آیت نمبر 18 میں تَرَی الشَّمۡسَ اِذَا طَلَعَتۡ تَّزٰوَرُ عَنۡ کَہۡفِہِمۡ......الخ سے حضرت مصلح موعودؓ غار کے مقام کا استنباط فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

اس آیت میں غار کا مقام بتایا گیا ہے۔آیت میں جو علامات بتائی گئی ہیں ان سے ظاہر ہے کہ یہ قوم اونچے شمالی علاقوں میں بسنے والی تھی۔ (تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 430)

...... اصحاب کہف یعنی ابتدائی موحد عیسائی اقوام کے تعارف کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان کی موجودہ حالت اور پھر آئندہ زمانہ میں ان کی عالمگیر نقل و حرکت کا ذکر ہے۔

فرماتا ہے وَ تَحۡسَبُہُمۡ اَیۡقَاظًا وَّ ہُمۡ رُقُوۡدٌ ٭ۖ وَّ نُقَلِّبُہُمۡ ذَاتَ الۡیَمِیۡنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ کہ تم بظاہر نظر ان کو بیدار سمجھتے ہو مگر حقیقتاً وہ بیدار نہیں مگر وقت آتا ہے کہ ہم ان کو دنیا میں دائیں طرف بھی چکر لگوائیں گے اور بائیں طرف بھی۔ان مختصر سے الفاظ میں کیسی عظیم الشان اور زبردست پیشگوئی ہے کہ وہ عیسائی اقوام جو اپنے ابتدائی زمانہ میں غاروں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئیں تھیں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد عالمگیر پیمانہ پر سرگرمیوں میں مصروف ہوں گی۔ وَ کَلۡبُہُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَیۡہِ بِالۡوَصِیۡدِ اور جس طرح کتا مالک کے گھر کی حفاظت کر رہا ہوتا ہے اور دشمن قریب نہیں آ سکتا اسی طرح یہی حالت ان اقوام کی ہوگی کہ لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَیۡہِمۡ لَوَلَّیۡتَ مِنۡہُمۡ فِرَارًا وَّ لَمُلِئۡتَ مِنۡہُمۡ رُعۡبًا. (کہف 19:) اگر تمہیں ان کے ارادوں اور طاقت اور ہتھیاروں کا علم ہو جائے تو تم ان سے بچ کر بھاگنے کے لئے پیٹھ پھیر لو اور ان کی قوت سے مرعوب ہو جاؤ۔

......تَحۡسَبُہُمۡ کے الفاظ سے میر محمد سعید صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے درس کی روشنی میں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اصحاب کہف کا حال منکشف ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تھا (صفحہ 616)

......ان اقوام کی اس عالمگیر بیداری اور سرگرمی کے ذکر کے بعد ان اقوام کی اس تکنیک کا ذکر ہے جو انہوں نے اپنی عالمگیر ترقی کے لئے اختیار کی۔ان اقوام کا اپنی بیکسی سی کی حالت سے ترقی کی طرف قدم اٹھانے کا ذکر سورۃ کہف کی آیت 20 سے شروع ہوتا ہے جب ان اقوام کی لبوث یعنی کم activity کے زمانہ کی تعیین کے بارہ میں dialogue شروع ہوا تو انہوں نے کہا یہ خدا ہی جانتا ہے۔تم متمدّن دنیا میں اپنی اس چاندی کے ذریعہ جو سکّوں کے بجائے کاغذ (نوٹ، چیک) کی شکل میں ہے بھیج کر اعلیٰ ترین مارکیٹ پر قبضہ کر کے ان کو اپنی دولت کے حصوں کا ذریعہ بناؤ۔(قَالُوۡا رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَکُمۡ بِوَرِقِکُمۡ ہٰذِہٖۤ اِلَی الۡمَدِیۡنَۃِ فَلۡیَنۡظُرۡ اَیُّہَاۤ اَزۡکٰی طَعَامًا فَلۡیَاۡتِکُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡہُ وَ لۡیَتَلَطَّفۡ وَ لَا یُشۡعِرَنَّ بِکُمۡ اَحَدًا) مگر ہمارے نمائندوں کو نہایت ہوشیاری سے لوگوں کے راز کی باتیں معلوم کرنے کی کوشش کریں لیکن تمہارے اصل مقاصد کا کسی کو احساس نہ ہونے دے۔(وَ لۡیَتَلَطَّفۡ وَ لَا یُشۡعِرَنَّ بِکُمۡ اَحَدًا) ورنہ اگر ان کو تمہارے مقاصد کے بارہ میں صحیح علم ہو گیا تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

......ان شمالی اقوام کے ان سے پہلے کی متمدن دنیا یعنی برصغیر ہندو پاکستان اور مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید پر غلبہ پانے کی خفیہ تدابیر میں سے قرآن شریف نے غلّہ کی مارکیٹوں پر تجارتی قبضہ کا خصوصی ذکر کیا ہے۔اس بارہ میں درج ذیل حوالے دیکھئے۔

Mercantilism is an economic system that dominated the major European trading nations during the sixteenth,

seventeenth and eighteenth centuries. (Mercantilism New Word Encyclopeadia)

ضمناً یہاں ایک اور بات عرض کردوں جس کا اس مضمون سے براہ راست تو کوئی تعلق نہیں جیسا کہ مذکورہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے کہ سولہویں صدی میں شمالی اقوام میں Mercantilism کا دور آیا اس سے پہلے فیوڈل دور تھا۔ کارل مارکس جیسے علم رکھنے والے نے اپنے جدلی مادیت (dialectical materialism) کے مضمون کے سلسلہ میں فیوڈل دور کے بعد انڈسٹریل دور کا ذکر کیا ہے حالانکہ دونوں کے درمیان لمبا عرصہ (تاجریت) Mercantilism کا دور گزرا ہے جس کا کارل مارکس نے کوئی ذکر نہیں کیا۔

شمالی اقوام نے بیداری کے بعد جو تکنیک اختیار کی اور جس کا اشارہ آیت قرآنی میں اوپر دیا گیا ہے اس کے بارہ میں ایک حوالہ دیکھئے۔

Recent studies in economic history suggest that international trade increased economic growth in Europe during the 17th and 18th centuries. Moreover, the economies of Atlantic Europe England, France, the Netherlands, Spain and Portugal enjoyed more economic growth between 1500 and 1800 than the rest of Europe or Asia. Douglas Allen concluded that the international trade boom was a key development that propelled northwestern Europe forwards.

(The Role of Trade and Empire in European Economic development by Gerard M Koot, 2013 (History Department, University of Massachusetts Dartmouth p:9) downloaded from Acadamia.edu)

……ان اقوام کی ترقی کے بعد پھر ان کے زوال کا اشارہ اس آیت میں ہے: وَ کَذٰلِکَ اَعۡثَرۡنَا عَلَیۡھِمۡ لِیَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَۃَ لَا رَیۡبَ فِیۡھَا۔ اِذۡ یَتَنَازَعُوۡنَ بَیۡنَھُمۡ اَمۡرَھُمۡ فَقَالُوا ابۡنُوۡا عَلَیۡھِمۡ بُنۡیَانًا۔ رَبُّھُمۡ اَعۡلَمُ بِھِمۡ ؕ قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِھِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡھِمۡ مَّسۡجِدًا (کہف 22:) یعنی اور اس طرح ہم نے ان کے بھیدوں سے دنیا کو اطلاع دے دی یعنی ان کے مخفی منصوبے کھل کر لوگوں کے علم میں آ گئے اسی طرح اَعۡثَرَ کے معنے ہلاک کرنے کے بھی ہیں۔ (لسان العرب میں ہے اَعۡثَرَہُ اللّٰہُ ۔اَتۡعَسَہٗ کہ اللہ نے اس کو ہلاک کیا) گویا اللہ تعالیٰ نے ان اقوام کی تباہی کے سامان کئے تا کہ لوگوں کو علم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ سچا نکلتا ہے وَ اَنَّ السَّاعَۃَ لَا رَیۡبَ فِیۡھَا اور اتنی بڑی اقوام کے تہذیب و تمدن پر تباہی کی پیشگوئی کا پورا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ قیامت کے متعلق جو پیش خبری ہے وہ بھی سچی ہے اور قیامت آ کر رہے گی۔ اور ان اقوام کی تباہی کسی خارجی طاقت پر ان کے حملے کے ذریعہ نہیں ہوگی جس طرح ماضی کی بڑی بڑی تہذیبیں ہلاک ہوتی رہیں بلکہ ان اقوام کی طاقت تو اتنی زبردست ہوگی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَایَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِھِمۡ۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ حدیث 2937) بلکہ ان کی تباہی ان کی باہمی کشمکش کا نتیجہ ہوگی فرماتا ہے اِذۡ یَتَنَازَعُوۡنَ بَیۡنَھُمۡ اَمۡرَھُمۡ وہ آپس میں حکومت و اختیار کے بارہ میں کشمکش کریں گے۔

چنانچہ دیکھئے 1914ء میں قرآن شریف کی یہ پیشگوئی پوری ہونے کی بنیاد پڑی اور پھر 1939ء میں دوسری عالمگیر جنگ نے یَتَنَازَعُوۡنَ بَیۡنَھُمۡ اَمۡرَھُمۡ کا نظارہ دکھایا اور اب یہ کشمکش بڑی تیزی سے (اللہ رحم کرے) تیسری عالمگیر جنگ کی طرف لے جا رہی ہے۔

……شمالی اقوام کی باہمی کشمکش سے تباہی کے بعد پھر قرآن شریف یہ پیشگوئی فرماتا ہے قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِھِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡھِمۡ مَّسۡجِدًا کہ ان اقوام پر غالب آنے والے لوگوں کا پروگرام یہ ہوگا کہ ان کے مقابلہ کے لئے اور ان کے رہنے کے مقام پر مساجد تعمیر کریں گے۔ (اس مقابلہ کے لئے مساجد کی تعمیر کی بنیاد بھی شروع ہو چکی ہے)

……ان اقوام کے زوال کی خبر دینے کے بعد اصحاب کہف کے بارہ میں دو امور جن پر بڑی شدّ و مدّ سے بحثوں کا دروازہ مفسرین نے کھولنا تھا ان کے بارہ میں قرآن مجید رہنمائی فرماتا ہے۔ وہ دو امور ہیں اصحاب کہف کی تعداد اور اصحاب کہف کا غار میں رہنے کا زمانہ۔ اس بارہ میں مفسرین کے عجیب و غریب خیالات معروف ہیں۔ ہم حضرت مصلح موعودؓ کے حکیمانہ بیان پر اکتفاء کرتے ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں:

اس آیت میں پھر ابتدائی اصحاب کہف کی نسبت ایک اور بحث کا ذکر فرمایا ہے کہ کوئی ان کو تین بتاتا ہے کوئی چار، کوئی پانچ، مگر یہ سب ظنی باتیں ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ سات ہیں، آٹھواں ان کا کتا ہے۔

بعض نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سات تھے۔ کیونکہ پہلے اعداد کے ساتھ تو فرمایا یہ ظنی باتیں ہیں اور اس آخری تعداد کو بعد میں بیان کیا ہے معلوم ہوا یہ قول درست ہے۔ حالانکہ یہ قول بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب نہیں کیا۔ بلکہ دوسروں کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کے بعد فرمایا ہے کہ تُو ان سب لوگوں سے کہہ دے کہ اللہ ان کی گنتی کو جانتا ہے۔ اگر یہ آخری گروہ صحیح اندازہ بیان کرنے والا ہوتا تو ان کو یہ کیوں کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ ان کی گنتی کو جانتا ہے۔ پھر تو یہ کہنا چاہئے تھا کہ تُو ان لوگوں سے کہہ دے کہ تمہارا بیان صحیح ہے۔ پس درحقیقت اس قول والوں کی بھی تردید کی گئی ہے کیونکہ اصحاب کہف پانچ سات نہ تھے۔ بلکہ وہ تو مختلف اوقات میں غاروں میں چھپتے رہے اور ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ پس اصل بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی گنتی کوئی نہیں جانتا۔ مَا یَعۡلَمُھُمۡ اِلَّا قَلِیۡلٌ کے یہ معنے نہیں کہ تھوڑے سے لوگوں کو ان کی گنتی معلوم ہے۔ بلکہ یا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ان کی گنتی کوئی بھی نہیں جانتا۔ کیونکہ قلیل کا لفظ عربی میں اسی طرح نفی کے لئے آتا ہے جس طرح انگریزی میں فیو (FEW) کا لفظ نفی کے لئے آتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں قَلِیۡلٌ مِّنَ الرِّجَالِ یَقُوۡلُ ذَالِکَ۔ اور اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ کوئی یہ نہیں کہتا (اقرب) یا پھر اس آیت میں چونکہ گنتی کا لفظ نہیں اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اصحاب کہف کی حقیقت کو تھوڑے آدمی جانتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 439 -438)

……وَ لَبِثُوۡا فِیۡ کَہۡفِھِمۡ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیۡنَ وَازۡدَادُوۡا تِسۡعًا (کہف 26:) کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں:

اس آیت میں قدیم اصحاب کہف کی مصیبتوں کا زمانہ بتایا ہے جس زمانہ تک کہ ان پر ظلم ہوتے رہے اور ان کو بار بار غاروں میں جا کر چھپنا پڑا۔ فرماتا ہے کہ وہ تین سو نو سال کا زمانہ ہے۔ تاریخ سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ لمبے مصائب سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ ہم سے پہلے مسیحی جماعت کو تین سو نو سال تک دکھ دیئے گئے۔ لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا اور آخر اس صبر کا نہایت شیریں پھل کھایا۔ پس تم کو جلدی نہیں کرنی چاہئے بلکہ اپنے کام میں لگے رہنا چاہئے اور استقلال سے مصائب کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ (تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 441 -440)

……اصحاب کہف کی ابتدا اور ان کی عالمگیر ترقی اور ان کے زوال کی پیش خبری اور ان کی تعداد اور زمانہ کی بحثوں پر محاکمہ کے بعد اب اس بات کا تذکرہ ضروری تھا کہ اگر جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ان اقوام کا عالمی سطح پر دائیں اور بائیں تسلّط اور پھیلاؤ ہوگا تو ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو ان کی قوت اپنے دباؤ میں لینے کی کوشش کرے گی۔ اور یہ بات مسلمانوں کے لئے باعث تکلیف ہوگی۔ اس کا ذکر سورۃ کہف کی آیت نمبر 33 سے ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ وَ اضۡرِبۡ لَھُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَیۡنِ اور آیت نمبر 45 کے ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے ھُوَ خَیۡرٌ ثَوَابًا وَّ خَیۡرٌ عُقۡبًا۔ اور اس سارے بیان میں دو آدمیوں کے dialogue کے ذریعہ مسلمانوں کو تسلی دلائی گئی ہے کہ اگرچہ اس وقت مال و دولت اور نفری اور قوت کے لحاظ سے عیسائی اقوام غالب ہیں مگر یہ پانسہ پلٹنے والا ہے اور انجام کار اسلام کی فتح ہے۔

اور اس کے معاً بعد دنیوی زندگی کی نعماء کے بارہ میں نصیحت ہے کہ وہ آنی جانی ہیں اور اصل چیز اَلۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ نیک اور مناسب حال کام ہیں۔

……اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک کشف کا ذکر ہے جس میں اس مسئلہ کو حل کیا گیا ہے کہ نیک اعمال کا ظاہری اور وقتی نتیجہ تکلیف دہ نکلتا ہے۔ کشتی میں بغیر اجرت کے بٹھا لینے والوں کی کشتی توڑ دی جاتی ہے۔ ماں باپ کا بچہ مرجاتا ہے لیکن وضاحت کی جاتی ہے کہ بظاہر نظر ان دونوں واقعات میں جن کو تکلیف ہوئی بالآخر ان کا اس میں حقیقی فائدہ تھا۔ اور تیسرے واقعہ میں جو گاؤں والوں کے غلط فعل کے بعد نیکی کا کام کیا گیا ہے اس کے long range مفید نتائج نکلنے والے تھے۔

……سورۃ کے آخر میں حضرت ذوالقرنین کی تین مہمات کا ذکر ہے۔ مگر قرآن شریف ماضی کے قصوں کی کتاب نہیں بلکہ ان واقعات کے بیان میں آئندہ کی پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔

……شمالی اقوام کا یہ غلبہ بالآخر اس وجود کے ذریعہ ختم ہونے والا ہے جو اس دَور کا ذوالقرنین ہوگا اور اس کے ذریعہ ان اقوام کا جو مذہبی طور پر دجال اور ظاہری قوت کے لحاظ سے یاجوج ماجوج کہلاتی ہیں عالمی تسلّط کا سدّ باب ہوگا۔

☆……☆……☆

بقیہ نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 13

الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کو اپنے حلقہ میں مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کو متعدد بار حج اور عمرہ ادا کرنے کی بھی سعادت ملی۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، شریف النفس، مہمان نواز، ہر ایک کے ہمدرد، نیک اور مخلص انسان تھے۔ جماعت سے بہت محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرمہ تسنیم لئیق صاحبہ (اہلیہ مکرم لئیق احمد صاحب۔ کراچی) 16 اگست 2015ء کو 47 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم رحمت اللہ صاحب بنگوی کی پڑپوتی اور مکرم مرزا آصف بیگ صاحب کی بڑی بیٹی تھیں۔ آپ نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(13) مکرم ناصر احمد صاحب (آف شمس آباد۔ ضلع قصور) 15 ستمبر 2015ء کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں 60 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 2012ء میں انتہائی جماعتی مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے اور نامساعد حالات کا مقابلہ کیا اور جماعت سے وابستگی اور مسلسل رابطہ رکھا۔ آپ نہایت صابر، جماعت کا درد رکھنے والے، جماعتی چندہ جات میں باقاعدہ بڑے نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(14) مکرمہ مختار بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب۔ شمس آباد ضلع قصور) 14 ستمبر 2015ء کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہونے کی وجہ سے 48 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 1978ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ انتہائی صابرہ شاکرہ، چندہ جات میں باقاعدہ، بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(15) عزیزم محمد اویس قرنی (ابن مکرم شیخ محمد آصف صاحب۔ تلونڈی بھنڈراں) 16 اگست 2015ء کو ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نویں کلاس کے طالب علم تھے۔ نہایت شریف النفس، نیک اور مخلص نوجوان تھے۔

(16) مکرم احمد الرحال صاحب (ابن مکرم حسّان الرّحال صاحب۔ سیریا) 26 ستمبر 2015ء کو عید کے اجتماعات پر بم گرنے سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ سیریا جماعت کے مخلص نوجوان تھے۔

(17) عزیزم زید محمد خان (ابن مکرم سراج الحق خان صاحب۔ جرمنی) 11 ستمبر 2015ء کو صرف سات ماہ کی عمر میں بعارضہ قلب وفات پاگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ عزیز کو پیدائشی طور پر دل کی تکلیف تھی۔ عزیز مکرم رشید الحق خان صاحب آف لندن کا نواسہ اور مکرم ڈاکٹر نوید الحق خان صاحب آف متحدہ عرب امارات کا پوتا تھا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بھائی بعمر 7 سال اور تین سال یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆……☆……☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

بقیہ رپورٹ دورۂ جاپان از صفحہ نمبر 20

ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں یہ تو تم لوگ ہو جو اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت دے سکتے ہو اور اس کی خوبیاں دنیا کو بتا سکتے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس یہ مسجد جو بنائی ہے تو اس کا حق ادا کریں۔ اس حق کو ادا کرنے کے لئے اسے پانچ وقت آباد کریں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عملی حالتوں کے جائزے لیں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا ہو وہاں مسجد بنا دو تو تبلیغ کے راستے اور تعارف کے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ پس یہ مسجد آپ پر ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ جہاں عبادتوں کے معیاروں کو اونچا کریں وہاں تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پورا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اب افتتاح سے پہلے ہی میڈیا نے اس مسجد کی کافی کوریج بھی دے دی ہے اور ایک امن پسند اسلام کا تعارف اس حوالے سے اہل ملک کے سامنے پیش کیا ہے۔ پس اس تعارف سے فائدہ اٹھانا اب یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے۔ جاپانیوں کے لئے مسجد تو کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ یہاں جیسا کہ میں نے بتایا کہا جاتا ہے کہ سو کے قریب مساجد ہیں تو ہماری اس مسجد کے افتتاح کو اتنی اہمیت کیوں؟ اس لئے کہ ہم عام مسلمانوں سے ہٹ کر اسلام کی تصویر دکھاتے ہیں۔ وہ حقیقی تصویر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی اور جس کے دکھانے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلامِ صادق کو بھیجا ہے۔ پس اس تصویر کو دکھانے کے لئے آپ کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی اور یہ ذمہ داریاں نہیں ادا ہو سکتیں جب تک کہ آپ صرف عقیدے کی پختگی تک ہی قائم نہ ہوں بلکہ عملی حالتوں کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی بھی کوشش کرنے والے ہوں۔ آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے میں بڑھنے والے ہوں...... پس صرف یہ کہہ دینا کہ الحمد للہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا، الحمد للہ ہم احمدی ہیں، کافی نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں جن باتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے اس کے اِس زمانے میں مخاطب احمدی مسلمان ہی ہیں۔ کیونکہ ہم ہی ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ ہم ہی ہیں جن میں نظام خلافت دین کی تمکنت کے لئے جاری ہے۔ ایک احمدی مسلمان کے لئے، اس زمانے کے امام کو ماننے والے کے لئے، خلافت سے وابستہ رہنے کا دعویٰ کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض اصولی باتیں بیان فرما دیں کہ ایک تو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ رکھو کہ تمہاری پیدائش کا یہ بنیادی مقصد ہے۔ اگر نمازوں کی ادائیگی نہیں، اگر عبادتوں کی طرف توجہ نہیں تو پھر یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم دنیا میں انقلاب پیدا کر دیں گے۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مان لیا ہے۔ کیونکہ آپ نے تو اپنی آمد کا مقصد ہی بندے کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے کا بتایا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ دوسرا مقصد ایک دوسرے کے حق ادا کرنا ہے۔ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اپنے مال میں سے بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لئے خرچ کرنے والے ہیں۔

اور صرف اپنی زندگیوں میں ہی یہ انقلاب پیدا نہیں کرتے کہ تقویٰ پر چلنے والے زندگی گزارو بلکہ اپنے نمونے دکھا کر دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ملاتے ہیں۔ انہیں بھی بتاتے ہیں کہ زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔ انہیں بتاتے ہیں کہ شیطان سے کس طرح بچ کر رہنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس اگر ہم اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے فرستادے کے ماننے والے ہیں تو ہمیں ان باتوں کا خیال رکھنا ہوگا کہ ہم پر جو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہوا ہے جبکہ دوسرے مسلمان بکھرے پڑے ہیں۔ ان کے پاس کوئی آواز نہیں ہے جو انہیں ایک ہاتھ کی طرف بلائے۔

ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اور پھر آپ کے بعد آپ کے جاری نظام خلافت کے ذریعہ وہ تمکنت عطا فرمائی ہے کہ ہم ایک آواز پر اٹھنے اور بیٹھنے والے ہیں۔ تمکنت صرف حکومت کا ملنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک رعب کا ظاہر ہونا بھی ہے اور سکونِ دل کا پیدا ہونا بھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا جب حکومتیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آ کر صحیح اسلام کو سمجھیں گی۔ لیکن اِس وقت بھی دنیا اب ہماری طرف دیکھنے لگ گئی ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ پس یہ بھی ایک تمکنت اور رُعب ہے جو اب دنیا پر اللہ تعالیٰ ڈال رہا ہے۔ لیکن اس سے فائدہ اٹھانے والے وہی ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی بات کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس فضل کے وارث بننے کے لئے نیکیوں پر قائم ہو جاؤ اور اس کو پھیلاؤ اور برائیوں سے بچو اور دوسروں کو بچاؤ۔ پس جب تک اس پر قائم رہو گے، اس بنیادی اصول کو پکڑے رہو گے تو ترقیاں کرتے چلے جاؤ گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے اعمال میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دیتا چلا جائے۔ تبھی وہ دنیا کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکیں گے اور یہی چیز پھر اس تمکنت کا بھی باعث بنے گی جب حکومتیں بھی اس حقیقی تعلیم کے تابع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئیں گی۔ پس بہت بڑے مقاصد کے حصول کی اللہ تعالیٰ حقیقی مسلمانوں کو خوشخبری دے رہا ہے لیکن ان مسلمانوں کو جو ظالم نہ ہوں بلکہ انصاف پر قائم ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کو بھولنے والے نہ ہوں بلکہ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ جو دوسروں کے حقوق غصب کرنے والے نہ ہوں بلکہ حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ جو خود غرض نہ ہوں بلکہ بے نفس ہوں۔ جو خلافت احمدیہ سے وفا کا تعلق رکھتے ہوں۔ صرف اجتماعوں پر عہد دہرانے والے نہ ہوں بلکہ نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں سے روکنے کے لئے پہلے اپنے نفس کے جائزے لینے والے ہوں۔ جو نظام جماعت کی حفاظت کے لئے اپنی اناؤں کو قربان کرنے والے ہوتے ہیں۔ پس یہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنائیں گی۔ یہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے والا بھی بنائیں گی۔ یہ چیزیں ہیں جو وہ حقیقی احمدی بننے والا بنائیں گی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں سے توقع رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آپ میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم خلافت کے لئے ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جب آپس کی رنجشوں اور چپقلشوں کو ختم کرنے اور ایک وحدت بننے کا کہا جاتا ہے تو پھر سو بہانے بھی تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ پس اگر حقیقی مومن بننا ہے تو فساد کے بہانے اور راستے تلاش کرنے والا بننے کی بجائے قربانی کر کے امن اور سلامتی قائم کرنے والا بنیں۔ جب اس مسجد کی طرف منسوب ہو رہے ہیں تو یاد رکھیں کہ ایک اینٹ، سیمنٹ، پتھر کی عمارت کی طرف منسوب نہیں ہو رہے بلکہ اس شخص کی طرف منسوب ہو رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس لئے بھیجا ہے کہ بندے کو خدا سے جوڑے اور تمام ذاتی رنجشوں اور خواہشوں اور اَناؤں کو ختم کرتے ہوئے اس نظام میں پروئے جو قربانی چاہتا ہے۔ صرف مال کی قربانی نہیں بلکہ اپنی اَنا کی قربانی۔ صرف امر بالمعروف دوسروں کے لئے نہیں چاہتا بلکہ پہلے اپنے نفس کو متوجہ کرتا ہے کہ کیا تم جو کہہ رہے ہو وہ کرتے بھی ہو۔ نہی عن المنکر کے لئے دوسروں کو کہنے سے پہلے اپنے نفس کے جائزے لینے کے لئے کہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آپ میں سے اکثریت پاکستان میں سے آئے ہوؤں کی ہے جہاں آپ کو عبادت کرنے پر سختیاں اور پابندیاں اور تنگیاں برداشت کرنی پڑیں یا کرنی پڑتی ہیں۔ جہاں آپ کو اپنی مسجد کو مسجد کہنے کی سزا کاٹنی پڑتی ہے۔ جہاں آپ کو سلامتی کا پیغام دینے پر تین سال کے لئے جیل جانا پڑتا ہے۔ بعض آپ میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنی تنگیوں کی وجہ سے یہاں اسائلم بھی کیا ہے۔ کچھ کاروباری لوگ بھی ہیں۔ پس اس بات کو سوچیں، اس پر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر یہاں آپ پر فضل فرمایا ہے کہ یہاں عبادت کرنے پر کوئی سختی نہیں ہے۔ مسجد کو مسجد کہنے پر کوئی سزا نہیں ہے۔ بجائے جیل میں بھجوانے کے آپ کے سلامتی کے پیغام کو پسند کیا جاتا ہے۔ پس کیا یہ باتیں اس بات کا تقاضا نہیں کرتیں کہ اپنے آپ میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں۔ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے بجائے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں اور اس پیار اور محبت کو اس معاشرے میں بھی پھیلائیں۔ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ صرف مسجد بننے سے وہ خصوصیات پیدا نہیں ہو جائیں گی بلکہ اس کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مسجد بنانے میں بعض نے بہت بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں یا اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بعض کم آمدنی والوں نے مالی قربانیاں کی ہیں۔ بچوں نے بھی بڑے اعلیٰ نمونے قائم کئے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ آپ میں سے کسی کو بھی چاہے اس نے بے انتہا قربانی اس مسجد کی تعمیر میں کی ہے اس بات سے بَری نہیں کر دیتا کہ عبادتوں میں سستی دکھائیں۔ یہ قربانیاں بھی تبھی قبول ہوں گی جب اس مسجد کی آبادی کا بھی حق ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے اس زمانے کی

ایجادات کو بھی ہمارے تابع کر دیا ہے۔ جماعت ہر سال ایم ٹی اے پر لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہے۔ یہ تبلیغ اور تربیت کا بہترین ذریعہ ہے اور سب سے بڑھ کر خلیفۂ وقت سے رابطے کا ذریعہ ہے۔ ایک ماں نے گزشتہ دنوں یہاں ملاقات میں ذکر کیا کہ بچوں کی تربیت کا انتظام نہیں ہے۔ انتظام ہونا چاہئے۔ تو بجائے اس کے کہ مبلغ کو یا انتظامیہ کو موردالزام ٹھہرائیں۔ یہ سوچیں کہ ہفتہ میں چھ دن تو بچے یا ماں باپ کے پاس ہوتے ہیں یا سکول میں ہوتے ہیں۔ ان کو جب وہ گھر میں ہوں کم از کم خلیفۂ وقت کے پروگراموں کو سننے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس سے ایک تعلق اور محبت قائم ہوگا۔ اس سے تربیت ہوگی۔ انہیں جماعت کی وحدت کا پتا چلے گا۔ پس ماں باپ نے اگر اپنی اگلی نسلوں کو سنبھالنا ہے تو خود بھی خلیفۂ وقت کے پروگراموں کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑیں اور اپنے بچوں کو بھی جوڑیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک بیماری بعض لوگوں میں یہ ہے کہ ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرتے رہتے ہیں۔ بجائے برائیاں تلاش کرنے کے تعمیری کاموں پر اپنا وقت لگائیں۔ اس طرح عہدیدار بھی چاہے وہ صدر جماعت ہیں یا دوسرے عہدیدار ہیں محبت اور پیار سے لوگوں کی تربیت کریں۔ محبت اور پیار کو فروغ دیں۔ رنجشیں بڑھانے کے بجائے محبتیں بڑھانے کی کوشش کریں۔ دوسروں کو تو پیغام دے رہے ہیں کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اور خود دلوں میں اگر بغض اور کینے ہوں تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ جو بھی ایسی حالت میں ہیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اس حالت کو بدلیں۔ اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کو سچا مومن ہونے کی خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔ بعض دفعہ گھروں میں نظام جماعت کے خلاف باتیں کرنے یا عہدیداروں کے خلاف باتیں کرنے کو ایک معمولی چیز سمجھا جاتا ہے لیکن غیر محسوس طور پر اس سے آپ لوگ اپنی اگلی نسلوں کو خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ پس سوچیں کہ دعویٰ تو ہم یہ کر رہے ہیں کہ امر بالمعروف کریں گے اور نہی عن المنکر کریں گے۔ نیکیوں کو پھیلائیں گے اور برائیوں کو روکیں گے تو پہلے اپنے اور اپنے گھر کے افراد اور بچوں کو اس کا مخاطب بنائیں ورنہ آپ کی تبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ یہ مسجد تو بنا لی ہے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس مسجد کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جاپانی احمدیوں سے بھی مَیں کہوں گا کہ دین سیکھیں اور اپنے ایمان و ایقان میں ترقی کریں۔ یہ نہ دیکھیں کہ فلاں پیدائشی احمدی یا پرانا احمدی کیسا ہے۔ اگر وہ دین کے معاملے میں کمزور ہے تو آپ اس کے لئے ہدایت کا باعث بن جائیں۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی کا رشتہ دار نہیں ہے۔ جو نیک عمل کرے گا، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرے گا، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پھر اس کے ساتھ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی اس اصل کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی گزارے اور یہ مسجد ہر احمدی کے ایمان میں بھی اور اس کی عملی حالت میں بھی ایک انقلابی تبدیلی پیدا کرنے والی ہو۔ صرف عارضی شوق اور جذبے سے مسجد بنانے والے نہ ہوں بلکہ حقیقت میں اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مسجد کے بعض کوائف بھی میں پیش کر دیتا ہوں۔ مسجد کی یہ زمین اس کا کُل رقبہ 1000 مربع میٹر ہے۔ دو منزلہ عمارت ہے جیسا کہ یہاں آنے والوں نے تو دیکھ لیا۔ دنیا والوں کو بتا دوں کہ یہ علاقے کی مین سڑک کے بالکل اوپر ہے۔ یہ سڑک علاقے کی ساری بڑی سڑکوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ ہائی وے کے ایگزٹ (exit) کے بہت قریب ہے بلکہ اسے دو ہائی ویز (highways) لگتی ہیں۔ قریب ہی ریلوے سٹیشن موجود ہے۔ اس ریلوے سٹیشن سے Nagoya کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ تک سیدھی ٹرین جاتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی اس میں بڑی سہولتیں ہیں۔ میں نے مسجد کا نام بیت الاحد رکھا تھا۔ یہاں تبرّک کے لئے مسجد مبارک قادیان اور دارالمسیح کی اینٹیں بھی نصب ہیں۔ عمارت کی پہلی منزل پر مسجد کا مین ہال ہے، یہ جو ہال جس میں بیٹھے ہوئے ہیں جہاں پانچ سو سے زائد نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔ اور اوپر کی منزل میں لجنہ ہال ہے اور صحن ہے۔ کچھ وہاں چھوٹی سی سائبان لگا کر فنکشن بھی کئے جا سکتے ہیں اور اس کو شامل کر لیا جائے تو سات آٹھ سو نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر دفتر بھی ہے۔ لائبریری ہے۔ چھوٹا سا لجنہ ہال ہے۔ مربی ہاؤس ہے۔ گیسٹ رومز ہیں۔ اس مسجد کی عمارت خریدی تو گئی تھی لیکن بعد میں اس میں تبدیلیاں کی گئیں۔ اس کی وجہ سے چاروں کونوں پہ اس کو مسجد کا رنگ دینے کے لئے منارے بھی تعمیر کئے گئے اور گنبد بھی بنایا گیا۔ اور یہ سڑک پر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ کھینچنے کا بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ مسجد نہ صرف جاپان بلکہ شمال مشرقی ایشیائی ممالک جو ہیں چین، کوریا، ہانگ کانگ، تائیوان وغیرہ میں جماعت کی پہلی مسجد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو باقی جگہوں میں بھی راستے کھولنے کا ذریعہ بنائے اور وہاں بھی جماعتیں ترقی کریں اور مسجدیں بنانے والی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ عمارت خرید کر اس کو مسجد میں تبدیل کیا گیا تھا۔ جون 2013ء میں یہ عمارت خریدی گئی تھی۔ اور اس کی خرید اور تعمیر وغیرہ پر کُل تقریباً تیرہ کروڑ اٹھتّر لاکھ یَین (137800000 Yen) کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ یہ تقریباً کوئی بارہ لاکھ ڈالر کے قریب بن جاتی ہے۔ اس میں سے تقریباً نصف سے کچھ کم تو مرکز کی گرانٹ تھی یا مدد تھی باقی لوگوں نے یہاں کی چھوٹی سی جماعت ہے بڑی قربانی کر کے اس مسجد کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ جب یہ جگہ خریدی گئی پہلے تو یہی تھا کہ بڑی آسانی سے مسجد کی اجازت مل جائے گی لیکن پھر ایک وقت ایسا آیا کہ بہت مشکل لگ رہا تھا کہ اس مسجد کی تعمیر کی اجازت ملے۔ جماعت کے نام رجسٹریشن اور بطور مسجد استعمال کرنا بڑا مشکل لگ رہا تھا۔ ایک دفعہ تو وکلاء نے مسجد کمیٹی کو مشورہ دیا کہ یہاں کام بہت مشکل معلوم ہوتا ہے اور جماعت رجسٹرڈ نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے نام انتقال اور دیگر مسائل کا سامنا آ سکتا ہے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اس معاہدے سے دستبردار ہو جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ساری راستے کی روکیں جو تھیں وہ ہٹا دیں۔ لوکل لوگوں کی طرف سے مسائل یا اعتراض پیدا ہونے کا خدشہ تھا۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ اس شہر میں یہ پہلی مسجد ہے لیکن لوکل لوگوں کے ساتھ جب میٹنگز کی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں کو بھی ایسا انشراح عطا کر دیا کہ انہوں نے فوراً اپنی رضامندی ظاہر کر دی۔ ان میں سے بعض اس وقت یہاں بھی موجود ہوں گے۔ یہ تمام باتیں یہاں کے رہنے والے احمدیوں کے لئے ایمان اور یقین میں اضافے کا باعث ہونی چاہئیں۔ اور پھر مَیں دوبارہ کہوں گا کہ انہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کے لئے بعض بڑی مالی قربانی کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔ جب مسجد بیت الاحد بنانے کی تحریک کی گئی تو ایک احمدی بھائی کہتے ہیں کہ جب ان کو محصل نے یا سیکرٹری مال نے جس نے بھی تحریک کی تو یہ احمدی ان کو اپنے ساتھ لے گئے کہ میرے ساتھ گھر چلیں اور جو کچھ ہے مَیں پیش کر دیتا ہوں۔ ان کی اہلیہ جاپانی ہیں۔ جب وہ گئے اور چندے کا بتایا تو انہوں نے مختلف ڈبے لا کے سامنے رکھ دیئے اور جب ان میں سے رقمیں نکالی گئیں یا دیکھا گیا تو یہ ساری چیزیں تقریباً دس ہزار ڈالر مالیت کی تھیں۔

اسی طرح صدر صاحب جاپان نے یہ بھی لکھا کہ بعض احباب کے حالات سے ہمیں آگاہی تھی کہ وہ زیادہ آسودہ حال نہیں ہیں لیکن انہوں نے اپنے اخراجات کو محدود کر کے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے قربانی کی سعادت حاصل کی۔ اور ایک وقت میں جو انہوں نے رقم دینی تھی اس میں بھی دو اڑھائی لاکھ ڈالر کی کمی آ رہی تھی لیکن احباب نے بڑی قربانی کر کے تکلیف اٹھا کر یہ رقم ادا کی۔ جو پہلے دے چکے تھے انہوں نے بھی پوری کوشش کی اور جو کچھ میسر تھا لا کے پیش کر دیا اور اس طرح تقریباً سات لاکھ ڈالر جمع ہو گئے۔ ایک نوجوان طالبعلم پارٹ ٹائم جاب کر رہے ہیں۔ اسّی ہزار یَین ان کو تنخواہ ملتی ہے۔ اس میں سے ہر مہینے پچاس ہزار یَین مسجد کے لئے ابھی تک پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں یا جب تک رپورٹ تھی اس وقت تک دیتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدی بچے ہیں بڑی قربانیاں کرنے والے۔ اپنی جیب خرچ لا کر مسجد کے لئے چندہ پیش کرتے رہے۔ اور بچوں میں سب سے زیادہ قربانی ایک بچی نے کی ہے جس نے مختلف کرنسیوں کی صورت میں مختلف وقتوں میں جو اس کو تحفے تحائف اپنے بڑوں سے ملتے رہے وہ دیئے اور اس طرح جو رقم اس نے جمع کی ہوئی تھی وہ جمع کی گئی تو نو ہزار ڈالر کے قریب رقم بنی وہ اس نے پیش کر دی۔ احمدی خواتین نے بڑی قربانیاں کیں۔ اپنے زیور پیش کر دیئے۔ اور ایک خاتون نے تو اپنی چوبیس چوڑیاں پیش کر دیں۔ پھر ایک اور ہیں انہوں نے اپنے زیورات جوان کی والدہ کی طرف سے ملے تھے وہ دیدیئے۔ ایک خاتون جو پاکستان سے آئی ہیں انہوں نے اپنے زیور کا نیا سیٹ مسجد کے لئے پیش کر دیا جو انہوں نے جنوری میں ہی اپنی بیٹی کی شادی کے لئے خریدا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔ ان کے اموال میں برکت دے۔ ان کے نفوس میں برکت دے۔ انہیں ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ان سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ یہ مسجد جہاں ان کی عبادت کے معیار بلند کرے وہاں یہ آپس میں محبت پیار میں بڑھنے والے بھی ہوں اور اس محبت اور پیار کو دیکھ کر دوسروں کی بھی اس طرف توجہ پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غیر از جماعت ہمسایوں نے بھی بڑا محبت اور خلوص کا اظہار کیا ہے۔ ایک جاپانی دوست کو جب علم ہوا کہ افتتاح میں شرکت کے لئے بیرون ملک سے کافی تعداد میں مہمان آ رہے ہیں تو انہوں نے اپنا ایک بہت بڑا گھر جو تین منزلہ گھر ہے جماعت کو پیش کر دیا کہ اپنے مہمان اس میں ٹھہرائیں۔ اسی طرح مسجد کے ہمسایوں کو جب پتا چلا کہ یہاں مسجد کے افتتاح کے لئے کثرت سے مہمانوں کی توقع ہے تو انہوں نے جماعت کے لئے کاروں کی پارکنگ کے لئے اپنی پارکنگ کی جگہ دے دی۔ بالعموم جاپانی لوگ کسی بھی عمارت کے افتتاح وغیرہ کے موقع پر اس عمارت کو نہایت قیمتی پھولوں سے سجاتے ہیں۔ جب دو جاپانی دوستوں کو پتا چلا کہ جاپان کی جماعت احمدیہ کی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر مسجد کو پھولوں سے سجانا چاہتے ہیں چنانچہ انہوں نے پوری مدد کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک غیر مسلم وکیل کی معاونت کا بھی بیان کر دوں۔ انہوں نے مسجد کی رجسٹریشن میں بڑا کام کیا ہے۔ یہ AKIO NAJIMA صاحب قانونی معاونت فراہم کرتے رہے۔ نہایت بے لوث انداز میں انہوں نے معاونت فرمائی ان کے کام کی فیس کم از کم بیس ہزار ڈالر کے قریب بنتی ہے۔ لیکن ان کا کہنا تھا کہ جماعت احمدیہ کے جاپان پر احسانات ہیں اور اس کے بدلہ میں مَیں یہ کام معاوضے کے بغیر کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے کوئی فیس نہیں لی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام بڑے اخبارات، معروف ٹی وی چینلز کے لئے ذریعہ تعارف ہو چکا ہے اور 11 رنومبر کو مسجد کی تعمیر کا مکمل ہونے کا اعلان کرتے ہوئے ملک کی دوسری بڑی اخبار نے یہ رپورٹ شائع کی تھی کہ مسلمان امن و محبت جن کے ایمان کا حصہ ہے جماعت احمدیہ جاپان کی مسجد اور کمیونٹی سینٹر صوبہ آئی چی پریفکچر کے تسوشیما شہر میں تعمیر ہو گیا ہے۔ پھر لکھا کہ امن و محبت کا پرچار اور اپنے معاشرے سے میل ملاپ بڑھاتے ہوئے پروگراموں کا انعقاد جماعت احمدیہ کا طُرّۂ امتیاز ہے۔ جاپان میں زیادہ تر پاکستانی اور پندرہ دیگر قوموں سمیت اس جماعت کے دو سو کے قریب ممبر آباد ہیں۔ رضاکارانہ سرگرمیوں میں بھی پیش پیش رہنے والی جماعت ہے۔ یہ لوگ کوبے میں آنے والے زلزلہ اور سونامی اور شمالی جاپان میں آنے والے زلزلوں کے علاوہ اس سال آنے والے سیلاب کے بعد متاثرین کو کھانا وغیرہ تقسیم کر کے خدمت میں حصہ لیتے رہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ اثر ہے جو جماعت احمدیہ کا دوسروں پر قائم ہے کہ پُر امن اور سلامتی پھیلانے والے اسلام کے نمائندے ہیں۔ خدمت خلق کرتے ہیں۔ اس کو قائم رکھنا اور اس اثر کو بڑھانا یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ اس حقیقت کو ہر احمدی پھیلانے والا بھی ہو کہ اسلام محبت اور سلامتی کا مذہب ہے اور ہماری مساجد اس کا symbol ہیں تا کہ اس قوم میں اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کے راستے وسیع تر ہوتے چلے جائیں اور یہ قوم بھی ان خوش قسمتوں میں شامل ہو جائے جو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والی اور محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھنے والی ہو۔

[خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔]

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔............................(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

امانت و دیانت کے پاکیزہ نمونے

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 30 جولائی 2011ء میں مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کے قلم سے شائع ہونے والے ایک مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کی سیرت کی روشنی میں امانت و دیانت کے پاکیزہ نمونے بیان کئے گئے ہیں۔

قرآن کریم انسان کو بااخلاق انسان بناتا ہے اور پھر مزید ترقی دے کر باخدا انسان بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' میں انسان کی طبعی اور روحانی حالتوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے امانت و دیانت کے خُلق کو ایک بنیادی خُلق کے طور پر پیش فرمایا ہے۔

☆ حضرت مرزا محمد اسماعیل بیگ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ ایک دن کچھ احباب کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے۔ راستہ میں ایک کیکر کا درخت گرا ہوا تھا۔ بعض دوستوں نے اس کی شاخوں سے مسواکیں بنالیں۔ صاحبزادہ مرزا محمود احمد بھی ساتھ تھے۔ چھوٹی عمر تھی۔ ایک مسواک کسی نے ان کو بھی دے دی اور انہوں نے بے تکلفی اور بچپن کی وجہ سے حضور کو بھی کہا ابا مسواک لے لیں۔ مگر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا: 'میاں! پہلے یہ بتلاؤ کہ کس کی اجازت سے یہ مسواکیں حاصل کی گئی ہیں'۔ یہ سنتے ہی سب نے مسواکیں زمین پر پھینک دیں۔

☆ حضرت میاں عبداللہ صاحبؓ سنوری بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ قادیان کے شمالی جانب سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ مَیں اور شیخ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ پر ایک کھیت کے کنارے ایک چھوٹی سی بیری تھی اور اسے بیر لگے ہوئے تھے اور ایک بڑا عمدہ پکا ہوا لال بیر راستہ میں گرا ہوا تھا۔ میں نے چلتے چلتے اسے اٹھالیا اور کھانے لگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہ کھاؤ اور وہیں رکھ دو۔ آخر یہ کسی کی ملکیت ہے۔

☆ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ لیٹے ہوئے تھے اور سیّد فضل شاہ صاحب مرحوم حضور کے پیر داب رہے تھے کہ شاہ صاحب نے اشارہ کر کے مجھے کہا کہ یہاں پر جیب میں کوئی سخت چیز پڑی ہے۔ مَیں نے ہاتھ ڈال کر نکالا تو حضور کی آنکھ کھل گئی۔ آدھی ٹوٹی گھڑے کی ایک چپنی اور دو ایک ٹھیکرے تھے۔ مَیں پھینکنے لگا تو حضور نے فرمایا یہ میاں محمود نے کھیلتے کھیلتے میری جیب میں ڈال دیئے ہیں۔ آپ پھینکیں نہیں۔ میری جیب ہی میں ڈال دیں کیونکہ میاں نے ہمیں امین سمجھ کر اپنے کھیلنے کی چیز رکھی ہے، وہ مانگیں گے تو ہم کہاں سے دیں گے۔

☆ میاں روڑا صاحب قادر آباد روایت بیان کرتے ہیں کہ بٹالہ کے سفر میں حضرت صاحب کے ساتھ کچھ عورتیں بچے بھی تھے اور ایک نوکر پیراں دتا بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ راستے میں چلتے چلتے پیراں دتا نے کسی کماد سے گنے بچوں کو توڑ دیئے۔ حضرت صاحب نے بچوں کے ہاتھ میں گنے دیکھ لئے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ گنے تم نے کہاں سے لئے ہیں؟ بچوں نے کہا کہ پیرے نے دیئے ہیں۔ حضورؑ نے پیرے سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ اس کماد سے لئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا اس کی اجازت سے لئے ہیں۔ یہ گنے وہاں ہی چھوڑ آ۔ وہ سب گنے وہاں چھوڑ آیا اور چار پیسے بھی وہاں رکھ آیا تا کہ وہ زمیندار آ کے لے لے۔

☆ حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق نعمانیؓ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز لدھیانہ میں حضرت اماں جانؓ کے درد جب ہوا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! وہ ترکیب درد کی کرو اور مَیں مٹی لاتا ہوں اور چاقو بھی۔ حضرت اقدسؑ نے مٹی کی تلاش کی لیکن نہ ملی۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضرت یہ دیوار کچی ہے اور ٹوٹی ہوئی بھی ہے اس میں سے مٹی ایک تولہ کی ضرورت ہے لے لیں۔ فرمایا یہ حق العباد ہے بغیر اجازت کیونکر لے سکتے ہیں۔ قرآن شریف میں تم نہیں پڑھتے کہ جو کوئی ایک ذرّہ نیک عمل کرے گا وہ اس کا بدلہ دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بدی کرے گا وہ اس کا انجام دیکھے گا۔

مَیں اس وقت شرمندہ ہوا کہ میں نے ایسی بات کیوں کہی پھر میں نے توبہ کی اور بہت استغفار کی۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے خُسر حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ افسران نہر نے ایک قاعدہ کے ماتحت ان سے سو روپیہ کی نقد ضمانت طلب کی۔ ان کے معاصرین نے زرضمانت داخل کر دیا مگر میر صاحب نے کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں ہے اور فی الحقیقت نہیں تھا۔ اگرچہ جو کام ان کے سپرد تھا (اوورسیری کا) وہ اس میں ہزاروں روپیہ پیدا کر سکتے تھے اور لوگ کرتے تھے۔ لیکن آپؓ کا عہد رشوت ستانی کے داغ سے بالکل پاک رہا اور اکل حلال آپ کا عام شیوہ تھا۔ غرض انہوں نے صاف کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں۔ دوستوں اور افسروں نے ہر چند کہا کہ آپ روپیہ کسی سے قرض لے کر داخل کر دیں۔ مگر آپ یہی کہتے رہے کہ میں قرض ادا کہاں سے کروں گا، میری ذاتی آمدنی سے قرض ادا نہیں ہو سکتا۔ جب یہ بات چیف انجینئر تک پہنچی اور اُس نے کاغذات کو دیکھا تو اسے بہت ہی خوشی ہوئی کہ اس محکمہ میں ایسا امین موجود ہے۔ چنانچہ میر صاحب کو اس نے داخلِ ضمانت سے مستثنیٰ کر دیا۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی حضرت منشی اروڑے خان صاحبؓ نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی۔ پہلے وہ کچہری میں چپڑاسی کا کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ آپ کو مل گیا۔ اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے۔ پھر اور ترقی کی تو سررشتہ دار ہو گئے۔ اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیل دار بنے اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے اور حکومت کی طرف سے آپ کو خان بہادر کا خطاب پانے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ آپؓ کی آخری عمر میں ایک نوجوان نے آپ سے سوال کیا: بابا! ملازمت میں کبھی رشوت تو نہیں لی تھی؟ حضرت منشی صاحبؓ کے چہرے پر جوشِ صداقت سے بھری ہوئی سنجیدگی طاری ہوئی اور فرمایا: مَیں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح اپنے فرض کو ادا کیا اور جس دیانت سے کیا، اور جو فیصلے کئے اور جس صداقت اور ایمانداری کے ساتھ کئے، اور پھر جس طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا ہے، یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ اگر مَیں اپنے خدا سے دعا کروں تو ایک تیرانداز کا تیر خطا ہو سکتا ہے مگر میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں ہو سکتی۔

☆ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ قادیان میں ایک دعوت سے فارغ ہو کر حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ اور مولوی حسن علی صاحب واپس آرہے تھے۔ راستہ میں ایک مکان پر سرکنڈوں کا چھپر تھا۔ ایک سرکنڈے سے مولوی حسن علی صاحب نے دانتوں کے خلال کے لئے ایک تنکا توڑ لیا۔ یہ دیکھ کر مولانا نورالدین صاحبؓ کھڑے ہو گئے اور مولوی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا: مولوی صاحب! حضرت مرزا صاحب کی صحبت کا اثر میرے قلب پر بلحاظ تقویٰ کے اس قدر پڑا ہے کہ جس تنکے کو آپ نے توڑا ہے میرا قلب اس کے لئے ہرگز جرأت نہیں کر سکتا بلکہ ایسے فعل کو خلاف تقویٰ اور گناہ محسوس کرتا ہے۔ اس پر مولوی حسن علی صاحب سخت متعجب ہو کر کہنے لگے: 'کیا یہ فعل بھی گناہ میں داخل ہے؟ میں تو اسے گناہ نہیں سمجھتا'۔ حضرت مولانا نے فرمایا جب یہ سرکنڈا غیر کے مکان کی چیز ہے تو اس سے مالک مکان کی اجازت کے بغیر تنکا توڑنا میرے نزدیک گناہ میں داخل ہے۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8 اگست 2011ء میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب آف لندن کا ذکرخیر مکرم شیخ منیر احمد ظفر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب حضرت مولوی فرزند علی خانصاحب سابق امام مسجد فضل لندن کے بیٹے، حضرت الحاج حکیم ماسٹر عمرالدین صاحبؓ کے پوتے اور حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانیؓ کے نواسے تھے۔ 1921ء میں فیروزپور میں پیدا ہوئے۔ کالج کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد تقسیم ہند سے قبل دہلی میں سرکاری ملازم تھے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ملازمت سے استعفیٰ دے کر خدمت دین کے لئے قادیان حاضر ہو گئے۔ آپ کو قادیان، ربوہ اور انگلستان میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری اور نائب ناظر تعلیم بھی رہے۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی عاملہ میں بھی خدمت کی۔ 1960ء میں تعلیمی مقاصد کے لئے انگلستان تشریف لے گئے۔ وہاں مقامی جماعت ساؤتھ ہیمپٹن کے صدر، نیز قضا بورڈ یوکے کے صدر اور امور عامہ و رشتہ ناطہ شعبوں کے نیشنل سیکرٹری کے طور پر اخلاص و وفا کے ساتھ خدمات بجالاتے رہے۔ ساؤتھ ہیمپٹن میں جب اپنا مکان ''بیت الحمد'' تعمیر کروایا تو قادیان کی بابرکت مٹی منگوا کر اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے دعا کروائی اور زیرتعمیر مکان کی بنیادوں میں وہ مٹی تبرک کا پھیلا دی۔

آپ گہرے علمی ذوق کے ساتھ تحقیقی سرگرمیوں میں مصروف رہتے تھے۔ لندن ہیتھرو ایئرپورٹ پر امیگریشن آفیسر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ آپ کم گو، خاموش طبع، سنجیدہ اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ بہت مہمان نواز اور سچی ہمدردی کے بے لوث جذبۂ خدمت سے سرشار ہو کر اپنوں اور محتاجوں کی مدد اور راہنمائی کرتے تھے۔ ایک مثالی داعی الی اللہ اور مخلص خادمِ احمدیت تھے۔

دسمبر 2010ء میں آپ کی اہلیہ محترمہ سعیدہ اختر صاحبہ وفات پاگئی تھیں۔ 10 جولائی 2011ء کو 90 سال کی عمر میں آپ بھی وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز جمعہ مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن میں نماز جنازہ پڑھائی اور اس سے قبل خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکرخیر فرمایا۔ آپ موصی تھے، احمدیہ قبرستان مورڈن کے قطعہ موصیان میں تدفین ہوئی۔ آپ کے پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

حضرت مولوی علی محمد صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 جولائی 2011ء میں حضرت مولوی علی محمد صاحبؓ کا ذکرخیر ''تاریخ احمدیت لاہور'' سے منقول ہے۔

ضلع جالندھر کے حضرت میاں جھنڈا صاحبؓ جب مولوی علی محمد صاحب (امام مسجد) کو مسیح موعودؑ کے ظہور پرنور کا مژدہ سنانے لگاتار دو جمعوں پر اُن کی مسجد میں آئے تو دونوں دفعہ مولوی صاحب کے حکم پر مسجد سے دھکے دے کر نکال دیئے گئے۔ حتیٰ کہ ایک دن وہ حضرت مسیح موعودؑ کے تیربہدف نسخۂ تزکیۂ نفس ''آئینہ کمالات اسلام'' سے لیس ہو کر آدھمکے تو اس کتاب سے حضرت مولانا گھائل ہو گئے اور صرف چند صفحات کا مطالعہ کرنے کے بعد بے ساختہ پکار اٹھے کہ ہم تو اب تک اس شخص کو صرف فیض زماں ہی سمجھتے رہے یہ امام زماں نکلا۔ پھر محترم مولوی علی محمد صاحب نے اپنی مسجد کے منتظم کو پیغام بھیج دیا کہ وہ اپنی مسجد کے لئے کسی نئے خطیب و پیش امام کا انتظام کرلیں۔

حضرت مولوی علی محمد صاحبؓ کے ایک شاگرد (یعنی محترم ثاقب زیروی صاحب کے والد) حضرت حکیم مولوی اللہ بخش خان صاحب زیروی بھی پہلے احمدیت کے شدید مخالف تھے اور اپنے استاد حضرت مولوی علی محمد صاحب کو احمدیت قبول کرنے پر کہا کرتے تھے کہ آپ کس جماعت کے پیچھے لگ گئے ہیں جس کو قدم قدم پر گالیاں ملتی ہیں اور جس کے افراد کے ہر روز منہ سیاہ کئے جاتے ہیں۔ جبکہ آپ کا سارے علاقہ میں بڑا وقار ہے اور دُور دُور تک علمی دبدبہ ہے۔ آپ کو نہ جانے اس کتاب (آئینہ کمالات اسلام) میں کیا نظر آ گیا ہے۔ مگر جب محترم اللہ بخش خان صاحب نے خود اس کتاب کا مطالعہ شروع کیا تو پھر سنجیدگی کے ساتھ اپنے محترم استاد کی تبدیلیٔ عقیدہ پر خود بھی غور کرنے لگے اور آخر کچھ ہی عرصہ بعد ایک رؤیا دیکھ کر بیعت کرلی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 26 جولائی 2011ء میں شہدائے لاہور کے حوالہ سے مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

گلشن پہ جب خزاؤں کے دن شاق ہوگئے
ہم ہی بہار و باغ کے مصداق ہوگئے
حسنِ ازل پہ لکھے تو قیمت ہی بڑھ گئی
اشعار میرے شہرۂ آفاق ہوگئے
گردن کٹے قبول ہے ، پرچم نہ ہوں نگوں
ازبر ہمیں وفاؤں کے اسباق ہوگئے
ساغر سُبو کے ساتھ جو کرتے تھے صبح و شام
مانا تجھے تو صاحبِ اخلاق ہوگئے
جس نے فرازؔ سجدے میں جاں تک نثار کی
اس کے حساب دنیا میں بے باق ہوگئے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 18, 2015 – December 24, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 18, 2015

00:00	World News
00:15	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 20-30 with Urdu translation.
00:30	Dars-e-Malfoozat
00:45	Yassarnal Quran: Lesson no. 43.
01:20	Reception In New Zealand Parliament: Recorded on November 04, 2013.
02:05	Masih Hindustan Main: An Urdu discussion on the book of the Promised Messiah (as).
02:45	Spanish Service: Programme no. 21.
03:15	Pushto Muzakarah
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Baqarah, verses 182-189 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 21. Rec. November 23, 1994.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 259.
06:00	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 31-40 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 44.
07:10	Reception In Nagoya: Recorded on November 09, 2013.
08:05	Dars-e-Malfoozat: The topic is 'tests and trials being a condition of faith'.
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on December 19, 2015.
09:55	Indonesian Service
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 83.
11:35	Tilawat: Surah An-Noor, verses 17-31.
11:50	Seerat-un-Nabi
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:35	Shotter Shondhane
15:45	Kasauti
16:20	Friday Sermon [R]
17:25	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:25	Reception In Nagoya [R]
19:25	Abdus Salam Science Fair
19:55	Introduction To The Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday December 19, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Quran
01:10	Reception In Nagoya
02:10	Friday Sermon: Recorded on December 18, 2015.
03:20	Rah-e-Huda: Recorded om December 19, 2015.
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 260.
06:00	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 41-52 with Urdu translation.
06:10	Dars Majmooa Ishteharaat: Writings and announcements made by the Promised Messiah (as), which were published in the newspapers.
06:40	Al-Tarteel: Lesson no. 13.
07:10	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 25, 2011.
08:05	International Jama'at News
08:35	Story Time: Programme no. 36.
09:00	Question & Answer Session: Rec. May 24, 1997.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon [R]
12:15	Tilawat: Surah An-Noor, verses 32-38.
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf: Introducing the month of 'Rabi-ul-Awwal'.
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 180.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Sunday December 20, 2015

00:15	World News
00:15	World News
00:35	Tilawat
00:45	Dars Majmooa Ishteharaat
01:15	Al-Tarteel
01:45	Jalsa Salana Germany Address
02:35	Story Time
03:00	Friday Sermon: Recorded on December 18, 2015.
04:10	Islami Mahino Ka Ta'aruf
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 261.
06:00	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 53-63 with Urdu translation.
06:15	Yassarnal Quran: Lesson no. 42.
06:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on June 23, 2013 in Germany.
08:05	Faith Matters: Programme no. 180.
09:00	Question And Answer Session
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Spanish Translation of Friday sermon delivered on August 29, 2014.
12:10	Tilawat: Surah An-Noor, verses 39-52.
12:25	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane
15:15	Aadab-e-Zindagi
16:00	Live Press Point
17:35	Yassarnal Quran [R]
18:10	World News
18:30	Shama'il-e-Nabwi: An Urdu discussion about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
19:30	Live Beacon Of Truth
20:35	Ashab-e-Ahmad
21:00	Press Point [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:10	Question And Answer Session [R]

Monday December 21, 2015

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:40	Yassarnal Quran
02:00	Mulaqat With University Students
03:00	Ashab-e-Ahmad
03:35	Friday Sermon: Recorded on December 11, 2015.
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 255.
06:00	Tilawat: Surah Al-Hajj, verses 64-73 and verses 74-79 with Urdu translation.
06:20	Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 13.
07:05	Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013 in Singapore.
07:40	Seerat Hazra Masih-e-Ma'ood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
08:00	International Jama'at News
08:30	Hijrat
09:05	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on December 23, 1997.
10:10	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday Sermon delivered on July 24, 2015.
11:10	Taqareer
12:00	Tilawat: Surah An-Noor verses 53-63.
12:15	Dars-e-Malfoozat
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 29, 2010.
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Taqareer [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on December 12, 2015.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of The Far East [R]
18:55	Seerat-un-Nabi
19:35	Somali Service: Programme no. 24.
20:15	Dars-e-Malfoozat [R]
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:15	Taqareer [R]

Tuesday December 22, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:25	Huzoor's Tour Of The Far East
02:00	Kids Time
02:35	Friday Sermon: Recorded on January 92, 2010.
03:35	Hijrat
04:10	Seerat-un-Nabi
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 263.
06:00	Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 1-19 with Urdu translation.
06:15	Dars Majmooa Ishtehara'at
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 45.
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on June 23, 2013 in Germany.
08:15	Aao Urdu Seekhain: Programme no. 14.
08:35	Australian Service
09:05	Question And Answer Session: Recorded on March 19, 1994.
09:55	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on December 18, 2015.
12:00	Tilawat: Surah An-Noor and Al-Furqaan.
12:10	Darse Majmooa Ishtihirat
12:40	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 180.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service: Programme no. 05.
15:55	Press Point
16:55	Aadab-e-Zindagi
17:30	Yassarnal Quran [R]
17:55	World News
18:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:25	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on December 18, 2015.
20:30	Live The Bigger Picture
21:20	Aao Urdu Seekhain
21:40	Press Point [R]
22:45	Noor-e-Mustafwi: About the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
23:00	Question And Answer Session [R]

Wednesday December 23, 2015

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:25	Dars Majmooa Ishteharaat
00:55	Yassarnal Quran
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:30	Aao Urdu Seekhain
02:55	Press Point
04:25	Australian Service
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 260.
06:00	Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 20-30 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: Prog. no. 25.
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 13.
07:10	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 26, 2011.
08:10	Karvan-e-Waqf-e-Jadid
09:00	Question & Answer Session: Rec. May 24, 1997.
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on December 18, 2015.
12:10	Tilawat: Surah Al-Furqaan, verses 22-50.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 22, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 84.
16:25	Faith Matters: Programme no. 179.
17:20	Al-Tarteel [R]
17:55	World News
18:15	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:15	French Service: Programme no. 20.
20:10	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:20	Karvan-e-Waqf-e-Jadid [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Thursday December 24, 2015

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:10	Al-Tarteel
01:45	Jalsa Salana Germany Address
02:45	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:20	Karvan-e-Waqfe Jadid
04:05	Faith Matters
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 261.
06:05	Tilawat: Surah Al-Mu'minoon, verses 31-45 with Urdu translation.
06:20	Dars-e-Malfoozat: The topic is 'Promised Messiah (as) is the second coming of Jesus (as)'.
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 45.
07:00	Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
07:35	Aadaab-e-Zindagi
08:10	Beacon Of Truth: Rec. December 20, 2015.
09:10	Tarjamatul Quran Class: Surah Al- Baqarah verses 190-200, rec. November 24, 1994.
10:15	Indonesian Service
11:15	Japanese Service
12:15	Tilawat: Surah Al-Furqaan, verses 51-78.
12:30	Yassarnal Quran [R]
12:55	Beacon Of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on December 18, 2015.
15:05	Aadaab-e-Zindagi
16:00	Persian Service: Programme no. 45.
16:30	Tarjamatul Quran Class [R]
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of The Far East [R]
18:55	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal Ba Sal
19:30	Faith Matters: Programme no. 179.
20:30	German Service
21:35	Tarjamatul Quran Class [R]
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 18 December, 2015 | Issue No. 51

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جاپان 2015ء

نماز جمعہ کے ساتھ جاپان میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد 'مسجد بیت الاحد' کا مبارک افتتاح۔

خطبہ جمعہ میں مساجد کی تعمیر کی غرض وغایت کو پورا کرنے کے سلسلہ میں احباب جماعت پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں، عبادات کے قیام اور عملی اصلاح کے مختلف پہلوؤں اور تبلیغ کی طرف توجہ دینے کی تاکیدی نصائح۔

'مسجد بیت الاحد' کی عمارت کے کوائف اور احباب جماعت کی مالی قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ۔

مسجد بیت الاحد جاپان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کی ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشریات

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

20رنومبر 2015ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز فجر کے لئے صبح پانچ بج کر دس منٹ پر ہوٹل سے روانہ ہوئے اور ساڑھے پانچ بجے ''مسجد بیت الاحد'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج کا یہ مبارک دن جماعت احمدیہ جاپان کی تاریخ میں ایک تاریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج نماز جمعہ کے ساتھ جاپان کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد بیت الاحد'' کا باقاعدہ افتتاح ہو رہا تھا۔ صبح گیارہ بجے سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین، بچے بچیاں، بوڑھے جوان مسجد پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ آج ہر ایک خوشی و مسرّت سے معمور تھا۔ 1935ء میں جاپان میں پہلے مبلغ تشریف لائے تھے اور جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز ہوا تھا۔ آج اسّی سال کے طویل انتظار کے بعد یہ بہت ہی خیر و برکت والا اور مبارک دن آیا تھا جب جماعت جاپان کو، جاپان کی اِس سرزمین پر جس کے باشندے بہت سے خداؤں کے قائل ہیں، خدائے واحد و یگانہ کے گھر کی تعمیر اور اس کے افتتاح کی توفیق مل رہی تھی۔

آج کی اس افتتاحی تقریب میں ہمسایہ ملک کوریا اور اس کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، برما، برطانیہ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، امریکہ، آسٹریلیا، شارجہ، دبئی، کانگو کنشاسا سے احباب جماعت اور وفود شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔ انڈونیشیا سے 30رافراد اور ملائشیا سے 26رافراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ آسٹریلیا سے آنے والوں کی تعداد دس سے زائد تھی۔

MTA انٹرنیشنل کی ٹیم لندن سے ''مسجد بیت الاحد'' کی اس افتتاحی تقریب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ جاپان کی کوریج کے لئے یہاں پہنچی ہوئی تھی۔ ''مسجد بیت الاحد'' سے آج دنیا بھر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ Live نشر ہو رہا تھا۔

Live نشریات شروع ہو چکی تھیں اور مسجد کے مختلف مناظر دکھائے جا رہے تھے۔ جاپان کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا بھی مسجد کے افتتاح کی کوریج کے لئے پہنچ چکا تھا۔ Chukyo Tv چینل، Tokai Tv چینل، T.B.S. ٹی وی چینل، Nagoya ٹی وی چینل، Aichi ٹی وی چینل اور دیگر نیوز ایجنسیز کے نمائندے اور جرنلسٹ سبھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد بیت الاحد'' کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الاحد تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور بعد ازاں دعا کروائی۔ میڈیا کے تمام نمائندگان اور جرنلسٹس نے اس تقریب کو بھی کوریج دی۔

اس موقع پر انچاس کے قریب جاپانی مہمان بھی شامل ہوئے۔ ان کی علاوہ ترکی اور سری لنکا سے تعلق رکھنے والے بارہ غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔

جاپانی مہمانوں میں Osamu Sekiguchi صاحب (ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز چرچ آف Jesus Christ)، Taijun Sato صاحب (پریسٹ Soto Zen ٹمپل)، Yamazaki Akihisa صاحب (ممبر پارلیمنٹ Nagakute سٹی)، Shouji Yoshiaki (ممبر پارلیمنٹ Shino Maki سٹی)، پروفیسر Minesaki Hiroko صاحب Aichi ایجوکیشنل یونیورسٹی اور دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

نقاب کشائی کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ الحج کی آیت 42 کی تلاوت فرمائی اور درج ذیل ترجمہ پیش فرمایا:

''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔''

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ آج جماعت احمدیہ جاپان کو اپنی پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ لوگ اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو مسجد بنانے کا مقصد ہے۔ مسجد تو غیر از جماعت اور دوسرے مسلمان بھی بناتے ہیں اور لاکھوں کروڑوں ڈالر خرچ کر کے بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔ یہاں جاپان میں گو جماعت احمدیہ مسلمہ کی یہ پہلی مسجد ہے لیکن ملک کی پہلی مسجد نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں دوسرے مسلمانوں کی سو (100) یا اس سے زائد مساجد ہیں۔ پس صرف مسجد بنا لینا کوئی ایسی بات نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ جاپان میں آنے کا ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ یہ بات بھی بعض بڑے فخر سے بتاتے ہیں کہ یہ مسجد جو ہم نے بنائی یہ گنجائش کے اعتبار سے جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے لیکن یہ بات بھی کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے کہ ہم سمجھیں کہ ہم نے اپنی انتہاؤں کو حاصل کر لیا ہے۔ ہمارا مقصد تو تب پورا ہو گا جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور ہم اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے اونچے معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم اسلام کے خوبصورت پیغام کو، اس کی خوبصورت تعلیم کو اس قوم کے ہر فرد تک پہنچانے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب جاپان کو مذہبی آزادی ملی اور جاپانیوں کا بھی مذہب کی طرف رجحان پیدا ہوا تو اسلام کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ جب یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم میں لائی گئی تو آپ نے جاپانیوں تک حقیقی اسلام پہنچانے کی خواہش کا بڑی شدت سے اظہار کیا۔ آج سے ایک سو سال پہلے یہ واضح فرمایا کہ اگر اسلام کی طرف جاپانیوں کا رجحان پیدا ہوا ہے تو پھر حقیقی اسلام کا بھی پیغام انہیں پہنچانا چاہئے ورنہ جاپانیوں کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ مردہ مذہب کی طرف جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جن کے اندر یعنی دوسرے مسلمانوں کے اندر خود اسلام کی روح نہیں ہے وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ فرمایا کہ دوسرے مسلمان تو وحی کا دروازہ بند کر کے اپنے مذہب کو مردے کی طرح بنا چکے ہیں۔ آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ دوسرے مسلمان یہ بات کہہ کے کہ وحی کا دروازہ بند ہو گیا صرف اپنے پر ہی ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی اپنے عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنے ماننے والوں کو کہا کہ چاہئے کہ اس جماعت میں چند آدمی اس کام کے لئے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں۔ پھر آپ علیہ السلام نے جاپانیوں میں تبلیغ کے لئے کتاب لکھنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آپ لوگوں کو اس ملک میں آنے کا موقع میسر آیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آپ میں سے ایسے بھی ہیں جن کو یہاں آ کر اللہ تعالیٰ نے کاروباروں میں ترقی دی۔ تقریباً تمام ہی ایسے ہیں جن کے حالات یہاں آ کر پاکستان کی نسبت معاشی لحاظ سے بھی بہتر ہوئے۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے باپ دادا نے احمدیت قبول کی اور یقیناً ان میں سے ایسے بھی ہوں گے جن کی خواہش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سن کر یہ ہو کہ کاش ہمیں موقع ملے تو ہم بھی جاپان میں بھی اور دنیا میں بھی پھیل کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام پہنچائیں۔ لیکن ان کی حسرت ان کے دلوں میں رہی۔ لیکن آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ جاپان میں بھی آئے اور دنیا میں بھی نکلے تا کہ اس پیغام کو پہنچا سکیں۔ کیا صرف معاشی آسودگی حاصل کرنے کے لئے آپ جاپان میں آئے تھے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اس بات پر دکھ کا اظہار فرما رہے ہیں کہ دوسرے مسلمانوں نے جاپان میں اسلام کو کیا پھیلانا ہے کہ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کے کلام و وحی کا دروازہ بند کر کے اسلام کو مردہ مذہب بنا چکے ہیں اور جاپانیوں کو یا دنیا میں کسی بھی ملک کے رہنے والوں کو مردہ مذہب کی کیا

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں